تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقيق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقيق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ ہفتاد (۷۰)

ثنائی رسائل

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ ہفتاد (۷۰) ثنائی رسائل
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین
صفحات	۳۰۴
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۴
تتمہ نکاح مرزا	۹
مباحثہ سرگودھا	٦٧
چیستان مرزا	۸۸
مباحثہ مالیرکوٹلہ	۹۹
حیدر آباد دکن میں ثنائی معرکہ آرائیاں	۱۱۳
شہادات مرزا	۱۸۴
محمد قادیانی	۲۱۲
فیصلہ مرزا	۲۳۴
قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار	۲۴۲
تتمہ قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار	۲۵۹
عجائبات مرزا	۲٧٦
ضمیمہ عجائبات مرزا	۲۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد
سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ستر (۷۰) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں چند ثنائی رسائل در رد قادیانیت نقل کیے جارہے ہیں۔

۹۲۔ ۱۸۹۱ء میں جب مرزا غلام احمد کی تکفیر کا فتوی تحریر وتسوید کے مراحل سے گذر رہا تھا اس وقت مولانا ثناء اللہ امرتسری دیو بند، سہارن پور، کان پور وغیرہ میں زیر تعلیم تھے اس لئے اس فتوی پر آپ کے دستخط نہیں ہیں۔ ۱۸۹۴ء میں جب مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی بابت موت ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی غلط نکلی، تو اس کی تردید وتکذیب میں جن بزرگوں نے حصہ لیا ان میں مولانا امرتسری (جو اس وقت ایک نوآموز عالم دین کی حیثیت رکھتے تھے) نمایاں طور پر سامنے آئے اور آپ نے ایک اشتہار بھی شائع فرمایا تھا جسے میں نے اپنے سلسلہ کتب میں کسی جگہ نقل کر دیا ہوا ہے۔ ۱۸۹۴ء کے بعد کے دو برسوں میں آپ نے ردّ قادیانیت میں اتنی شد و مد سے حصہ لیا کہ جب ۱۸۹۶ء میں مرزا غلام احمد نے اپنے مخالف علماء کو نام بنام مباہلے کا اشتہار دیا تو کل ہند سطح کے مدعووین مباہلہ کی فہرست میں (جو کم بیش ۵۶ علماء کے اسماء گرامی پر مشتمل تھی) مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام گیارھویں نمبر پر نظر آتا ہے جب کہ دارالعلوم دیو بند کے صدر مدرس مولانا محمود حسن، بریلوی مکتب فکر کے سربراہ شاہ احمد رضا خاں، اور شاہ حامد رضا خان، اور سید محمد علی مونگیری، علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا مرتضی حسن چاند پوری وغیرھم جیسے اکابرین کے نام اس فہرست میں نظر نہیں آتے۔ گویا مرزا غلام احمد قادیانی اس فہرست کے ذریعہ اپنے مخاطب اہل اسلام اور ان کی آئندہ نسلوں کو بتا رہے تھے کہ اس کے خلاف کام کرنے والے سابقون الاولون کون ہیں۔

۱۸۹۶ء کے بعد مولانا ثناء اللہ نے رد قادیانیت میں الہامات مرزا، اور ہفوات مرزا کے نام سے دو رسالے مرتب کئے۔ الہامات مرزا مفصل رسالہ تھا اور آپ نے اس کے جواب پر انعام بھی مقرر کیا تھا۔ مرزا غلام احمد کی زندگی میں یہ رسالہ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب کا انتظار کرتا رہا۔ مرزا غلام احمد کی موت کے بعد اس کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کی زیر نگرانی ایک جواب تیار کیا گیا جس کا تار و پود مولانا ثناء اللہ امرتسری نے الہامات مرزا کے بعد کے اڈیشن میں بکھیر کر رکھ دیا۔ الہامات مرزا کا تیسرا اور چھٹا اڈیشن مجھے ملا تھا اور میں نے دونوں کو سامنے رکھ کر ایک نئے انداز میں مرتب کر کے سلسلہ کتب ہذا کی کسی سابقہ جلد میں شامل کر دیا ہوا ہے۔

ہفوات مرزا مولانا امرتسریؒ کا چند صفحات پر مشتمل ایک مختصر سا رسالہ تھا، جو شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمے کی دو قسطوں میں بھی شائع ہوا تھا۔ یہ رسالہ بھی اس سلسلہ کتب کی کسی جلد میں شامل کیا جا چکا ہے۔

انہی دنوں مولانا ثناء اللہ نے اپنی تفسیر ثنائی میں ردّ قادیانیت سے متعلق موضوعات پر خوب لکھا۔ آپ کی یہ تحریریں بھی کسی سابقہ جلد میں نقل ہو چکی ہیں۔

نومبر ۱۹۰۳ء میں مولانا ثناء اللہ نے اہل حدیث کے نام سے اپنا ہفتہ وار اخبار امرتسر سے جاری کیا۔ جو اگست ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔ اس اخبار میں آپ تسلسل کے ساتھ قادیانیت کا ردّ فرماتے رہے۔ چونکہ موضوع یعنی ردقادیانیت، ایک تھا، اور لکھنے والا بھی ایک ہی تھا، یعنی مولانا ثناء اللہ، اور جن لوگوں کے جواب میں لکھا جا رہا تھا وہ بھی مردود دلائل ہی دہراتے رہتے تھے، اس لئے ۴۴ سال پر محیط طویل عرصے میں جنم لینے والی ثنائی تحریروں میں تکرار بہت ہے۔ مثلاً اگر مرزا غلام احمد کے آخری فیصلہ پر لکھا جا رہا ہے، تو اس میں، قادیانی کا اشتہار: آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء، نقل ہوگا، اس اشتہار کے گرد و پیش قادیانی الہامات اور تحریروں کا ذکر ہوگا، جو کچھ اخبار اہل حدیث میں اس اشتہار کے گرد و پیش لکھا گیا تھا، وہ نقل ہوگا، جو کچھ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کی موت کے بعد اس اشتہار کے متعلق تاویلات اور عذرات پیش کئے ان کا تذکرہ اور پوسٹ مارٹم ہوگا۔

یعنی آخری فیصلہ کے متعلق اگر مولانا ثناء اللہ نے اخبار اہل حدیث کی ۴۴ سالہ زندگی میں تیس بار لکھا ہے، تو ایک ہی قسم کے مواد کی ۳۰ بار تکرار ہوئی ہے۔

اسی طرح اگر محمدی بیگم سے مرزا غلام احمد کے آسمانی نکاح والی پیش گوئی کے متعلق مولانا ثناء اللہ نے اخبار اہل حدیث میں چالیس بار لکھا ہے، تو اس نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں مرزا قادیانی کی اصل پیش گوئی، اس کی توضیحات، شادی کے لئے محمدی بیگم کے عزیزوں سے مرزا کی خط وکتابت، شادی نہ ہوسکنے پر مرزا قادیانی کی تاویلات اور یقین دہانیاں، اس کی موت کے بعد قادیانیوں کی تاویلات وعذرات وغیرہ کا ذکر بھی چالیس بار رہوا ہوگا۔

پھر یہ بھی ہوا کہ مولانا ثناءاللہ نے اپنے بعض مضامین کو رسائل کی شکل میں شائع فرمادیا تھا تاکہ جو لوگ اخبار اہل حدیث کے خریدار نہیں یا کسی وجہ سے ان کی اس اخبار تک رسائی نہیں ہے، وہ ان رسائل کی صورت میں قادیانی موضوعات سے واقفیت حاصل کرسکیں۔ اس طرح وہ تکرار جو اخباری مضامین میں نظر آتا ہے وہ رسائل میں بھی موجود ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے رسائل میں سے الہامات مرزا، ہفوات مرزا، صحیفہ محبوبیہ، فاتح قادیان، فتح ربانی، ناقابل مصنف مرزا، نکاح مرزا، مرقع قادیانی دور اول، نکات مرزا، ہندوستان کے دو ریفارمر، فیصلہ مرزا، تعلیمات مرزا، مرقع قادیانی جلد سوم، سابقہ جلدوں میں نقل کئے جاچکے ہیں۔ جلد ہذا میں چیستان مرزا، کذبات مرزا، شہادات مرزا، محمد قادیانی، قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار، عجائبات مرزا، نقل کئے جارہے ہیں۔

رسالہ: قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج، کی اشاعت کے بعد بھی مولانا ثناءاللہ سے قادیانیوں کی اس موضوع پر نوک جھونک ہوتی رہی اور مولانا کی طرف سے بھی اخبار اہل حدیث میں جوابی تحریریں نکلتی رہیں۔ ایسی تحریروں کو میں نے: تتمہ قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار، کا نام دے کر جلد ہذا میں نقل کردیا ہے۔

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے اپنا رسالہ: علم کلام مرزا، شائع فرمایا تو بعض احباب نے انہیں توجہ دلائی کہ اس موضوع پر مزید لکھا جانا چاہیے۔ لہذا آپ نے علم کلام مرزا، کا ضمیمہ: عجائبات مرزا، کے نام سے لکھ کر شائع فرمایا۔

حضرت مولانا ثناءاللہ مرحوم کا رسالہ: نکاح مرزا، شائع ہوا تو اس کے بعد مرزائی پریس میں اس موضوع پر جوابی تحریریں اور نئی نئی تاویلات سامنے آتی رہیں جن کے جوابات مولانا کی طرف سے شائع ہوتے رہے۔ ان مضامین کو: تتمہ نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا، کے عنوان سے میں نے اس جلد کے آغاز میں درج کیا ہے۔

سرگودھا میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کا قادیانیوں سے ایک مباحثہ ہوا تھا جس کی روداد قادیانیوں نے شائع کی تھی جس میں، بقول مولانا اللہ وسایا، مولانا امرتسری کے پرچوں کو درست انداز میں درج نہیں کیا گیا۔ مولانا امرتسریؒ کی طرف سے اس مباحثہ کی بطور رسالہ تو کوئی روداد شائع نہیں ہوئی تھی لیکن آپ نے اخبار اہل حدیث میں مختصراً اس مباحثے کی کیفیت بیان فرمائی تھی۔ بعدازاں بابو حبیب اللہ کلرکؒ نے اس مباحثے میں پیش ہونے والے جانبین کے کچھ دلائل مرتب کر کے اہل حدیث میں شائع کئے تھے۔ میں نے ان دونوں تحریروں کو: مباحثہ سرگودھا، کا نام دے کر ایک رسالے کی شکل میں جلد ہذا میں نقل کر دیا ہے۔

قادیانیوں سے حضرت مولانا امرتسری مرحوم کا ایک مباحثہ مالیر کوٹلہ میں بھی ہوا تھا جس کی روداد مہتمم مباحثہ نواب احسان علی خان آف مالیر کوٹلہ نے شائع کرنا تھی۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ روداد شائع ہوئی یا نہیں، تاہم اس مباحثے سے متعلق مولانا امرتسری کی ایک تحریر کو، جو اخبار اہل حدیث میں نکلی تھی، مباحثہ مالیر کوٹلہ کا نام دے کر رسالے کی صورت میں جلد ہذا میں درج کر دیا گیا ہے۔

۱۹۲۳ء میں حضرت مولانا ثناء اللہ چند ہفتوں کے لئے حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے جہاں قادیانیوں سے ان کے متعدد معرکے ہوئے جن کی روداد آپ کے قلم سے اخبار اہل حدیث کے متعدد شماروں میں شائع ہوئی تھی۔ میں نے اس روداد کو، حیدرآباد دکن میں ثنائی معرکہ آرائیاں، کے عنوان سے رسالے کی صورت میں نقل کر دیا ہے۔ اور دکن کے دوران قیام مولانا کا جو مباحثہ قادیانیوں سے ہوا تھا (جسے مباحثہ دکن کے نام سے انجمن اہل حدیث سکندرآباد نے شائع کیا تھا) اسے بھی اسی کے ساتھ ضم کر دیا ہے۔

تتموں کی صورت میں اصل رسائل کے ساتھ مولانا کے بعض مضامین کے نقل کر دینے کی وجہ میرا یہ خیال ہے کہ مولانا ثناء اللہ مرحوم اگر اپنے رسائل پھر سے شائع کراتے تو ان مضامین میں مذکور بہت سی باتوں کو خود ہی ان میں سمو دیتے۔ اس کی مثال آپ کا رسالہ الہامات مرزا ہے جو حیات ثنائی میں کم ازکم چھ مرتبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوا اور ہرنئی اشاعت میں، اشاعت سابق پر اضافات موجود ہیں۔

یادرہے کہ ثنائی تحریروں کونقل کرتے ہوئے میں نے کہیں کہیں محو واثبات کی جسارت بھی روا رکھی ہے، کہیں کسی عبارت یا شعرکو حذف کردیا ہے اور کہیں کتابت و طباعت میں رہ جانے والی اغلاط کو درست کیا ہے۔ کہیں کوئی چیز سہو نظر کا شکار ہوتی نظر آئی ہے، تو اسے حذف یا درست بھی کیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرما کر مناسب تنبیہ و رہنمائی کے ساتھ اس فقیر کیلئے دعائے خیر کا سلسلہ جاری رکھیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام۔

فقیر بارگاہ صمدی **محمد بهاء الدين** ۔۱۰۔اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تتمہ نکاح مرزا

(شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے نکاح مرزا کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا تھا جسے تحریک ختم نبوت کی کسی سابقہ جلد میں نقل کیا جا چکا ہے۔ اس رسالے کی اشاعت کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آسمانی نکاح کی پیش گوئی کے متعلق جو قادیانی تحریریں شائع ہوتی رہیں، شیخ الاسلام امرتسریؒ ان کے جوابات اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دیتے رہے ہیں۔ آپ کی ایسی تحریریں جو اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں سے مجھے ملی ہیں، انہیں رسالہ نکاح مرزا کے تتمہ کے طور پر ذیل میں نقل کیا تا ہے۔ بہاء)

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزا سلطان محمد آف پٹی

مدت کا تقاضا پورا کیا گیا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر پیش گوئی ان کے معاملہ کی بابت فیصلہ کن ہے کیونکہ وہ ہر فیصلہ کیلئے ہی پیش گوئی کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی وہ پیشگوئی جو منکوحہ آسمانی کے لئے شائع کی تھی، اپنے معنی میں بالکل صاف ہے۔ مگر جن صاحب کے ساتھ وہ خاتون بیاہی گئی ان کا نام ہے مرزا سلطان محمد۔ یہ صاحب مقام پٹی ضلع لاہور میں رہتے ہیں۔ ان پر مرزا غلام احمد صاحب کی خاص نگاہ ہونی ضروری تھی کیونکہ حصول مقصود میں وہی مانع تھے۔ اسلئے ان کی موت کی بابت بڑی سخت پیش گوئی کی تھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جس کی میعاد اگست ۱۸۹۴ء تک تھی۔ جب اس میعاد میں وہ نہ مرے، تو جناب مرزا غلام احمد صاحب موصوف نے یہ کہنا شروع کیا کہ ان کے دل پر میری پیش گوئی کا اثر ہوا جس کی وجہ سے ان کو مہلت دی گئی آخر کار یہ لکھا کہ:

سلطان محمد کی بابت پیش گوئی ان ٹل ہے۔ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔

لیکن واقعہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو ۱۹۰۸ء میں مر گئے اور سلطان محمد آج (مارچ ۱۹۲۴ء) تک زندہ ہے۔

سکندر آباد دکن میں جب اس پیش گوئی پر مباحثہ ہوا، تو مرزائی مناظر شیخ عبد الرحمٰن مصری نے کہا تھا کہ،

مرزا سلطان محمد خود ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں مرزا صاحب کو ایک بزرگ جانتا ہوں۔

گو اس تحریر سے اصل پیش گوئی پر کوئی اثر نہ پہنچتا تھا، تاہم مرزا سلطان محمد صاحب سے سوال کیا گیا، تو انہوں نے زبانی جواب دیا کہ میں،

کبھی مرزا صاحب کا مصدق نہیں ہوا۔

جب اصل حال تحریر کرنے کو کہا تو مرزا سلطان محمد صاحب نے مندرجہ ذیل عبارت لکھدی:

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے جو میری موت کی پیش گوئی کی تھی، میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ سے اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔

سلطان محمد ساکن پٹی۔ ۳ مارچ ۱۹۲۴ء

گواہ شد: مولوی عبد اللہ امام مسجد مبارک مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم امرتسری بقلم خود

مولوی مولا بخش خطیب جامع مسجد پٹی ضلع لاہور بقلم خود

مولوی عبد المجید (رشید؟) ساکن پٹی بقلم خود۔

مستری محمد حسین نقشہ نویس پٹی بقلم خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے احمدی دوستو! یہ مدت سے تقاضا تھا جو دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم کا اثر ہے کہ مرزا سلطان محمد سے تکذیب کرا دو۔ سو یہ تقاضا بھی ان کا پورا ہو گیا۔ الحمد للہ

ہم مرزائی امت کی دونوں بلکہ تینوں چاروں پارٹیوں، بلکہ کل افراد امت مذکورہ کو چیلنج دیتے ہیں کہ اس تحریر کے متعلق وہ ایک مہینہ تک تحقیق کر لیں کہ یہ تحریر لفظ بلفظ مرزا سلطان محمد صاحب کی ہے یا نہیں۔

اگر ان کی نہ ثابت ہو، تو ہم لدھیانہ کی انعامی رقم مبلغ تین سو، لی ہوئی، واپس دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

احمدی دوستو! مرد میدان بنو۔ ہمت ہے تو آگے آؤ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ مارچ ۱۹۲۴ء مطابق ۷ شعبان ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۲۰ ص ۱۔۲)

مرزا صاحب دلہا اور عیسائی قوم دلہن

عیسائیوں کو نکاح مرزا مبارک

ولیمہ کی دعوت کس کے ذمہ؟

محمدی بیگم کے نکاح کی حقیقت

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی

ہم اور ہمارے ناظرین تو عرصہ سے اس یقین پر ہیں کہ قادیانی امت، اسلام اور قرآن سے بلکہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بھی دل لگی کرتی ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ ان کو کہا جائے گا

ابا للہ و آیاتہ کنتم تستھزؤن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کیاتم اللہ تعالی اوراس کی آیات سے مخول کرتے تھے)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے رشتہ کی ایک لڑکی محمدی بیگم سے نکاح ہو جانے کا الہام شائع کیا۔جس کے متعلق عربی الفاظ یہ ہیں:

دعوت ربی بالتضرع و الابتهال و مددت الیه ایدی السوال فالهمنی ربی و قال ساریهم آیة من انفسهم و اخبرنی و قال اننی ساجعل بنتا من بناتهم .... ستجعل ثیبة و یموت بعلها و ابوها الی ثلاث سنة من یوم النکاح ثم نردها الیك بعد موتها و لا یکون احد هما من العاصمین۔

(یعنی میں (مرزا قادیانی) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤنگا۔خدا تعالی نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ ہو جائے گی۔اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے پھر ہم اس لڑکی تیری طرف لاویں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا)۔

یہ عبارت کیسی صاف ہے۔یہاں تک کہ اس لڑکی کا نام بھی خدا نے بتا دیا۔ مگر چونکہ واقعہ اس کے خلاف ہوا یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا (اس لڑکی سے) نکاح نہ ہوسکا،تو قادیانی امت نے اس کے متعلق جو جو تاویلات کیں ہیں،حقیقت یہ ہے کہ تاویلات نہیں بلکہ ان کو بدحواسیات کہنا چاہیے۔

آج سے پہلے جتنی کچھ انہوں نے تاویلات کی ہیں،وہ تو ہم نے رسالہ نکاح مرزا میں لکھ دی ہیں،آج ایک نئی تاویل یا خواب کی پریشانی ان کو سوجھی ہے جو قادیانی امت کی معقول جماعت لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد کے قلم سے شائع ہوئی ہے۔اس کو راقم ہی کے لفظوں میں نقل کرتے ہیں۔

راقم (ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری) نے حضرت موسیٰؑ کا مدین کو سفر کرنا اور وہاں حضرت شعیبؑ کی دولڑکیوں کے مویشی کو پانی پلانا۔پھر حضرت ممدوح کا ایک لڑکی سے نکاح ہو جانا،کا ذکر کر کے جو لکھا ہے،ناظرین غور سے پڑھیں:

یہ وہی دوعورتیں ہیں جو نبی کی بیٹیاں تھیں اور جن میں سے ایک کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ کا نکاح ہوتا ہے اور شرط آٹھ سال اور دس سال مدین میں ٹھہرنے کی ہوتی ہے۔

اس واقعہ کو قرآن نے کیوں ذکر کیا۔ پنگھٹ پر دو عورتوں کے جانوروں کو حضرت موسیٰ کا پانی پلانا اور پھر ان میں ایک سے نکاح ہو جانا، معاذ اللہ ناول کے طور پر بیان کیا گیا کہ نعوذ باللہ کورٹ شپ یا عشق مجازی کی جھلک دکھانی مقصود تھی۔ ہرگز نہیں۔ حاشا وکلا نہیں۔

قرآن کریم کی شان اس سے بہت بلند ہے۔

بات یہ ہے کہ یہی واقعات دوسرے رنگ میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر نبی کریم ﷺ کی زندگی میں پیش آنے والے تھے۔

عورت سے مراد تمام علم تعبیر کی کتابوں میں قوم یا امت ہوتی ہے کیونکہ نبی کی امت نبی سے ویسے ہی روحانیت کا بیج لیتی اور اس کے اثر سے متاثر ہوتی ہے جیسے عورت مرد سے۔

حضرت موسیٰ کی زندگی میں اگر دو عورتوں سے ان کو مدین میں واسطہ پڑا جو بوجہ اپنی کمزوری اور اپنے باپ کے بڑھاپے کی کمزوری کے سبب جانوروں کو پانی نہ پلا سکتی تھیں، تو نبی کریم ﷺ کو دو قوموں سے واسطہ پڑا جو نبی کی روحانی اولادتھیں۔ یعنی بنی اسرائیل اور عیسائی۔ ان دونوں قوموں نے عرب کے لوگوں کو جو کالانعام بل ھم اضل یعنی چوپایہ کے لقب کے مصداق تھے، روحانی زندگی کا پانی پلانا چاہا۔ مگر بوجہ اپنی کمزوریوں اور اپنے نبی کے فیضان کی کمزوری کے جو بوجہ امتداد زمانہ کمزور پڑ گیا تھا، اس قوم کو روحانی زندگی سے سیراب نہ کرسکیں لیکن نبی ﷺ نے مدینہ جا کر عرب کے جنگلیوں کو جنہیں یہود و نصاریٰ کی دونوں قومیں روحانی پانی سے زندہ نہ کر سکی تھیں، روحانی زندگی کے پانی سے سیراب کردیا۔

کیا مزہ آتا ہے اس رکوع میں، موسیٰ کے اس فعل سے نتیجہ نکالا ہے قوی امین۔ اور قرآن کریم میں قوی اور امین نبیوں کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے جہاں ان کے تبلیغ و فیضان کا قوی ذکر ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض جہاں عرب کے وحشی لوگوں کو زندگی کے پانی سے سیراب کیا وہاں آپ کا ان دونوں میں سے ایک قوم کے ساتھ آسمانی نکاح بھی ہو گیا اور وہ یہود کی قوم تھی۔

جس طرح بیوی شوہر سے مستفیض اور متاثر اور مغلوب ہوتی ہے اسی طرح یہ قوم آٹھ اور دس سال کے اندر یا تو ایمان لا کر مستفیض ہو گئی اور یا ہمیشہ کیلئے مغلوب ہو گئی، اور اسی طرح حضرت موسیٰؑ کی نکاح کی مماثلت پوری ہوئی۔ (پیغام صلح لاہور۔ ۲۵ ذی قعد۔ ص ۲۔۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین اس چیستان مرزا کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ عرض کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کہتے ہیں عرب کے یہود جو مسلمان ہوئے تھے وہ گویا آنحضرت ﷺ کی بیوی یعنی محمدی بیگم تھی، کیونکہ امت نبی کی گویا بیوی ہوتی ہے (باریک فلسفہ ہے)۔ یہ ایک تمہید ہے اصل مضمون آگے ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد فرماتے ہیں:

جس طرح وہ نبی کی بیٹی موسوی بیگم بنی تھی، اسی طرح یہ قوم جو ایک نبی کی روحانی بیٹی تھی محمدی بیگم بنی۔ البتہ دوسری قوم جو نبی کی دوسری روحانی بیٹی تھی اس کے محمدی بیگم بننے کا زمانہ یعنی عیسوی قوم کے فیض محمدی سے متاثر و مستفیض اور مغلوب ہونے کا زمانہ مسیح موعود کے زمانہ کیلئے مقدر تھا۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یکسر الصّلیب کا ارشاد مسیح موعود کے متعلق فرمایا کہ اس کے ہاتھ سے صلیبی مذہب بکلی مغلوب ہو جائے گا اور مسیح موعود کے متعلق اسی قوم کے ساتھ آسمانی نکاح کی طرف اشارہ تھا جو فرمایا کہ یتزوّج و یولد له کہ وہ نکاح کرے گا اور اس سے اس کی اولاد ہو گی۔ اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں رکھتا۔ تو ایسا آپ نے کیوں فرمایا، جب تک کہ اس تزوج میں کوئی خصوصیت نہ تھی۔ اور وہ یہی تھی کہ نبی کی دوسری روحانی بیٹی یعنی مسیحی قوم اس سے تعلق پکڑ کے فیض محمدی سے بہرہ ور ہو گی۔ اور اس سے اس کے روحانی بیٹے پیدا ہوں گے۔

اس اقتباس کا مطلب بھی بہت باریک فلسفہ پر مبنی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہودی قوم سے تو آنحضرت ﷺ کا نکاح ہوا، عیسائی قوم مسیح موعود کے حصہ میں آئی ۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے عیسائی قوم کا نکاح ہوگیا۔ جو لوگ انگلستان میں اسلام قبول کرتے ہیں وہ مرزا صاحب قادیانی کی اس بیوی سے اولاد ہیں ۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اولاد پیدا ہوگی ۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہاں تک پہنچے تھے کہ ناحق آپ کو ایک وہم پیدا ہوا کہ آسمانی نکاح کی اگر یہ حقیقت تھی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود کیوں اس کو ایک خاص لڑکی کی طرف لگایا۔ ڈاکٹر بشارت احمد اس کا جواب دیتے ہیں:

میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے اس آسمانی نکاح کو دنیا کی ایک ظاہری محمدی بیگم پر لگایا لیکن کسی رؤیا یا کشف یا الہام کی تعبیر اور تعیین میں اجتہادی غلطی ہو جانا کسی مامور من اللہ کی شان کے منافی نہیں ۔ بڑے بڑے نبیوں سے پیش گوئی کے معاملہ میں اجتہادی غلطی ہو جانا ممکن ہے ۔ آخر مرزا صاحب تو نبی کریم ﷺ کے ایک غلام تھے اور نبی نہ تھے ۔ مجدد تھے ۔ لیکن خود ہم سب کے سید و آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب ایک سرسبز مقام کو دیکھا جس کی طرف ہجرت ہونی تھی تو آپ نے اسے یمامہ سمجھا اور درحقیقت وہ بعد میں مدینہ ثابت ہوا ۔ اسی طرح جب آپ نے ازواج مطہرات ؓ سے فرمایا کہ سب سے پہلے وہ بی بی فوت ہوں گی جنکے سب سے لمبے ہاتھ ہیں، تو سب بیبیوں نے آپ کے سامنے ہاتھوں کو ناپا اور آپ نے منع نہ کیا ۔ حضرت سودہ ؓ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے مگر جب سب سے پہلے حضرت زینب ؓ فوت ہوئیں تو واقعات نے بتا دیا کہ سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی بی بی سے سب سے زیادہ فیاض اور سخی بی بی مراد تھیں ۔ اسی طرح بعض دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے بھی پیش گوئی کی تعیین و تعبیر میں اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں ۔ خود پیر منظور محمد والی محمدی بیگم کے تعیین میں بھی اجتہادی غلطی لگی ۔ عالم کباب کا پیدا ہونا آپ نے اسی سے سمجھ لیا مگر واقعات نے بتلا دیا کہ یہ غلطی تھی وہ فوت ہوگئی ۔

ماشاء اللہ ڈاکٹر بشارت احمد کی تقریر پر کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں ہو بھی کیا، ایک ناول ہے جو ڈاکٹر صاحب لکھ رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی انجان کو شبہ ہو کہ یہ ڈاکٹر صاحب بریلی کے شفاخانہ میں شائد انچارج رہے ہیں اس لئے ان کو دماغی تکلیف ہے۔ سو ایسے انجانوں کی تو ہم کہتے نہیں، البتہ یہ کہتے ہیں کہ جناب والا مرزا صاحب کی منقولہ عبارت کو دیکھئے اس میں صاف لکھا ہے:

خدا نے اس لڑکی کا نام بتایا اور کہا کہ وہ تین سال میں بیوہ ہو کر تیرے پاس آئے گی۔

ناظرین! ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کس ہمت اور کس جرأت سے صداقت مرزا کے مدعی ہوتے ہیں۔ کیا یہ ساری دنیا کو بے وقوف جانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ کی ہجرت گاہ وہ زمین ہوگی جس میں کھجوروں کے باغ ہوں گے۔ مکہ معظّمہ میں رہ کر ایسی زمین کی بابت آپ کا خیال یمامہ کی طرف گیا کیونکہ وہاں بھی کھجوروں کے باغ بکثرت ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا

فذھب وھلی الی الیمامۃ۔ (میرا خیال یمامہ کی طرف گیا)

مگر بعد میں مدینہ ثابت ہوا۔ اس کو محمدی بیگم کے نکاح سے کیا تعلق؟ سنئے کھجوروں کے باغ، ایک نوع ہے، یمامہ اور مدینہ دونوں اس کے فرد ہیں۔ یمامہ ہوتا تو بھی صحیح ہوتا مدینہ ہوا تو بھی صحیح ہوا۔ برخلاف اس کے محمدی بیگم ایک عورت کا نام ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں:

خدا نے اس عورت کا نام لیا۔

نام لینے سے اس کی کلیت نہ رہی۔ بلکہ شخصیت مخصوصہ آ گئی۔ پھر عیسائی قوم محمدی بیگم کی فرد کیسے ہوگئی؟ ایسا ہی اطول الیدین (لمبے ہاتھوں والی) عرب کے مجازی معنی میں سخی عورت کو کہتے ہیں۔ ازواج مطہراتؓ نے لفظی معنی کے ماتحت اس کی حقیقت سمجھی اور ہاتھ ناپے۔ مگر آنحضرت ﷺ کے سامنے نہیں بلکہ بطور خود۔ لیکن واقعہ یہ ہوا کہ مراد اس سے مجازی معنی تھے۔ یعنی سخی جو لفظ طول الیدین کے فرد ہیں۔

اس سے آگے کا حصہ سابقہ حصہ سے بھی لطیف تر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری لکھتے ہیں:

پس کسی الہام یا رؤیا کی تعبیر میں اجتہادی غلطی کا لگ جانا کوئی مستبعد امر نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ محمدی بیگم کے معاملہ میں غلطی لگنے کی اصل کو پہلے سمجھ لینا چاہیے ۔ وہ یہ کہ کشف یا رؤیا میں بعض دفعہ ایک شخصیت نظر آتی ہے ۔ کبھی تو اس سے مراد وہ شخص خود ہوتا ہے اور کبھی مراد اس سے صرف اس کا نام ہوتا ہے یعنی وہ حقیقت جو اس کے نام سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص رؤیا میں یہ دیکھے کہ دین محمد نامی کوئی شخص بڑے اعلیٰ اور ارفع مقام پر پہنچ گیا، تو اس سے یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ شخص مذکور کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے ۔ اور یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ دین محمد سے مراد وہ حقیقت ہے جو اس کے نام میں مضمر ہے یعنی محمد ﷺ کا دین ۔ اس صورت میں تعبیر یہ ہوگی کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ شوکت عطا کرے گا ۔ اب اس رؤیا کی دونوں تعبیروں کا فیصلہ واقعات ہی کر سکتے ہیں ۔ اگر وہ شخص دین محمد ذلیل ہوگیا تو ظاہر ہے کہ رؤیا میں مراد اس کی شخصیت نہ تھی ۔ بلکہ وہ حقیقت تھی جو اس کے نام میں مضمر تھی ۔ اسی طرح محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کے متعلق جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ظاہر ہوا چونکہ اس زمانہ میں خود ایک عورت محمدی بیگم کا جھگڑا بھی درپیش تھا، اس لئے آپ کا ذہن اسی بی بی کی طرف گیا۔ اس کے دوسرے پہلو کی طرف سے ذہول رہا۔ جس طرح اگر دین محمد نامی کسی شخص کا جھگڑا تعبیر میں درپیش ہو اور رؤیا میں دین محمد کی علو مرتبت دکھائی جائے تو ظاہر ہے کہ ذہن دین محمد کی شخصیت کی طرف منتقل ہوگا ۔ اس کے نام کی حقیقت کی طرف سے ذہول رہے گا لیکن صحیح تعبیر واقعات کریں گے۔ اگر واقعات میں دین محمد کی عزت نہ بڑھی بلکہ پہلے سے بھی گھٹ گئی اور اسلام کی شوکت بڑھی تو ظاہر ہے کہ دین محمد سے مراد اسلام تھا دین محمد کی خصوصیت نہ تھی ۔ کوئی ہرج نہیں اگر ابتداء میں اس طرف ذہول رہا۔

اسی طرح محمدی بیگم کا جھگڑا چونکہ ان دنوں درپیش تھا اور اس کے متعلق بھی ایک مشروط سی پیش گوئی ہوچکی تھی اس لئے محمدی بیگم کے آسمانی نکاح پر آپ کا ذہن انسانی فطرت کے مطابق اس کی شخصیت کی طرف ہی منتقل ہوا (صاف کیوں نہیں کہتے کہ محبت کا تقاضا ہے ۔ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے ۔ ثناء اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ واقعات نے بتا دیا کہ درحقیقت محمدی بیگم سے مراد وہ حقیقت تھی جو اس نام میں مضمر تھی ۔ نہ کہ کوئی شخصیت ۔ جو کچھ بھی فیضان محمدی مسیحی اقوام کو یورپ وامریکہ میں آج پہنچ رہا ہے وہ سب آپ کے ہی تعلق اور توجہ سے آپ ہی کے مرید اس فیضان کو پہنچا رہے ہیں ۔ دوسرے فرقے اسلام کے اس سے بے نصیب ہیں ۔

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں: جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی آپ کی قوت استدلالیہ کا اور کوئی قائل نہ ہو مگر ہم تو قائل ہو چکے اس سے زیادہ جس نے کہا تھا چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے ۔

اے جناب پھر وہی علمی اور اصولی غلطی ۔ سنئے! دین محمد ایک لفظ ہے جس کے دو معنی ہیں ۔ اول ۔ مرکب اضافی یعنی لفظی ترجمہ ۔ دوم ۔ علم شخصی یعنی نام ۔

مانا کہ اس صورت میں شخصیت سے گذر کر لفظی معنی مراد ہوئے لیکن محمدی بیگم کے لفظ سے گذر کر عیسائی قوم کیونکر مراد ہو سکتی ہے ۔ کیا عیسائی قوم محمدی بیگم کا لفظی ترجمہ ہے ۔ مرزائی دوستو!

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء مطابق ۸ ذی الحج ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۳۷ ص ۴۔۶)

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۲۸ء میں

ہمارا اعتقاد ہے جسے ہم بار ہا ثابت کر چکے ہیں اور اب بھی ثابت کرنے پر مستعد ہیں کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے اسلئے اس میں جتنا بھی جھوٹ اور افتراء ثابت ہو جائے وہ بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج ۔ تا ثریا مے رود دیوار کج

اسی بنیادی کذب وافتراء کا نتیجہ ہوگا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری یہ تحریر کوئی صاحب بدکلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں۔ آج ہم جس کذب بیانی کے اظہار کرنے کو یہ نوٹ لکھتے ہیں ہم سچ کہتے ہیں کہ قادیانی تحریرات میں بڑے میاں (غلام احمد قادیانی) سے لے کر چھوٹے بھیوں تک جتنا کچھ جھوٹ اور افتراء ہم نے دیکھا ہے اس پر کبھی اتنا رنج نہیں ہوا جتنا اس کذب بیانی پر ہوا جس کا ذکر ہم آج کرنے کو ہیں۔

یہ بھی ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اتنا خوف پیدا ہوا کہ دل ڈرنے لگا کہ آسمان نہ گر پڑے، زمین نہ پھٹ جائے۔ جو صاحب اس خیال کو ہماری ضعیف الاعتقادی یا مبالغہ آفرینی کہیں وہ ذرہ صبر کر کے ہمارے منقولہ کذبات قادیانی پڑھ لیں۔

ناظرین کو یہ تو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آنجہانی نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ ایک لڑکی بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا مجھ سے آسمان پر نکاح ہو چکا ہے۔ لہذا وہ میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ گو اس کے لئے آپ نے مدت بھی مقرر کر دی تھی اور وہ مدت گذر بھی گئی۔ تاہم بحکم: جب تک سانس تب تک آس، زندگی میں دامن امید ہاتھ سے نہ دیا تھا، بلکہ ہمیشہ یہی کہتے رہے:

کبھی تو ہر جی پوچھیں گے کون کھڑے دربار

لیکن جب مرزا صاحب قادیانی (امیدوار نکاح) کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو سوال پر سوال وارد ہوا کہ اب وہ آسمانی نکاح کہاں گیا؟ اس کا جواب ایک تو حکیم نور الدین اول خلیفہ قادیان نے دیا تھا کہ

> مرزا جی کی نسل سے کسی لڑکے کا اس آسمانی منکوحہ کی نسل سے کسی لڑکی کے ساتھ آئندہ چل کر نکاح بھی ہو گیا تو پیش گوئی سچی رہے گی۔

یعنی یہ نکاح مرزا غلام احمد آنجہانی کی ذات خاص اور منکوحہ کی شخصیت کا نہیں تھا بلکہ نسل کا نسل سے ہے۔

دوسرا جواب آج خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) دیتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں خلیفہ قادیان، امام جماعت قادیان، ہاں قمر الانبیاء، ہاں مصلح اعظم نے چار جھوٹ بولے ہیں۔ جھوٹ بھی کیا خدا پر، انبیاء پر، خاص کر سید الانبیاء پر افترا کر کے منکرین اسلام کو اسلام اور نبی علیہ السلام کی تکذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی جرأت دلائی۔

ناظرین بغور سنیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد پر سوال ہوا کہ الہام در بارہ نکاح محمدی بیگم جو آسمان پر پڑھا گیا وہ پورا نہیں ہوا۔

جواب: ایسے آسمان پر نکاح پڑھے ہوئے کئی پورے نہیں ہوئے۔ حضرت نوحؑ نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ (الفضل قادیان ۱۹ جون ص ۵)۔

حکایت مشہور ہے کسی کبڑی کو کسی شخص نے پوچھا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ ساری عورتیں تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں یا تم اچھی ہو جاؤ۔ بڑی بی نے نہایت صفائی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کیا کہ:

سب کبڑی ہو جائیں تو میں ان کو دیکھوں۔

یہی حال قادیانی کبار کا ہے جب کبھی ان کے ہیرو (نبی) پر ان کی زندگی میں اعتراض ہوتا تھا کہ فلاں بات پوری نہیں ہوئی، تو وہ فوراً کہہ دیتے کہ چارسو نبیوں کی پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۲۹)

آج خلیفہ قادیان بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہوا کہتا ہے کہ میرے باپ کی کہی ہوئی بات اگر پوری نہیں ہوئی تو کیا ہوا۔ حضرت نوح کی بات بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ اس کی بات پوری نہ ہونے سے اس کی نبوت پر اعتراض نہ آیا، تو ہمارے نبی کی نبوت پر اعتراض کیوں؟

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

ہم کہتے ہیں قرآن میں خدا نے نوحؑ کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اس میں تو یہ مضمون منقولہ خلیفہ قادیان ملتا نہیں۔ صرف اتنا ہے کہ حضرت نوحؑ نے پانی دیکھ کر عرض کی

انّ ابنی من اھلی وانّ وعدك الحقّ

(اے خدا! میرا بیٹا میرے اہل میں ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے) (ہود: ۴۵)

اس دعا سے معلوم ہوا کہ حضرت نوحؑ کو جو بتایا گیا تھا کہ تجھے اور تیرے اہل کو ہم بچالیں گے، حضرت نوحؑ نے بیٹے کو اہل موعود لہ سمجھا۔ مگر اس سمجھ کا کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے سامنے اظہار یا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ صرف خدا کے سامنے اپنے فہم کو پیش کیا۔ جس کا جواب ملا

انّه لیس من اھلك۔ انّه عمل غیر صالح

(اے نوح تو اہل سے مراد نسلی اہل سمجھا ہے ہماری مراد نسلی نہیں بلکہ تابعدار ہیں اس لحاظ سے وہ تیرا بیٹا تیرے اہل سے نہیں، وہ اچھے کام کرنیوالا نہیں بلکہ بدکار ہے) (ھود:۴٦)

بس بات ختم ہوگئی حضرت نوحؑ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ: میرا بیٹا بچ جائے گا۔

خلیفہ قادیان یا علماء قادیان ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتادیں تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے ایک سو روپیہ ہم سے انعام لیں۔ اللہ اللہ! کس دلیری اور جرأت سے کہتے ہیں، پوری نہ ہوئی۔ الی اللّٰہ المشتکی

دوسری غلط بیانی:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے آسمانی نکاح کے ٹل جانے پر دوسری شہادت کاذبہ یہ پیش کی ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے بھی آسمان سے ہی خبر پاکر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہوجاؤ گے مگر وہ داخل نہ ہوسکے۔ (ص ۵)

یہ بھی جھوٹ بلکہ افتراء اور توہین انبیاء ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا یہ اعلان کہیں نہیں، بلکہ یوں ہے

یا قوم ادخلواا لارض المقدّسة التی کتب اللّٰہ لکم (المائدة:۲۱)

(اے میرے بھائیو! اس زمین میں داخل ہوجاؤ جو خدا نے تمہارے لئے مقدر کی ہے)

مگر جب بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کیا تو ارشاد ہوا

فانّھا محرّمة علیھم اربعین سنة یتیھون فی الارض فلا تأس علی القوم الفاسقین (کہ اس زمین کا داخلہ ان پر چالیس سال تک حرام ہے اس جنگل میں حیران پریشان گھومتے رہیں گے۔ پس اے موسیٰ تو ان بدعمل لوگوں کے حال پر افسوس نہ کر) (المائدة:۲٦)

اس مدت کے بعد بنی اسرائیل داخل ہوئے۔ بتایئے اس سے حضرت موسیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی غلط گوئی ثابت ہوئی یا قادیانی کذب بیانی۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب قادیان یہ حوالہ دکھائیں تو یک صد چہرہ دار انعام پائیں۔

تیسری شہادت کاذبہ

آسمانی نکاح مرزا کی تنسیخ پر خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے تیسری شہادت کاذبہ یہ دی ہے

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ ﷺ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔ مگر وہ فنا نہ ہوا۔ (ص ۶)

اس موقع پر تو ہم اس حدیث کے بیان کرنے پر مجبور ہیں جس میں ارشاد ہے

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوا مقعده من النار

ارشاد ہے: جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

دن کی روشنی میں ڈاکہ مارنا آسان ہے، مگر ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خدا کے فضل سے احادیث رسول کے جاننے والے، بلکہ یاد رکھنے والے بے شمار ہیں، کسی جھوٹی حدیث کو پیش کر کے دھوکہ دے جانا ڈاکہ زنی سے زیادہ مشکل ہے۔

احمدی دوستو! ہم تمہارے خلیفہ کا گلہ تو کیا کریں جن کا مبلغ علم و فضل ہمیں معلوم ہے۔ آخر وہ وہی تو ہیں، جن کو بھرے جلسہ امرتسر میں مولوی عطاء اللہ نے ایک حدیث پوچھی تھی، جو ان کے مضمون میں درج تھی۔ تو وہ علماء قادیان کی طرف دیکھنے لگ گئے تھے۔ اس لئے ان کی علمی نابالغی کو ہم کیا کہیں۔ کہنا تو آپ لوگوں سے ہے جنہوں نے علم پڑھنے پر کچھ وقت لگایا، اور سمجھنا چاہیں تو سمجھ بھی سکتے ہیں۔ بتایئے یہ حدیث کس کتاب میں ہے جس میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو کہ مسیلمہ میری زندگی میں فنا ہو جائے گا۔

بتاؤ تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے یک صد چہرہ دار انعام لے سکتے ہو۔ نہ دکھا سکو تو ایمان کا تقاضا ہونا چاہیے کہ صاف صاف لفظوں میں اعلان کرو کہ میاں محمود احمد (امام جماعت احمدیہ قادیانیہ) نے جھوٹ بولا اور پیغمبر اسلام علیہ السلام پر افتراء کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دشمنان اسلام کو تکذیب اسلام پر جرأت دلائی۔

چوتھی شہادت کا ذبہ

اس شہادت میں تو جی کھول کر جھوٹ بولا گیا ہے خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کہتے ہیں:

قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی۔مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔ (ص۶)

اس کے متعلق روایت کے مشرحہ الفاظ ہم نقل کئے دیتے ہیں:

قا ل رسو ل الله ﷺ قد مات كسرى فلا كسرى بعده و اذ هلك قيصر فلا قيصر بعده والذء نفسى بيده لتمفقنّ كنوز هما فى سبيل الله

(یعنی حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم مسلمان ان کسریٰ اور قیصر کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے)۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

سمعت رسول الله ﷺ يقول لتفتحنّ عصا بة من المسلمين كنز آل كسرى (صحیح مسلم۔ج۲ص ۳۹۶)

(یعنی حضور ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے کو فتح کرے گی)

احمدی دوستو! بتاؤ اس حدیث میں کیا غلطی ہے۔کیا خلافت ثانیہ کے زمانہ میں مسلمانوں نے دونوں کے خزانے نہیں توڑے۔ پھر تم جو مرزا غلام احمد آنجہانی کی ایک غلط پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا کے سچے نبیوں کے واقعات ایسے بتاتے ہو جن کی وجہ سے مخالفین اسلام ان سچے پیغمبروں کو بھی تختہ مشق بنائیں، تو تم ہی کہو کہ اس ظلم عظیم کا گناہ کس کی گردن پر ہوگا۔ پس

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

قادیانی ممبرو! لودھیانہ کی رقم کل تین سوتھی جو پہلے تین سوالوں میں ختم ہو گئی۔اس چوتھے جواب کے لئے ہم اپنے پاس سے یک صد چہرہ دار دیں گے۔ پس ہمت کرو میدان میں آؤ۔اپنے خلیفہ کی لاج رکھ لو۔ دنیا کیا کہے گی کہ خلیفہ قادیانی کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مریدان کو سچا ثابت نہ کر سکے۔

ان سب شہادتوں کے بعد خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے ان سے بھی عجیب تر بات لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> صحیح بات یہ ہے کہ آسمان کی باتیں تو سچی ہوتی ہیں مگر بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوتیں وہ جب تعصب کے غبار کی عینک لگا کر دیکھنا چاہتے ہیں تو بجز غبار کے ان کی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں آتا۔ (ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ تعصب بہت برا فعل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب یا تو تعصب کے معنی نہیں جانتے، یا اس فعل بد کو دوسروں کیلئے برا اور قادیانی گروہ کے لئے جائز بلکہ مستحسن جانتے ہیں۔

سنئے! تعصب کے معنی ہیں اپنی ہی بات کو چاہے غلط ہو مضبوط کرتے جانا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وصف قادیانی نبی اور ان کی امت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اگر نہ ہوتا تو آسمانی نکاح جیسی جھوٹی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوشش کرتے کرتے قبر شریف میں نہ چلے جاتے۔

سنئیے آپ کے والد صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں:

> میں نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح کا) ختم ہو گیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم ہے (یقینی اور قطعی) ہے۔ اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لوگے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔ (رسالہ انجام آتھم)

بتائیے خلیفہ صاحب! اس سے بھی زیادہ کوئی کلام واضح ہوگا۔ کیسی صفائی سے فرماتے ہیں اور حلفیہ فرماتے ہیں وقوعہ نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی) قرار دیتے ہیں باوجود اس کے وقوعہ نہیں ہوتا تاہم قادیانی خلیفہ مرزا جی کے ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے حضرات انبیاء بلکہ خود خدا پر افتراء کرنے سے باز نہیں آتے۔

احمدی دوستو! آؤ ہم اس مشکل سوال کا جواب تم کو بتائیں۔ مشہور شاعر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متنبّی کا شعر پڑھ دیا کرو تمہاری طرف سے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔
پس وہ شعر سنو

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو وعدہ خلافی نہ جانا کرو بلکہ وہ بھی وعدہ وفائی ہے کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ میں وعدہ پورا نہ کروں گی)

جتنی پیش گوئیاں قادیانی مرزا جی کی جھوٹی ہوئیں وہ سب اس شعر کے ماتحت جھوٹی نہیں بلکہ بحکم

انت جميل الو جه مستحسن الكذ ب

صحیح اور مستحسن ہیں۔ اللہ اعلم

ناظرین ہم نے جو شروع مضمون میں اظہار غیظ وغضب کیا تھا کیا مضمون ہذا دیکھ کر بھی آپ لوگ ہمارے غیظ وغضب میں شریک نہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۶ ص ۱۔۴)

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب

۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں خلیفہ قادیان میاں محمود کے چار غلط دعاوی کی تردید کی گئی تھی اور چاروں کے ثبوت دینے پر چار سو روپیہ انعام کا اعلان تھا

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جو ہماری تردید نہیں بلکہ تائید ہے۔ بایں ہمہ انعام کا تقاضا کیا گیا (حیرت انگیز جلدی یہ کی کہ کوئی کاغذ چار سو روپیہ کا ویلو کر کے بھیج دیا۔ سچ ہے خلق الانسان من عجل)۔

کیا کسی جواب کی صحت کا فیصلہ راقم مضمون کی رائے سے ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ کسی مسلمہ منصف کی رائے سے۔ اس لئے حسب قاعدہ ان کو چاہیے تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انعام کا تقاضا کرنے سے پہلے تقرر ثالث کا سوال کرتے۔

مگر وہ کیوں کرتے۔ وہ جانتے ہیں کہ ثالث کا فیصلہ ان کے حق میں نہ ہوگا۔ بھلا کون دانا مان لے گا کہ اہل حدیث کی گرفت سے قادیانی کسی طرح نکل سکتے ہیں۔ اب مختصر بتاتے ہیں کہ ہمارے مواخذہ سے قادیانی کیمپ میں کہاں تک بے چینی پیدا ہوئی ہے اور اس بے چینی میں وہ بجائے تردید کرنیکے کہاں تک تائید کر گئے ہیں۔

ناظرین! انصاف سے دیکھئے اور سنیئے:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) پر اعتراض ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا تھا کہ ایک عورت سے میرا نکاح آسمان پر ہوا۔ وہ کیوں پورا نہ ہوا؟

اس کے جواب میں خلیفہ (مرزا محمود) نے کہا کہ:

حضرت نوحؑ نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے۔ مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

اس کا ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ خلیفہ قادیانی ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتا دے تو ایک سو روپیہ انعام لے۔ اس کے جواب میں مجیب نے چند آیات لکھ کر نتیجہ بتایا ہے کہ ان آیات سے ظاہر ہے کہ:

۱۔ حضرت نوح کو دشمنوں کی غرقابی کا وعدہ دیا گیا تھا

۲۔ اپنے ساتھیوں کی نجات کی بشارت دی گئی

۳۔ ساتھیوں میں تمام مومن اور اہل میں سے بجز من سبق علیہ القول شامل ہیں

ان تین جملوں سے خود ساختہ نتیجہ نکالا ہے کہ:

کیا حضرت نوحؑ نے ان پیشگوئیوں کو محض راز سربستہ کی طرح رکھا تھا یا ان کا اعلان بھی کیا تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ان بشارات کے بعد انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔

تم جان لو گے کس پر عذاب آئے گا جو اسے رسوا کرے گا۔

(الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء)۔

یہ کلام بتا رہا ہے کہ مجیب نے بڑی بے چینی میں جواب دیا ہے۔ اسے مطلق احساس نہیں کہ میں تردید کر رہا ہوں یا تائید۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں صاحب ! یہ فقرے جن کا حضرت نوحؑ نے اعلان کیا ہے ان میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کے وہ معنی ہوں جو خلیفہ قادیان کا دعوی ہے کہ :

میرا بیٹا بچ رہے گا،

ہے تو، اس پر نشان لگائیے۔

سنئے ! ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ نے بیٹے کی نجات کا اعلان نہیں کیا۔ کیونکہ اگر کیا ہوتا، تو چونکہ وہ منشاء الٰہی کے خلاف تھا، فوراً اسی وقت حضرت نوحؑ کو اس غلطی پر متنبہ کر کے دوسرا اعلان کر دیا جاتا، جیسا کہ حضرت نوح کو اس وقت متنبہ کیا گیا جب انہوں نے کہا تھا: میرا بیٹا میرے اہل سے ہے،۔

فوراً الٰہی جواب ملا : لیس من اھلك (وہ تیرے اہل سے نہیں)۔

اگر حضرت نوحؑ اس خبر کا اعلان کر دیتے کہ میرا بیٹا نجات پائے گا، تو قطعاً اس کی تردید خدا کی طرف سے کرائی جاتی۔ ہمارا مطالبہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے ادعائے الفاظ سے ہے جو مجیب کی خاطر مکرر، سہ کرر ہم سامنے رکھتے ہیں کہ :

حضرت نوح نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا۔،

انعام لینے کا شوق ہے تو یہ الفاظ دکھاؤ۔

دوسری غلط بیانی :

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے دوسرا غلط دعوی یہ کیا تھا کہ :

حضرت موسی نے بھی آسمان ہی سے خبر پا کر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے۔ مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔

اس دعوی کا ثبوت دیتے وقت تو مجیب کی بے چینی پر ہمیں بھی رحم آتا ہے مجیب کی کوشش کا ملخص یہ ہے کہ :

ارض شام دینے کا وعدہ تھا اسی لئے اس کو ارض المواعید کہتے ہیں۔

حالانکہ سوال ارض شام کے وعدہ سے نہیں تھا بلکہ خلیفہ قادیان کے الفاظ سے تھا جو جملہ خبریہ کی صورت میں ہیں کہ :تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے ۔،

اس جملہ خبریہ کا ثبوت مطلوب ہے۔ اگر انعام کا شوق ہے تو دکھاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

تیسرا دعوی

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے تیسرا دعوی سراپا افتراء یہ کیا تھا کہ :

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔ مگر وہ فنا نہیں ہوا۔

جس دل میں نبوت محمدیہ ﷺ کا کمزور سا اعتقاد بھی ہے وہ بھی یہ دعوی سن کر کانپ جائے گا اور یقین کرلے گا کہ جس شخص نے یہ دعوی کیا اور جن لوگوں نے اس سراپا بہتان کو شائع کیا اور جو اس کی تائید کرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں نبوت محمدیہ کا وقار جیسا چاہیے نہیں ہے بلکہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً (البقرۃ:۱۰)۔ غور کیجئے یہ فقرہ مخالفین اسلام کو کتنی جرأت دلاتا ہے۔ وہ تکذیب نبوت محمدیہ میں کہاں تک دلیر ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ :

جس شخص کی کہی ہوئی بات سچی نہ ہو وہ نبی کیسے ہوسکتا ہے۔

اس لئے ہم نے اس دعوی مکذوبہ کا ثبوت پوچھا تھا جسکے جواب میں مجیب نے اپنی پریشانی کا پورا ثبوت دیا۔

صحیح بخاری باب علامات النبوت سے روایت نقل کرتا ہے جس میں یہ لفظ ہیں :

فاولتھما کذابین یخرجان بعدی فکان احدھما العنسی و الآخرۃ مسیلمۃ الکذاب (یعنی حضور ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں میں جن کی ہلاکت بتائی گئی وہ دو کس ہیں جو میرے بعد ظہور کریں گے۔ ابن عباس (راوی حدیث) کہتے ہیں اپنے بعد جن دو کے ظہور اور ہلاکت کی خبر دی تھی ایک ان میں سے اسود عنسی ہوا دوسرا مسیلمہ کذاب)۔

ناظرین! مجیب کی جرأت دیکھئے کہ اس روایت کو جس میں بعد کا لفظ بھی ہے اپنے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔

پھر لطف یہ ہے کہ یخرجان بعدی کا ترجمہ کرتا ہے :

میرے برخلاف کھڑے ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود ترجمہ کی غلطی کے صیغہ مستقبل ہی رہا۔ مسیلمہ کا دعوی آنخضرت ﷺ کی زندگی میں تھا، مگر خروج جس کے معنی ہیں مقابلہ پر آنا یہ آنخضرت ﷺ کے بعد خلافت صدیقیہ میں ہوا تھا اور اسی خلافت میں وہ مارا گیا۔ بس جیسا اس کا خروج (بمعنی مقابلہ) بعد آنخضرت ﷺ کے ہوا، اس کی موت بھی بعد ہوئی۔ اور یہی فرمایا تھا۔

مقام حیرت ہے کہ امت مرزائیہ کے دلوں میں مرزا غلام احمد کی بے جا محبت یا بالفاظ دیگر پیغمبر اسلام سے بے پرواہی کیوں ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ کھلے منہ اور جلی قلم سے ایسے مضامین لکھتے ہیں جو مخالفین اسلام کو تکذیب کا موقع دیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ کہ اشاعت اسلام کرنے کا دعوی ہے:

کیئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدانخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

چوتھی غلط بیانی:

قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی، مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔

اس دعوی کا ثبوت مانگا گیا تھا جس میں قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں ملنے کا ذکر ہو اور نہ ملی ہوں۔ ہم نے اس کی تشریح میں دو روایات لکھی تھیں جن میں حضور ﷺ نے قیصر و کسری کے خزانوں کا فاتح مسلمانوں کی ایک جماعت کو قرار دے کر فرمایا تھا کہ تم ان کو فتح کرو گے اور تم ہی خرچ کرو گے۔ اس کے جواب میں کیا چاہیے تھا؟ تقاضاء ایمان تو یہ تھا کہ خلیفہ کو مرید مجبور کرتے کہ آپ اپنی غلطی کا اعلان کریں تاکہ مخالفین اسلام کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو محمدی اسلام سے محبت ہو۔ جس کو قادیانی نبوے وخلافت سے دل بستگی ہو وہ ایسا کیونکر کرے۔ اس کا تو قول ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

اس لئے انہوں نے اس غلطی کو بھی صحیح کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مندرجہ ذیل روایت لکھی ہے جس میں آنحضرت ﷺ اپنے ایک خواب کا ذکر سنانے کو فرماتے ہیں

بینما انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری۔باب نصرت بالرعب)

اس حدیث میں قیصر و کسریٰ کا نام نہیں اور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے خاص کر قیصر و کسریٰ کا نام لیا تھا۔

مجیب کا مطلب اگر یہ ہے کہ قیصر و کسریٰ کی کنجیوں کو یہ روایت شامل ہے، بیشک ہم مانتے ہیں کہ اس روایت کا سب کو شمول ہے اور قیصر و کسریٰ کا اس میں دخول ہے لیکن ہم نے جو دو روایتیں نقل کی تھیں جن کے لفظ اور مفہوم یہ تھا کہ :

تم مسلمان قیصر و کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے،

یہ دو روایتیں بالتصریح فتح کی تفصیل مسلمانوں کو فاعل اور زمانہ مستقبل بتا رہی ہیں تو پھر آج کسی غیر محتاط شخص کا دلیری سے یہ کہنا کہ :

قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر آسمان سے ملی تھی مگر آنحضرت کی زندگی میں نہ ملیں۔

کیسے صحیح ہوسکتا ہے جبکہ خود متکلم (ﷺ) بتا رہے ہیں کہ یہ کنجیاں دراصل مسلمانوں کو ملیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر اس واقعہ کو تمہارے اصل واقعہ (مرزا قادیانی کے نکاح آسمانی) کے ساتھ کیا تعلق؟ اسی لئے قادیانی ہشیار مجیب نے ہماری پیش کردہ دونوں روایتوں کو چھوا بھی نہیں۔

سنو! تمہارا واقعہ تو صاف ہے اس میں نہ کسی خلیفہ کی خلافت جائز ہے، نہ کسی نائب کی نیابت، نہ مرزا صاحب کی مرضی۔ سنئے وہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں سب کے سامنے مسماۃ مذکورہ کا خود بدولت مرزا صاحب کے ساتھ نکاح ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے اس پیش گوئی (متعلقہ نکاح آسمانی) کے جو اجزاء بتائے ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔ مرزا احمد بیگ تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس کا (منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد) اڑھائی سال کے اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو (مرزا سلطان محمد کے نکاح کی تاریخ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء ہے۔ اس نکاح سے اڑھائی سال تک مرزا سلطان محمد کو اکتوبر ۱۸۹۴ء تک مر جانا چاہیے تھا۔ مگر وہ آج تک، ۱۹۲۸ء، زندہ ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

۳۔ پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(شہادۃ القرآن، از مرزا قادیانی۔ ص ۸۱)

احمدی دوستو! ہمیں تمہارے حال پر رحم آتا ہے خدا جانے تم کس بلا میں پھنسے ہو اور کس گناہ کی تم کو یہ سزا ملی ہے۔ تم سوچتے نہیں کہ کوئی وکیل اپنے موکل کے بیان اور اقرار کے خلاف نہیں کہہ سکتا۔ مگر تم ہو کہ تمہیں نہ کسی قانونی عدالت کی پرواہ ہے نہ قانون شریعت تم کو خلاف کہنے سے روک سکتا ہے۔

للہ فی اللہ تم کسی غیر کے حال پر نہیں اپنے حال پر تو رحم کرو۔ سب مخلوق کو دھوکہ دے سکتے ہو، چرب لسانی سے مخالف کی زبان بند کر سکتے ہو، مگر خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس بگڑی ہوئی بات کو بنانے کی کوشش کرتے ہو جو ایسی بگڑی ہے کہ بنانے سے نہ بن سکے

تروح الی العطار تبغی شبابها
و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

ناظرین! غور کیجئے اس مقدس جماعت قادیانی کی یہ ساری کوشش (انبیاء پر بہتان، خدا پر افتراء وغیرہ) محض اس لئے ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی غلط پیش گوئی کسی طرح صحیح ہو سکے الی اللہ المشتکی

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر ایک پیش گوئی خصوصاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح آسمانی والی پیش گوئی امت مرزائیہ کے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔اس لئے ناظرین سے ہم درخواست کریں گے کہ ان لوگوں کو عشق مرزا میں مجنون سمجھ کر ایسی بہتان طرازیوں اورافترا پردازیوں میں معذور سمجھا کریں

یا عاذل العاشقین دع فئة
اضلها الله کیف ترشدها

آخری فیصلہ ۔ہم نے ازالہ اوہام سے ایک حوالہ دیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے چارسونبیوں کی پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں ۔اس کے جواب میں مجیب نے لکھا ہے :

اگر مولوی (ثناءاللہ) صاحب (یہ حوالہ) نکال دیں تو ہم انہیں راست باز تسلیم کرلیں گے

اگر چہ راست بازی کا سرٹیفکیٹ ان لوگوں یا اس شخص سے لینا مفید ہوتا ہے جو خود بھی راست باز ہوں ۔اور جو خود ہی غلط گو ہوں ان کا سرٹیفکیٹ کیا اوران کی سند کیا۔ بلکہ وہ تو اس مصرعہ کے مصداق ہیں :

پہلے خود حضرت اقدس تو مسلمان ہولیں

تاہم قطع نزاع کے لئے ہم فیصلہ کرانے کو تیار ہیں۔ قادیانی صدر انجمن احمدیہ کے صدر اور ناظم اعلی اس بارے میں ہمارے ساتھ تقرر منصف منظور کریں۔ مسلمہ منصف ہماری تحریر مندرجہ اہل حدیث ۱۳ جولائی کو مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام کے خلاف پائیں تو اپنی غلطی کے قائل ہو جائیں گے ۔ ہماری طرف سے دو اصحاب کے نام پیش ہیں جو دونوں معزز اور غیر جانبدار دیانتدار ہیں ۔

۱۔ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسر۔

۲۔چودھری فضل الدین ڈپٹی کلکٹر پنشنر امرتسر ۔

احمدیو! مرد میدان بن کر باہر آؤ۔انعامی مضمون کا فیصلہ بھی منصفوں سے کرالو :

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۱۔۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آسمانی نکاح پر نظر

خدا جانے وہ کیسا بابرکت دن تھا جس دن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا آسمان پر نکاح ہوا تھا (حقیقۃ الوحی۔ص۱۳۲)۔آئے دن اس نکاح کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اوران کے اتباع پر پریشانی نازل ہوتی ہے۔

گزشتہ پریشانیاں کم نہ تھیں کہ نئی پریشانی مولوی اللہ دتہ مبلغ قادیان نے پیدا کردی۔آپ نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں ایک تقریر کے دوران اس نکاح پر اعتراضات دور کرنے کی کوشش کی۔سچ تو یہ ہے کہ وہ کوشش اس عربی شعر کی مثال ہے جوایسے واقعات کے متعلق کہا گیا ہے۔

ایک بڑھیا سفید گیسو بازار جارہی تھی

شاعر نے پوچھا، بڑی بی کہاں جارہی ہو؟

بڑھیا بولی، سر کے سفید بالوں کے لئے وسمہ لینے جارہی ہوں۔

ظریف شاعر نے فی البدیہہ شعر کہا

تروح الی العطار تبغی شبابها
و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

دیکھو جی یہ بڑھیا جوان بننے کیلئے وسمہ لینے جاتی ہے بھلا جسے زمانہ نے بگاڑ دیا ہوا سے عطار کیا سنوار یگا۔

وہی مثال قادیانی مبلغوں کی ہے۔خدا کے بگاڑے ہوئے کو سنوارنا چاہتے ہیں (و لن یفعلوا)۔مولوی اللہ دتہ نے آسمانی نکاح دنیا میں نہ ہونے کی وجہ بیان کی ۔کیا ہی معقول وجہ بیان کی ۔ہم بھی اس کی داد دیتے ہیں اور اپنے ناظرین خصوصاً صابری صاحب بریلوی سے پوری داد کی امید رکھتے ہیں۔آپ نے فرمایا:

اس پیش گوئی میں پہلے مرزا احمد بیگ کی موت ہے۔اس کے بعد اس کے داماد کی۔اورنکاح ان دونوں کے بعد ہے۔

اس لئے جب تک احمد بیگ اوراس کا داماد موت کا شکار نہ ہولیں،تب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح کے متعلق کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔
ہاں اگر دونوں مرجاتے اور پھر نکاح نہ ہوتا تو قابل اعتراض تھا۔
مگراب جب کہ ابھی سلطان محمد نہیں مرا تھا، نکاح کے متعلق اعتراض سراسر غلط ہے۔
پس اب سوال یہ ہے کہ جب پیش گوئی اپنے ظہور کے لحاظ سے یہ نوعیت رکھتی ہے کہ نکاح کے چھ ماہ بعد ہی احمد بیگ مرگیا، تو اس کی پہلی جزء تو دنیا کی نظروں میں قابل اعتراض نہیں۔ اور پیش گوئی کا یہ حصہ تو پورا ہوگیا۔
اب اس کا دوسرا حصہ پورا ہونے کی یعنی سلطان محمد کی وفات کے بعد اگر نکاح نہ ہوتو البتہ قابل اعتراض بات ہوسکتی ہے۔ لیکن جس صورت میں اس کی موت واقعہ نہیں ہوئی، تیسرے حصہ پر اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔

(الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۱۱)

بس اب بات یہاں آ کر ٹھہری کہ مرزا سلطان محمد چونکہ مرا نہیں، اس لئے نکاح نہیں ہوا۔ ہم بھی اس جواب کی داد دیتے ہیں کیونکہ اس جواب سے حقیقتاً قادیانی عمارت کے نیچے ایک بم نہیں، دو بم رکھے گئے ہیں۔
سنئے! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مرزا سلطان محمد کی حیات کی مدت اگست ۱۸۹۴ء تک بتاتے ہیں۔ اس کے بعد سلطان محمد کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی (شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی۔ ص ۸۰) مگر وہ اب تک (۱۹۳۰ء) زندہ ہے۔ ایک بم۔
دوسرا بم اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مرزا صاحب قادیانی، لکھتے ہیں:
میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں، تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم۔ ص ۳۱)
ناظرین! اللہ غور فرمائیں کہ اس عبارت میں مرزا سلطان محمد کی موت کو اپنی زندگی میں تقدیر مبرم کہنے والے آج دنیا میں نہیں ہیں، اور مرزا سلطان محمد باوجود جنگ عظیم (اول) میں گولی لگنے کے آج تک (۱۹۳۰ء) تک زندہ ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کو خدا تعالی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ان دو پیش گوئیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق کیوں نہ مارا؟

ان واقعات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ مرزا سلطان محمد چونکہ نہیں مرا اس لئے نکاح نہیں ہوا، قادیانی مشن کی نمک حلالی تو بے شک ہے، مگر حقیقت صادقہ نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں ایسا کہنے سے قادیانی مبلغ مع سامعین کے الٹے صیاد کے جال میں پھنس گئے۔ کیا سچ ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۲۔۳)

محمدی بیگم کا آسمانی نکاح صحیح ہے اور اعتراض غلط

سچ تو یہ ہے کہ آسمانی نکاح والی پیش گوئی نے جماعت احمدیہ کی کمر توڑ رکھی ہے جہاں مقابلہ ہوا مخالفوں نے آسمانی نکاح پیش کر دیا آج ہم امت مرزائیہ کی مشکل حل کئے دیتے ہیں گو ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ شکر گذار نہیں ہوں گے لیکن ہمیں ان سے شکر گزاری کی تمنا نہیں بلکہ محض فرض کی ادائیگی مقصود ہے مسئلہ شرعی تو یہ ہے کہ جس واقعہ کی دو معتبر گواہ شہادت دیں وہ صحیح سمجھا جائے آج ہم اس قانون کی رو سے دو معتبر گواہ پیش کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ میں چوٹی کے بزرگ ہیں۔

پہلے بزرگ سے مراد ہماری لاہوری جماعت کے اعلیٰ رکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں۔ جو اس جماعت میں مصنف ہیں، قرآن مجید کے مدرس ہیں، پنشن یافتہ اسسٹنٹ سرجن ہیں۔ علاوہ بریں آپ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے خسر ہونے کی وجہ سے بقول اخبار فاروق، نانائے پیغامیہ ہیں۔ غرض آپ بہت سی عزتوں کے مالک ہیں۔ آپ کی شہادت کا مضمون یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد کوئی خاص عورت نہیں بلکہ مراد اقوام یورپ ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ان سے نکاح ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کو مسلمان کر کے ان کی اولاد کو خادمان اسلام بنایا جائے گا چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

سو ظاہر کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہو گا تو وہ نکاح روحانی ہو گا اور کسی امت یا قوم سے ہو گا ایک معمولی عورت سے نہیں ہو سکتا صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو، آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں ہم ہر روز اسی دلہا کی بارات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔ ایسی اعلی شان کی محمدی بیگم کا تزوج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ثناء اللہ) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا کہ ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا۔ حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔ پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوّج و یولد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا۔ (پیغام صلح لاہور ۲ جون ۱۹۲۴ء)

گو یہ ایک ہی شہادت ایسی ہے کہ نہ صرف کافی بلکہ اکفی ہے تاہم دوسری شہادت بھی پیش کئے دیتے ہیں کیونکہ درجے اور فضیلت میں یہ پہلی گواہی سے بڑی ہے اس لئے کہ یہ شاہد صاحب وحی اور رسول ہیں ان صاحب سے ہماری مراد مولوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ہیں ۔آپ مدعی ہیں کہ میں صاحب وحی نبی ہوں آپ کا بیان ہے کہ:

محمدی بیگم کا نکاح حضرت مسیح موعود (مرزا) سے مورخہ یکم جون ۱۹۳۳ء کو بہشت میں میرے روبرو ہو چکا (مقولہ مولوی فضل خان مدعی نبوت چنگا بنگیال ۔ ماخوذ از رسالہ، میرے جنون کی داستان مولفہ شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، مدعی الہام)

ناظرین کرام! ہم جانتے ہیں کہ علماء اور فقہاء کو اس بیان پر بہت اعتراض سوجھیں گے ان سب کا جواب ایک ہی ہے وہ یہ کہ یہ سب تمہاری اصطلاحات ہیں۔ امت مرزا ان بدعی اصطلاحات کی قائل نہیں کیونکہ وہاں کی زندگی اور موت اور ہی ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

ہم ان دونوں شہادتوں پر پورا وثوق رکھتے ہیں بلکہ اس بات پر بھی یقین لاتے ہیں کہ:

ملاں دو پیازے کی نسل ابھی دنیا میں باقی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۶۔۷)

منکوحہ آسمانی، اور اس کے والد کی موت

قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری چونکہ ۳۰ ستمبر کو حسب پیش گوئی فوت ہوا تھا، اسلئے اس کی یادگار میں ۳۰ ستمبر کو اس پیش گوئی کی تبلیغ کی جائے ۔ دفتر اہل حدیث امرتسر چونکہ قادیان کے ہر خیر و شر میں شریک ہوتا ہے اس لئے یہ مضمون دس روز پیشتر شائع کیا جاتا ہے تا کہ ناظرین اخبار اہلحدیث بھی ۳۰ ستمبر کو جلسے کر کے اس مضمون کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو بطور اشتہار خود چھاپ کر شائع کریں یا دفتر ہذا سے منگا لیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مشہور پیش گوئیاں تین تھیں جو انہوں نے تین قوموں عیسائیوں، ہندوؤں، اور مسلمانوں پر ایک ایک کر کے تقسیم کی تھیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت والی پیش گوئی، ہندوؤں کے لئے پنڈت لیکھ رام کی موت والی پیش گوئی، مسلمانوں کے لئے آسمانی منکوحہ والی پیش گوئی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی عبارت اس مضمون کے متعلق یہ ہے:

بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک اور پھر احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے مواقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ (شہادۃ القرآن۔ ص ۸۰)

ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہ تینوں پیش گوئیاں بلکہ جو پیش گوئی بھی بطور تحدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی تھی، سب غلط ثابت ہوئیں۔ ان سب کی بحث ہماری کتاب الہامات مرزا میں مفصل درج ہے۔ آج ہم صرف تیسری پیش گوئی کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ اسی کے متعلق قادیانیوں نے ۳۰ ستمبر کو پروپیگنڈہ کرنا ہے۔

کچھ شک نہیں کہ اس پیش گوئی میں اصل مقصود نکاح تھا۔ چنانچہ لڑکی کا والد مرزا احمد بیگ اور اسکا ناکح مرزا سلطان محمد چونکہ نکاح مرزا میں سنگ راہ تھے، اس لئے ان کی موت بھی ضروری تھی۔ چنانچہ ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ فوت ہو گیا (۳۱ ستمبر کی تاریخ مرزا صاحب نے لکھی ہے، کتاب دافع الوساوس صفحہ ۲۸۰۔ ورنہ ہندوستان کیا دنیا کے کسی حصے میں ستمبر کی ۳۱ تاریخ نہ کبھی ہوئی ہے نہ آئندہ ہوگی۔ یہ بھی مرزا صاحب کی الہامی لطافت ہے۔ سچ ہے:

لطف پر لطف املا میں میرے یار کے یار حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے ھمار) اور مرزا صاحب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے شہادۃ القرآن بتاریخ ۲۲ستمبر۱۸۹۳ء یعنی احمد بیگ کی موت سے ایک سال بعد شائع کی۔ تاہم اس کی موت کو کوئی اہمیت نہ دی بلکہ صاف لکھا کہ کہ اس پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ص ۸۱)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی موت اصل مقصود نہ تھی بلکہ اصل مقصود نکاح آسمانی تھا۔ اور احمد بیگ کی زندگی چونکہ اس میں مانع تھی اس لئے اس کی موت بطور تمہید کے تھی نہ کہ اصل مقصود۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی تشریح خود فرمائی ہوئی ہے۔ کتاب انجام آتھم میں مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

میں نہیں کہتا کہ یہ کام ختم ہو گیا اور اصل پیش گوئی پوری ہو گئی بلکہ اصل کام (نکاح) ابھی باقی ہے اس کو کوئی شخص بھی حیلہ حوالہ سے ٹال نہیں سکتا۔ وہ خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۳۲۳)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اصل پیش گوئی نکاح کی تھی اور مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد کی موت بطور رفع موانع کے لئے تھی، اصل نہ تھی۔ جن میں سے ایک فوت ہو گیا مگر جو اصل مانع تھا یعنی آسمانی منکوحہ کا خاوند وہ آج تک زندہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اس کی موت کی حد اڑھائی سال تھی جو اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی جسے آج پورے ۴۰ سال ہو چکے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ:

مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد آج اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔(کتاب شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی ص ۸۰)

ہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس بڑے سنگ راہ (مرزا سلطان محمد کی موت) کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے کیا لکھا ہوا ہے۔ آپ کا اعلان ہے کہ:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔(انجام آتھم ۔ص ۳۱)

اور سنو! مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کو رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں خود ہی دو جزؤں سے مرکب مانا ہوا ہے (ص ۵۲)۔ اسی کتاب میں پہلے جزء (احمد بیگ کی موت) کا ذکر کر کے دوسرے جزء کی بابت اعلان کیا ہے:

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ (انجام آتھم ۔ص ۵۴)

احمدی ممبرو! خدا کے فضل سے مرزا سلطان محمد آج تک بھی پٹی ضلع لاہور میں زندہ ہیں۔ کیا اس کی زندگی میں تم مرزا صاحب قادیانی کے وصف، ہر بد سے بدتر، پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ ایمان سے کہنا ورنہ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جس کی شان ہے یوم تبلی السرائر۔ فما له من قوة و لا ناصر (قیامت کے روز سب بھید کھل جائیں گے اس وقت نہ کسی کو قوت ہوگی نہ مددگار ہوگا) (الطارق:۹۔۱۰) ایسا نہ ہو کہ اس روز تمہاری حالت اس شعر کے ماتحت ہو جو کسی مظلوم نے کہا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۶ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کے نکاح کی جدید تشریح

ایک جدید نبی کے قلم سے

ہوشیار پور (پنجاب) میں ایک شخص مرزا احمد بیگ مرزا غلام احمد قادیانی کی برادری میں سے تھا۔ اس کی لڑکی کا نام محمدی بیگم تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے لڑکی کے والد سے نکاح کی درخواست کی تھی۔ آپ پچاس سال سے متجاوز تھے اور وہ چھوکری تھی (آئینہ کمالات اسلام) ۔لڑکی کے والد نے نہ مانا۔ آپ نے بذریعہ الہام ان پر دباؤ ڈالا کہ اگر اور جگہ اس کا نکاح ہوا، تو لڑکی کا والد اور خاوند (ہر دو) تین سال کے عرصہ میں مرجائیں گے آخر کار وہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔

اولیاء دلہن اس دھمکی میں بھی نہ آئے۔ یہاں تک کہ قادیانی مرزا جی دنیا سے رخصت ہو گئے اور آسمانی نکاح ظہور پذیر نہ ہوا۔ اس پیش گوئی نے قادیانی امت کو سخت پریشان کر رکھا تھا آخر بحکم جوئندہ یابندہ ان کو کامیابی ہوگئی۔

امت مرزا میں اس وقت دو گروہ مشہور ہیں۔ ایک قادیانی دوسرا لاہوری۔ چونکہ اس پیش گوئی کی زد میں مرزا جی کی ذات پر پڑتی تھی اس لئے یہ تکلیف دونوں میں برابر تقسیم ہوتی تھی۔ اس کے جواب کی تلاش میں لاہوری پارٹی پہلے کامیاب ہو چکی ہے چنانچہ اس پارٹی کے ایک اعلی رکن ڈاکٹر بشارت احمد نے بڑی محنت سے جواب پالیا تھا جس سے پبلک کو خاموش کر دیا تھا۔

یہ تو ایک ڈاکٹر کا ذکر ہے جو نہ نبی ہے نہ الہامی۔ دوسرا جواب ایک نبی کا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

قادیان میں آج کل ایک شخص احمد نور کابلی ہے جو بظاہر ذکر الہی میں مشغول رہتا ہے اس نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان ایک رسالہ صورت میں کیا ہے جس کا نام حقیقۃ الرسالت ، ہے۔ اس پر تاریخ اشاعت ۹ نومبر ۱۹۳۴ء لکھی ہے۔ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع میں اپنی رسالت کا اظہار یوں کیا ہے:

اے پیغمبر احمد نور رسول اللہ تم قرآنی آدمی ہو تم کو قرآن دیا جاتا ہے۔ تم قرآن کے اتم مظہر ہو (ص ۲)

اس جدید نبی نے بھی محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ ہم ان دونوں ڈاکٹر بشارت احمد اور نبی جدید (احمد نور) کے بیانات نقل کرتے ہیں۔ بغرض تفہیم پہلے دونوں کا خلاصہ بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد عیسائی قوم ہے اور نکاح مرزا سے مراد مرزا صاحب قادیانی کا ان پر غلبہ ہے جو بذریعہ دلائل قاہرہ مرزا قادیانی کو عیسائی قوم پر حاصل ہوا تھا، یہی نکاح ہے۔

جدید نبی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ:

محمدی بیگم سے مراد امت محمدیہ ہے۔ جتنا حصہ امت محمدیہ کا مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہے وہ مرزا صاحب کے نکاح میں آ گیا۔ اس نکاح سے دو لڑکے پیدا ہوئے ہیں، نطفہ سے خلیفہ محمود، روحانی اثر سے احمد نور جدید نبی۔

اب ہم ان دونوں بیانوں کو خود ان کے متکلموں کے الفاظ میں ہو بہو نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور حظ اٹھائیں:

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری کا کہنا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بڑا زور اس آسمانی نکاح پر دیا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمارے ان پیش نظر الہامات کی بنا پر تو تھا نہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور دکھایا گیا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا، ایک معمولی عورت سے نہیں ہو سکتا۔ صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہوا، آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کی تزویج جس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ثناء اللہ امرتسری) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزغلام احمد اقادیانی) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے ینزوّج و یولد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے، ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالی کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا..الخ

(پیغام صلح لاہور۔۲جولائی ۱۹۲۴ء ص ۳۔۴)

احمد نور جدید نبی قادیان کا کہنا ہے
خدا کی گواہی بذریعہ مسیح موعود
محمدی بیگم کا نکاح آسمان میں پڑھا گیا

قوم پر خدا نے کس رنگ میں پورا کیا مگر آج احمدی قوم کو بتلا رہا ہے مشاہدہ کراتا ہے۔غور کرو مسیح موعود کے وقت محمدی بیگم آنحضرت کی امت مراد تھی جو آنحضرت کی روحانی بیوی تھی جو حصہ محمدی بیگم کا ابن مریم کے نکاح میں آیا اس حصہ سے محمد نام لڑکا پیدا ہوا (یہ جدید نبی اپنے آپ کو محمد، روحانی ولد، لکھتا ہے اسی طرف اشارہ ہے۔ثناء اللہ) آسمان میں نکاح ہوا اس لئے روحانی نطفہ قرآن سے پیدا کیا گیا آسمان سے ہی نازل ہوا ابن مریم کو دو لڑکوں کی بشارت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھی نام آپ کو محمود بتایا گیا۔ سو خدا نے دونوں پورے کئے ایک ظاہری نطفہ سے اور ایک روحانی نطفہ سے۔ مگر قوم کے لئے مبارک وہ جو آسمان سے آیا ہے جو تین کو چار کرنے والا ہے۔ تین موجود ہیں کہ چوتھا آ گیا۔ یہ اس لئے کہ تا محمدی قوم کے لئے بھی امام ہو کہ وہ امام مہدی ہے۔ عاجز آنحضرت کی قوم اور امت سے بھی ہے اور ان لوگوں سے ہے جو مومن منکوحہ ابن مریم کے ہو چکے تھے۔ (رسالہ حقیقت الرسالت۔ ص ۱۷)

کیسی عمدہ تاویل ہے اور کیسی اچھی تفسیر ہے، غالباً اب کوئی مخالف سے مخالف بھی چوں چرا نہیں کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہے گا کہ شیخ چلی اور ملا پیازہ ابھی زندہ ہیں۔ سو یہ کوئی عیب نہیں، باکمال لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں:

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۶ ص ۴۔۶)

محمدی بیگم کا نکاح

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

بہت عرصے کے بعد قادیانی اخبار میں محمدی بیگم کے نکاح کا ذکر آیا جس کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے اس مسئلہ پر بہت غور و فکر کیا ہے۔ مگر اس غور و فکر کا نتیجہ اپنے جملہ اسلاف کے خلاف نکالا ہے۔ اس لئے ہم اس مضمون پر توجہ کر کے ملک کو دکھاتے ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح عیسائیوں کی تثلیث کی طرح عقدہ لاینحل ہے، مگر کوشش دونوں فریق کئے جاتے ہیں۔ جس طرح پادری فنڈر سے لے کر پادری عبدالحق تک نے اثبات تثلیث میں متعدد کتابیں لکھیں جن میں مختلف طریقے اختیار کئے گئے اسی طرح حکیم نورالدین سے لے کر مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا قادیانی) تک مختلف طریقوں سے اس قضیہ اصم کو حل کیا گیا جس کی تفصیل ہم نے رسالہ نکاح مرزا میں کی ہوئی ہے۔ آج کا مضمون خاص نوعیت کا ہے اس لئے ناظرین اسے توجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پڑھیں۔ قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے:

اس پیش گوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی نہیں تھی بلکہ خاندان کے بے دین اعزہ کو ایک رحمت یا غضب کا نشان دکھانا اصل مقصد تھا۔

یعنی ان کے سامنے خدا تعالی نے یہ بات پیش کی تھی کہ اگر بے دینی کو ترک کر کے میرے بھیجے ہوئے مسیح کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑو گے، تو خدا تعالی تمہیں بھی علی قدر مراتب ان رحمتوں سے حصہ دے گا جو اس نے مسیح کی آل واولاد اور متعلقین کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ لیکن اگر تم بدستور بے دینی پر قائم رہے اور خدا کے مامور و مرسل کے ساتھ حقیقی رشتہ نہ جوڑا تو پھر تم بالآخر خدا کے غضب کا نشانہ بنو گے۔

محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اس وقت کے حالات کے ماتحت اس تعلق کی صرف ایک ظاہری نشانی تھی جس طرح کہ حضرت صالح علیہ السلام کے زمانہ میں خدا تعالی نے ایک طرف اپنے فضل و رحمت اور دوسری طرف اپنے غضب و لعنت کے دوہرے نشان کے لئے حضرت صالح کی اونٹنی کو ایک ظاہری نشانی قرار دیا تھا (سورہ ہود۔ رکوع ۶)

مگر نادان لوگ ظاہری بات کو لے کر جو محض ایک وقتی رنگ رکھتی ہے، اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔

بہرحال جہاں تک میں نے اس پیش گوئی کے متعلق غور کیا ہے میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس پیش گوئی میں محمدی بیگم کی شادی اصل مقصود نہیں تھی بلکہ پیشگوئی کی حقیقی غرض و غایت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے رشتہ داروں کو ایک ایسا نشان دکھایا جائے جو اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہو۔ ایک پہلو رحمت کا جو آپ کو ماننے والوں اور آپ کے ساتھ تعلق جوڑنے والوں کے لئے خاص ہو اور دوسرا پہلو غضب کا جو انکار کرنے والوں اور الگ رہنے والوں کے لئے مخصوص ہو۔

سو خدا تعالی نے اپنا یہ دو دھاری نشان دکھا دیا اور دکھا رہا ہے اور اسوقت تک دکھاتا جائے گا جب تک یہ میدان اپنے اور غیروں کے درمیان امتیاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا کر دینے کے رنگ میں صاف نہ ہو جائے۔

چنانچہ اس وقت تک اس خاندان میں سے ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالی کی مخفی تاروں کے ذریعہ کھینچی جا کر خدا تعالی کی رحمت سے علی قدر مراتب حصہ پا چکی ہے۔ اور کچھ لوگ جو انکار پر فوت ہوئے ہیں وہ پیش گوئی کے دوسرے پہلو کے مظہر ہیں اور ان کے انجام کی تلخی دنیا کے سامنے ہے جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔

باقی ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو ابھی تک ہم سے جدا ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ہنوز بقید حیات ہیں اس لئے ہم ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں اور ہماری خواہش ہے اور ہم اسی کوشش میں ہیں کہ وہ بھی خدا تعالی کی رحمت کے وارث بن جائیں و لعل الله یحدث بعد ذلك امرا۔

(الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء۔ ص ۴)

یہ ساری تحریر اصل مضمون سے پہلوتہی ہے اور اصول باطل تاویل الکلام بما لا یرضی به قائله کے ماتحت ہے۔ قادیان کے اہل قلم لکھتے وقت بھول جاتے ہیں یا دانستہ اس مضمون سے تجاہل کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیفات اور مقالات کو جاننے والے ملک میں کافی سے زیادہ ہیں اہل حدیث کا تو خصوصاً یہ دعوی ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اسلئے ہم اس بارے میں مرزا صاحب ہی کے اقوال پیش کر کے اس مضمون (نکاح محمدی بیگم) کا مرکزی نقطہ بتاتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب متوفی لکھتے ہیں:

محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے نکاح کی پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں

۱۔ مرزا احمد بیگ تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس (منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد) کا اڑھائی سال کے اندر فوت ہو

۳۔ پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر فوت نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ پھر یہ کہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ عاجز (مرزا غلام احمد) بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(شہادۃ القرآن، از مرزا قادیانی۔ ص ۸۱)

ان چھ نمبروں میں سے چھٹا نمبر اصل مرکزی نقطہ ہے یعنی خاتون محترمہ کا مرزا صاحب کے نکاح میں آجانا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے کتاب انجام آتھم میں اس امر کی تائید مزید فرمائی ہے۔ جہاں مرزا احمد بیگ کی موت کا ذکر کر کے لکھا ہے

ثم ما قلت لکم ان القضیة علی ھذ القدر تمت و النتیجة الآخرة ھی التی ظھر ت و حقیقة النباء علیھا ختمت بل ا لا مر قا ئم علی حا له و لا یرد ا حد با حتیا له و القدر قدر مبر م من عند الر ب العظیم، وسیأتی وقته بفضل الله الکر یم

(یعنی میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ کام ختم ہو گیا اور آخری نتیجہ یہی تھا جو ظاہر ہوا اور میری الہامی خبر کی حقیقت بھی ختم ہوگئی بلکہ اصل بات اپنے حال پر قائم ہے کوئی بھی اس کو حیلے حوالے سے رد نہیں کر سکتا وہ اللہ رب عظیم کی طرف سے تقدیر مبرم ہے اس کا وقت آنے والا ہے جس خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خبر بالکل صحیح ہے جلد ہی تم دیکھو گے اور اس آسمانی نکاح والی خبر کو اپنے صدق کذب کا معیار بنا تا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔ (انجام آتھم ص ۲۲۳)

ناظرین کرام! صاحب الہام کی طرف سے اس مضمون کی یہ تشریح ایسی ہے کہ اس سے زیادہ صراحت نہیں ہوسکتی باوجود اس کے چند لوگوں کے مرزائی ہو جانے پر اس پیش گوئی کو چسپاں کرنا مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے صریح خلاف ہے اس سے تو اچھی توجیہہ (عالمانہ فاضلانہ بلکہ ڈاکٹرانہ) وہ ہے جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری نے کی ہے جو یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم سے مراد کوئی خاتون متعینہ نہیں ہے اور نکاح مرزا سے مراد تزوج (شادی) نہیں ہے بلکہ محمدی بیگم سے مراد وہ نومسلموں کی جماعت ہے جو ہماری تبلیغ سے انگلستان میں امت محمدیہ میں داخل ہوگئی ہے۔

سبحان اللہ! کیا ہی اچھی توجیہہ ہے اور کیا ہی عمدہ تشریح ہے جس کے حق میں یہ کہنا بے جا نہیں

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی ادر کاسا و ناولھا

مرزائی ممبرو! شیخ عبدالرحمٰن مصری کا قول (دہریت) اگر صحیح نہیں تو سچ بتانا اور ایمان سے بتانا کہ اس قسم کی توجیہات کو تم لوگ قابل قبول جانتے ہو

بھئی ہمارا یقین تو ہر بات میں مرزا صاحب کے قول پر ہے اس لئے ہم تو تمہاری بھول بھلیوں میں آنے کے نہیں۔ وہ بے چارے سیدھے سادھے بزرگ تھے اس لئے صاف الفاظ میں کہہ گئے کہ

رسول اللہ ﷺ نے بھی اس نکاح کی بابت پیش گوئی کی ہوئی ہے جہاں حضور ﷺ نے فرمایا ہے یتزوج و یولد لہ یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے لئے اولاد ہوگی یہ اسی نکاح کی طرف اشارہ ہے (ضمیمہ انجام آتھم)

باقی رہا یہ امر کہ یہ نکاح کیوں نہ ہوا اس کا جواب عرفی کے شعر میں مل سکتا ہے

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۲ ص ۴۔۵)

آسمانی نکاح اور قادیان میں اضطراب

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آسمانی نکاح والی پیش گوئی کیا کی کہ اپنے اتباع کو ایک جھنجھٹ میں ڈال دیا۔ اس کے متعلق اگر ان کے سارے اقوال نقل کئے جائیں تو ٹھیک آیت انکم لفی قول مختلف (الذاریات:۸) کے مصداق بنتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔مگر آج جس پہلو پر ہماری گفتگو ہو رہی ہے وہ پیش گوئی کا مرکزی نقطہ ہے۔ قادیانی اخبار الفضل بہت دور کی کوڑی لایا ہے کہ اس پیش گوئی میں مرکز نکاح نہیں تھا بلکہ ان لوگوں کو خدا کے دین کی طرف بلانا مقصود تھا۔

اسکا جواب ہم اہل حدیث یکم اپریل میں مفصل دے چکے ہیں جس میں ہم نے کئی ایک حوالے نقل کئے تھے۔مگر الفضل نے خاموشی اختیار نہیں کی کیونکہ ۸۔اپریل ۱۹۳۸ء کے پرچے میں پھر ایک مضمون شائع ہوا ہے گو وہ ہمارے مضمون کے جواب میں ہے لیکن تصرف قدرت سے وہی مضمون ہماری تائید کرتا ہے کیونکہ اس میں مرکزی نقطے کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ :

مرکزی نقطہ سے مراد وہ محور ہوتا ہے جس کے گرد کوئی چیز چکر لگا رہی ہو

ہمیں یہ تعریف منظور ہے۔اب ہم دکھاتے ہیں کہ مضامین میں ان معنی کے لحاظ سے محور کیا ہوتا ہے۔کسی مضمون کا محور وہ ہوتا ہے جو اصل مقصود ہو۔یعنی مضمون کے اجزاء اور شروط کے بیان میں اصل محل نظر وہی ہو۔مثلاً نماز میں مرکزی نقطہ رجوع الی اللہ ہے۔رکوع، سجود، قیام، قعدہ وغیرہ بعض دفعہ ساقط ہو جاتے ہیں مگر اس حالت میں اگر رجوع پایا جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔جیسے بیمار یا عاجز وغیرہ کی نماز میں۔پس رجوع الی اللہ کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہی مرکزی نقطہ ہے۔پس مذکورہ تعریف کو ہم (فریقین) صحیح تسلیم کر کے آسمانی نکاح کا مرکزی نقطہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں :

خدا تعالی نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی ہے ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ (تبلیغ رسالت۔ج ا ص ۱۱۶)

قادیانی ممبرو! حضرت مرزا صاحب کے کلمات کہاں تک چھپاؤ گے۔مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے وہ چھپنے سے رہے۔وہ تو ان کا الہی کلام ہے اسی لئے ہم اس کو ظاہر کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٦ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ نمبر ۲۷ ص ٦۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا نکاح آسمانی

اخبار الفضل قادیان نے آسمانی نکاح کا قصہ پارینہ پھر چھیڑا ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ امت مرزائیہ اس نکاح کا تصور کر کے بھی شرمندہ ہوتی ہوگی۔ نہ اس لئے کہ یہ نکاح دنیا میں ظہور پذیر نہیں ہوا بلکہ اس لئے کہ اس کی تشریحات اعیان احمدیہ نے اتنی مختلف کی ہیں کہ یہ مصرع ان پر صادق آتا ہے

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

سب سے پہلے قادیانی حکیم الامت (خلیفہ نور الدین) نے اس بیمار (مرزا صاحب) کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے آسمانی خسر مرزا احمد بیگ کی بیٹی (محترمہ محمدی بیگم جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا) سے خاص محمدی بیگم مراد نہیں تھی بلکہ اس سے محترمہ محمدی کی بیٹی یا لڑکی کی لڑکی یا اسکی نواسی یا نواسی کی نواسی قیامت تک مراد ہے ...(دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۲)۔آئندہ زمانے میں قیامت تک دونوں طرف سے جس لڑکی اور لڑکے کا باہم رشتہ ہو جائے تو آسمانی نکاح ثابت ہو جائے گا۔

حکیم نور الدین صاحب بھیروی نے نسخہ تو عجیب تجویز کیا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے استاد ذوق نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کرنے کو یہ شعر لکھا

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج
کہہ اے طبیب تو ہی کہ پھر تیرا علاج کیا

اس کا دوسرا جواب مفتی محمد صادق صاحب قادیانی نے یہ دیا کہ یہ نکاح مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں فسخ ہو چکا تھا۔اب اعتراض کیا؟

یہ دو جواب تو قادیانی جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔ لاہوری جماعت مرزائیہ نے اپنا جواب ان کے علاوہ دیا ہے۔ان کے امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب تو صاف تسلیم کر لیا کہ نکاح کی بابت پیش گوئی تھی مگر حق یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔ لاہوری جماعت میں ایک صاحب بہت بڑے محقق ہی نہیں بلکہ مدقق ہیں۔ انہوں کافی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوچ سمجھ کر از خود ایک ایسا جواب دیا ہے جو واقعی ایک مدقق کے شایان شان ہے۔ یہ صاحب چونکہ ڈاکٹر ہیں اور آج کل ڈاکٹری میں تشخیص مرض کا ایک نیا طریقہ جاری ہوا ہے جس کو ایکس رے کہتے ہیں۔ اس عمل سے بیمار کے اندرونی اعضا کی تصویر لے لیتے ہیں۔ یہ طریقہ عموماً سل اور دق کے امراض میں زیادہ مستعمل ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے نکاح مرزا کی اندرونی تصویر یہ دکھائی ہے کہ اس پیشگوئی سے مراد گویا عرفی شرعی نکاح نہیں ہے بلکہ ہماری جماعت جو یورپ میں جا کر تبلیغ اسلام کے ذریعے سے انگریزوں کو محمدی کلمہ گو بناتی ہے اس سے یہی مراد ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جتنے لوگ مسلمان ہوئے ہیں وہ گویا محمدی جماعت میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن گئے ہیں۔ مرزا احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم سے مرزا صاحب جو نکاح آسمان پر ہوا تھا اور دنیا میں ظاہر ہونے والا تھا اس سے مراد یہی ہے کہ انگریز مرزائیوں کی تبلیغ سے مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہمارے ناظرین یہ توجیہ سن کر جلدی میں یہ نہ کہہ دیں کہ یہ توجیہ تو اس شعر کی مصداق ہے

چہ خوش گفت سعدی در زرادی
الا یا ایھا السّاقی ادر کاساً و ناولھا

ایسے جلد باز معترضین کو پہلے قادیانی لغات اور اصطلاحات سے واقفیت حاصل کر لینی چاہیے۔ دمشق سے مراد قادیان، خنزیر سے مراد پادری، یاجوج ماجوج سے مراد اقوام یورپ، اور دجال سے مراد انگریز، اور خر دجال سے مراد ریل اور مریم سے مراد مرزا صاحب۔ غرض یہ ہے کہ قادیان ایسی بستی ہے جہاں سے یہ آواز آتی ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

ان چار سابقہ جوابات کو الفضل نے کافی نہ جان کر ایک نیا جواب دیا ہے۔ جو پہلے چاروں سے لطیف تر ہے۔ اور طلبائے مدارس کیلئے تفریح کا سامان ہے۔ اس لئے ہم اس کو اسی کے الفاظ میں قریباً پورا نقل کرتے۔ الفضل کا قابل نامہ نگار لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

' حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت کے انہیں لاکھوں نشان نظر آسکتے تھے ۔ لیکن خداہی سنت کے ماتحت مخالفین نے اس پر عمل نہ کیا ۔احمدیت پر مخالفین کی طرف سے جو سب سے بڑا اعتراض پیش کیا جاتا ہے وہ محمدی بیگم والی پیش گوئی سے متعلق ہے ۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے مخالفین اس پیش گوئی پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود (مرزاغلام احمد) کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے ۔اس پیش گوئی پر جتنے بھی اعتراض کئے جاتے ہیں ہماری جماعت کی طرف سے ان کے دنداں شکن جواب دیئے جاچکے ہیں ۔ لیکن میں اب ایک اور رنگ میں اس پیش گوئی کے متعلق بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے قبل مخالفین کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا کوئی جھوٹا انسان اس قسم کی پیش گوئی کرسکتا ہے ۔ وہ اپنے جھوٹ سے دنیا کو تو دھوکہ دے سکتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو تو خوب جانتا ہے کہ میں دعوی نبوت میں جھوٹا ہوں ۔ اور جھوٹا مدعی نبوت کبھی اس قسم کی پیش گوئی کرنے کی جرائت نہیں کرسکتا جس کا پورا ہونا اس کے اپنے اختیار میں نہ ہو...

خدا تعالی کے انبیاء جن کو وہ دنیا کی ہدائت اور رہنمائی کیلئے مبعوث کرتا ہے وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کو جو کچھ خدا تعالی کہےاس کو وہ دنیا تک پہنچا دیتے ہیں ۔ وہ اس پیغام میں ایک شوشہ تک نہ گھٹا سکتے ہیں اور نہ بڑھا سکتے ہیں ۔خدا تعالی کی طرف سے جن مبشرات ومنذرات کی ان کو خبر ملے وہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں خواہ ظاہری نگاہ میں وہ باتیں پوری ہونے والی ہوں، یا نہ ہونے والی ہوں ۔

پس اس مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے عقلی طور ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت اپنے ہر قول اور فعل اور تحریر وتقریر میں اعتراض کے پہلو سے بچتا دکھائی دیتا ہے ۔ کیونکہ اسکی ساری کاروائی میں اسکی اپنی عقل اور سکیم کا دخل ہوتا ہے ۔ لیکن ایک سچا اور خدا کا مقرر کردہ نبی اس قسم کی ظاہری پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے ۔ وہ وہی کہتا ہے جس کا خدا اسے حکم دے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس پیشگوئی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) خدا تعالی کے برگزیدہ نبی تھے ۔آپ نے وہی کچھ فرمایا جو ارشاد باری تھا ۔لوگوں کے ہنسی مذاق کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی ۔ اگر کوئی جھوٹا مدعی نبوت ہوتا تو ایسی پیشگوئی ہرگز نہ کرتا جس کا پورا ہونا اس کے اختیار میں نہیں تھا ۔ پس اس امر سے یقینی طور پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) راست باز انبیاء کے زمرہ میں شامل ہیں' (بدر سلطان مجاہد تحریک جدید) (الفضل قادیان ۱۹۔نومبر ۱۹۳۹ء ص ۵)

ہمارے ناظرین خواہ کسی مذہب و مشرب کے ہوں للہ ہمیں اطلاع دیں کہ اس سارے مضمون میں فاضل نامہ نگار نے جواب دیا ہے یا جواب سے جواب ہے ۔ عرب کا ایک شاعر اپنے محبوب سے پوچھتا ہے کہ تو مجھے کس جرم پرستاتا ہے ۔ اس کا محبوب نہائت معقول جواب دیتا ہے

وجودك ذنب لا يقاس به ذنب

(یعنی تیری ہستی ہی گناہ ہے ۔اس کے برابر کوئی گناہ نہیں)

اس جواب کو معیار بنا کر دیکھا جائے تو مضمون نگار کا جواب صحیح ہوسکتا ہے لیکن اگر علم مناظرہ کی عینک لگا کر دیکھا جائے تو یہ جواب اس شعر کا مصداق ہے

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

کیوں صاحب! جماعت احمدیہ کی طرف سے جو دندان شکن جواب دیئے گئے وہ ایسے ہی دنداں شکن تھے؟ ہمارے خیال میں وہ جوابات اگر ایسے معقول نہ تھے تو اس سے کم بھی نہ تھے ۔ سارے جواب کی روح رواں یہ فقرہ ہے کہ جھوٹے نبی ایسی پیشگوئی کرنے کا حوصلہ نہیں کرسکتے ۔ اس کا نتیجہ اس کے دل میں یہ ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایسی پیشگوئی کی ہے جو جھوٹے نہیں کرسکتے لہذا آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں ۔ ہماری دریا دلی دیکھئے کہ ہم آپ کی دلیل کے کسی مقدمہ پر منع وارد نہیں کرتے بلکہ نقیض بھی نہیں کرتے ۔ ہاں اتنا کہنے کی اجازت چاہتے ہیں (اگر آپ لوگ توجہ کریں) کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی پیشگوئی کر دینا ہی اگر سچائی کی دلیل ہے تو اس کے ظہور کے انتظار کی کیا ضرورت تھی ۔ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے گورداسپور کی عدالت ججی میں بضمن شہادت یہ کہا تھا کہ جس روز یہ پیش گوئی پوری ہوگی آج جو لوگ مجھ پر ہنستے ہیں اس روز اپنے حال پر روئیں گے ۔ جو بات آج نامہ نگار نے کہی ہے کہ نفس پیشگوئی کر دینا ہی دلیل صداقت ہے ۔ یہی کہہ دیتے ، پھر کیوں کتاب شهادة القرآن میں مسلمانوں کو اس پیشگوئی کے انجام کا انتظار کرنے کا حکم دیا ۔ حالانکہ بقول نامہ نگار مذکورہ خرق عادت پیشگوئی کر دینا ہی مدعی کی صداقت کا نشان ہے ۔

قرآن مجید اصولاً نامہ نگار کے خیال کی تردید کرتا ہے جہاں ذکر ہے کہ کفار قرآن مجید کی خبروں کو غلط کہتے ہیں ۔ اس کے جواب میں فرمایا: و لتعلمنّ نبا ء ہ بعد حین ۔(ص : ۸۸) یعنی تم لوگ تھوڑے عرصے کے بعد اسکی خبروں کو صحیح پاؤ گے ۔

نامہ نگار مذکور کی طرح یہ نہیں کہا کہ پیشگوئی کی انتہا دیکھنے کی کیا ضرورت ہے نفس پیشگوئی ہی کافی ہے ۔

قادیانی جماعت اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتی کیونکہ اس پیش گوئی نے ان کے دماغوں کو پریشان کر رکھا ہے ۔ اس لئے ان کی مختلف حالتوں پر یہ آیت خوب چسپاں ہوتی ہے

انّکم لفی قول مختلف ۔ یوفك عنه من افك (الذاریات:۸۔۹)

ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت باتیں بنانے میں بڑی ہشیار ہے ۔ مگر مرزا قادیانی کی محبت نے ان کو مرزا غالب کے اس شعر کا مصداق بنا دیا ہے ۔

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۔ ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح آسمانی اور امیر پیغامی

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغامیاں ان مرزائی اصحاب میں سے ایک بزرگ ہیں جن کا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں گویا اعلان ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

اس کا ثبوت ہم پہلے بھی کئی دفعہ دے چکے ہیں۔آج ہم اس کے متعلق ایک نیا واقعہ پیش کرتے ہیں۔مولوی صاحب موصوف نے منبر رسول پر (جو نہایت خوف کا مقام ہے) کھڑے ہوکر موجودہ جنگ کا ذکر بڑی رنگ آمیزی سے کرتے ہوئے دفع دخل کے طور پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آسمانی نکاح کا ذکر بھی کیا اور ایسی خوبی سے کیا کہ اس کے سامنے یہ مصرع بھی ماند پڑ گیا

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

مولوی محمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہی ہے کہ جو امور انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتے ہیں ان کے فہم میں بسا اوقات غلطی لگ جاتی ہے لیکن وہ جو واقعات عالم سے تعلق رکھتے ہیں ان میں فہم اور اجتہاد کا دخل کم ہوتا ہے میں تو محمدی بیگم کی پیش گوئی کو ایک تنکے کے برابر وقعت نہیں دیتا۔کیا یہ صحیح نہیں کہ لیکھ رام کے متعلق پیش گوئی کتنے صحیح طور پر پوری ہوئی۔اگر محمدی بیگم کے متعلق پیش گوئی اس رنگ میں پوری نہیں ہوئی جس رنگ میں حضرت مرزا صاحب نے اسے سمجھا تھا،تو اس سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔جب وہ پیش گوئی نہ کی گئی تھی اس وقت صداقت میں کوئی نقص نہ تھا،نہ اس کے اس رنگ میں پورا نہ ہونے سے کوئی بڑا فرق پڑتا اگر وہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوجاتی جس طرح آپ نے سمجھا تھا (پیغام صلح ۲۱۔اکتوبر ۱۹۴۱ء ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! اس اقتباس کے مضمون کے دو حصے ہیں۔

ایک یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پیش گوئی کا مطلب ہی نہیں سمجھا، دوسرا یہ کہ یہ پیش گوئی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، بالکل معمولی پیش گوئی ہے۔

جواب دینے سے پہلے ہم ایک مثال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں

ایک شخص نے کسی سوداگر سے سو روپئے لینے کا دعوی کر دیا۔ مدعا علیہ نے جواب میں اقبالی دعوی کیا، اور مقدمہ کسی وکیل کے سپرد کر دیا۔ وکیل صاحب نے تسلیم دعوی سے انکار کیا۔ حاکم نے کہا کہ آپ کا موکل (اصل مدیون) اقبال دعوی کر چکا ہے یہ اختلاف بیانی کیوں ہے؟

ہوشیار وکیل کہتا ہے کہ میرے موکل نے دعوی کا مضمون نہیں سمجھا، اس کو اسکے سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ علاوہ اس کے یہ رقم بھی بہت قلیل ہے اس قابل نہیں کہ اس پر مزید بحث کی جائے۔

چونکہ مولوی محمد علی صاحب وکیل بھی ہیں اسی لئے میں ان سے ایک قانونی مسئلہ پوچھتا ہوں کہ ایسی حالت میں عدالتی فیصلہ کیا ہوگا۔ مدعا علیہ کا اقبال دعوی معتبر ہوگا یا وکیل کا انکار دعوی؟

ہمارا آئندہ بیان سن کر ناظرین اس امر میں خود ہی فیصلہ دے سکتے ہیں۔ پس سنئے

جس پیش گوئی کو مولوی محمد علی صاحب نہایت حقیر قرار دے کر نا قابل ذکر سمجھتے ہیں اس کو صاحب الہام مدعی کس قدر اہم جانتا ہے، مندرجہ ذیل الفاظ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ غور سے سنئے:

> نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالی کا کلام باطل ہوتا ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد سوم۔ ص ۱۱۵)

مرزائی دوستو! بقول مولوی محمد علی صاحب پیش گوئی ٹل گئی اور بقول صاحب الہام (مرزا صاحب قادیانی) پیش گوئی ٹل جانے سے کلام الٰہی باطل ہوگیا۔ پھر کیا اس بیان کے دونوں جزوں کا نتیجہ یہ نہیں کہ خود صاحب الہام کا دعوی ہی باطل تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

باقی رہی پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی ہمارے خیال میں وہ بھی غلط ثابت ہوئی ہے۔اس کی تفصیل ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملاحظہ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۶شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۵ص ۶)

آسمانی نکاح میں پھر تازگی

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی برادری کے ایک شخص کو اس کی لڑکی کے ساتھ اپنے نکاح کا پیغام دیا تھا۔

لڑکی کے ولی کے انکار کرنے پر آپ نے الہامی پیش گوئی کی کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ زوّ جنا کھا (ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا)۔اس کا نام ہے آسمانی نکاح۔مگر مرزا غلام احمد صاحب کے انتقال تک یہ نکاح نہیں ہوا۔

اس نکاح کے متعلق اخبارات ورسائل میں بکثرت مضامین لکھے گئے۔اس لحاظ سے یہ نکاح ایک معنی سے تقویم پارینہ ہو گیا تھا مگر اخبار الفضل قادیان نے اس کے متعلق ایک نوٹ شائع کر کے اس کو نئے سرے سے تازہ کر دیا اس پر اہل حدیث امرتسر کا خاموش رہنا کیونکر مناسب ہوتا جس کا قول ہے:

غالب! ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفاں کئے ہوئے

اخبار الفضل مورخہ ۳مئی ۱۹۴۲ء میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ کے والد مرزا احمد بیگ کی وفات کے بعد اس کے عزیز واقارب متوجہ الی اللہ ہو گئے۔خصوصاً مرزا سلطان محمد بیگ ناکح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکوحہ آسمانی بہت کچھ خائف ہوا۔ وغیرہ۔

کیونکہ پیش گوئی کا اصل مقصد مرزا احمد بیگ کے بے دین گھرانے کو خدا کی طرف متوجہ کرنا تھا اور بس، جو حاصل ہو گیا اس لئے نکاح بھی فسخ ہو گیا۔

اس پیش گوئی کے متعلق ہماری طرف سے متعدد تحریریں شائع شدہ ہیں یہاں تک کہ ایک مستقل رسالہ (نکاح مرزا) بہت مشہور ہوا ہے۔ مگر آج ہم ایک حدیث سے آسمانی نکاح کا فیصلہ سناتے ہیں پہلے قرآن مجید کا ارشاد سنئیے۔

فلا و ربّك لا يؤ منو ن حتّى يحكّمو ك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا فى انفسهم حر جاً مما قضييت ويسلّموا تسليماً

(النساء:٦٥)۔(اے پیغمبر! واللہ یہ کلمہ گو لوگ ہرگز مومن نہیں ہوں گے جب تک آپ کو اپنے تمام جھگڑوں میں منصف نہ ٹھیرائیں)

اس ارشاد خداوندی کے ماتحت ہم ایک حدیث پیش کرتے ہیں جو اس نزاع میں فیصلہ کن ہے۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس حدیث کو اس مخصوص امر میں پیش کیا ہوا ہے اس لئے ہم یہ حدیث مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> اس پیشگوئی (آسمانی نکاح) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔
>
> اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان (بصورت آسمانی نکاح) ہو گا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہو گی جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص۵۳ کا حاشیہ)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! یہ حدیث نبوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش کردہ ہے۔ اس کا مطلب آپ لوگوں کو سمجھ میں آ گیا ہو گا کہ مرزا صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا آسمانی نکاح کوئی معمولی نکاح نہیں بلکہ یہ نکاح ایسا عظیم الشان ہے جو مدینہ کے دربار رسالت میں رجسٹری ہو چکا ہے۔

اس کے دو جزء ہیں ۔ایک اصل نکاح کا وقوع ،دوسرے منکوحہ آسمانی سے اولاد پیدا ہونا ۔کیا تم لوگ بتا سکتے ہو کہ یہ دونوں واقعات جو حدیث میں مذکور ہیں ظہور پذیر ہو گئے ہیں ۔اگر ہوگئے ہیں تو وہ اولاد کہاں ہے؟ اور تاویل یا تحریف کرو تو غلط ہوگی ۔تھوڑے سے تغیر کے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ سن لو:

> گویا رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل محرفوں کو تنبیہہ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں اپنے وقت پر ضرور وقوع میں آنے والی ہیں پس جس مدعی میں یہ نشانات نہ ہوں وہ سچا مسیح موعود نہیں ۔

ناظرین کرام! کیا ہمارا یہ استنباط غلط ہے، یا نص صریح کے موافق ہے ۔اسکے باوجود اگر الفضل اور پیغام صلح وغیرہ کچھ ٹیڑھی ترچھی باتیں کہتے جائیں،تو ہم یہ کہنے میں مجبور ہونگے کہ انہیں حق پسندی سے مطلب نہیں بلکہ مرزا پرستی کے متعلق انکا عقیدہ ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ناظرین !کس قدر ظلم اور کجروی ہے کہ ایک شخص کو مہدی مسعود اور مسیح موعود مانتے ہیں،قرآن وحدیث کے صحیح معنی بتانے میں اس کو حکم وعدل کہتے ہیں،مگر جب وہ اپنے منصب کے ثبوت میں کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرتا ہے اور اسی دلیل سے اس کا منصب غلط ٹھہرتا ہے تو بھی اس کو نہیں چھوڑتے ۔

کوئی قادیانی یا لاہوری ممبر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے استشہاد کے ماتحت اس حدیث کا جواب دے۔ ہاں جس قسم کا جواب وہ دیتے ہیں ہم پہلے ہی بتا دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ناظرین کے حواس پر قبضہ کرنے کے لئے تمہید یوں اٹھایا کرتے ہیں:

> امرتسری ناکام دشمن ہمیشہ کٹ حجتیں کرتا ہے اور منہ کی کھاتا ہے اور اپنی جہالت کی پردہ دری کرتا ہے حضرت مسیح موعود کے نشانات جو بارش کی طرح برس رہے ہیں دیکھ کر انکار اور استہزاء کرتا جاتا ہے جماعت احمدیہ کی روز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

افزوں ترقی اس کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے وہ رات دن آہ و بکا کرتا ہے کوئی اس کی بات نہیں سنتا چنانچہ اس دفعہ بھی اس نے اہل حدیث میں ایک عظیم الشان سچی پیش گوئی (آسمانی نکاح والی) کے متعلق ہرزہ سرائی کی ہے جس کا جواب سلسلہ عالیہ کی طرف سے بارہا دیا گیا ہے۔ وغیرہ

ناظرین! یہ ہے ان لوگوں کا علم کلام یا ابلہ فریبی۔ ہم اجازت دیتے ہیں کہ ہمارے حق میں جو چاہو کہو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ مرزا صاحب قادیانی سے زیادہ درشت کلامی نہیں کر سکتے۔ وہ اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے یا ابن بغاء، او بدذات فرقہ مولویاں، وغیرہ الفاظ ان کے ورد زبان رہتے تھے۔

ہماری درخواست تو صرف یہ ہوگی کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس حدیث کو جو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کیا ہے، آخر اس کا کیا مطلب ہے۔

گالیاں دو یا بد کلامی کرو، ہم اس سے نہیں روکتے نہ گھبراتے ہیں، ہاں صحیح جواب کے خواستگار ہیں۔ ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ دونوں تینوں بلکہ چاروں (قادیانی لاہوری شیخی، تیماپوری) پارٹیوں سے اس کا جواب نہ ہو سکے گا۔ کیوں:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۲۰ ص ۴۔۶)

حکیم نورالدین اور ڈاکٹر بشارت احمد

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

اتباع مرزا قادیانی میں یہ دونوں صاحب بڑی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ حکیم نورالدین کو نورالدین اعظم لکھا جاتا ہے اور ڈاکٹر بشارت احمد کے حق میں مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ:

ایک معمولی انسان نہ تھے بلکہ اولیاء اللہ میں سے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور ۲۸۔اپریل ۱۹۴۳ء)

اس لئے ہم بھی ان کی فلسفیانہ تحقیقات دقیقہ کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ مسیح قادیان (مرزا غلام احمد قادیانی) کے اتباع سے انسانی دماغ کہاں تک ترقی کرسکتا ہے۔

حکیم نور الدین صاحب پرانی طب کے ماہر تھے اسلئے ان کا فلسفہ بھی پرانا تھا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جدید علم طب (ڈاکٹری) کے ماہر تھے، اس لئے ان کا فلسفہ تحقیقات بھی جدید تھا۔ جس طرح یونانی فلاسفر اور جرمن ڈاکٹر کسی مضمون میں باہم مختلف ہوں تو تعجب نہیں اسی طرح یہ دونوں صاحب کسی ایک مسئلہ کی تحقیق میں مختلف ہوں تو مقام تعجب نہیں۔

اب ہم بغیر طول کلامی کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک پیش گوئی کے متعلق ان دونوں صاحبوں کی فلسفیانہ تحقیقات باہم مختلف ہونے کے باوجود قابل قدر ہیں۔ ناظرین کو خوب یاد ہوگا کہ مرزا صاحب نے اپنی برادری کی ایک لڑکی کے والد کو پیغام نکاح دیا تھا۔ اس لڑکی کا نام محمدی بیگم اور اس کے والد کا نام احمد بیگ تھا جو ہوشیار پور (پنجاب) کا باشندہ تھا۔ آپ نے پیغام میں کہا تھا کہ اگر یہ لڑکی کنوار پن کی حالت میں میرے نکاح میں نہ آئی تو اسکا خاوند مر جائے گا اور وہ بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔

(کتاب شہادۃ القرآن۔ص ۸۰۔۸۱۔آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۷۶)

اس پیش گوئی کا انجام جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مئی ۱۹۰۸ میں فوت ہو گئے اور مسمات محترمہ آج (مئی ۱۹۴۳ء) تک اپنے خاوند کے گھر میں آباد ہے۔

جب یہ نکاح نہ ہوا تو مخالفوں کی طرف سے اس پیش گوئی پر سخت اعتراضات ہوئے۔ مگر ان ہر دو نامور فلاسفروں نے اس عقدہ لاینحل کو باتوں باتوں میں حل کر دیا جس طرح کسی شاعر نے جزء لایتجزی کی تقسیم کا مسئلہ (جس نے بڑے بڑے فلاسفروں اور متکلمین کو پریشان کر رکھا تھا) ایک لمحہ میں حل کر کے رکھ دیا جسکے متعلق اس شاعر کا ایک شعر یوں ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقسیم جزء لایتجزی کی ہو گئی
سہواً سخن جو ان کے ذہن سے نکل گیا

جس طرح شاعر نے نے یہ معرکہ آراء مسئلہ بڑی آسانی سے حل کر دیا اسی طرح ان دونوں فلاسفروں نے منکوحہ آسمانی کے مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں نہ آنے پر کئے گئے اعتراضات کو بڑی خوش اسلوبی سے حل کر دیا، ناظرین کی واقفیت کیلئے ہم دونوں صاحبوں کی علمی تحقیقات ذیل میں درج کرتے ہیں۔

حکیم نورالدین صاحب کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد اسکی ذات خاص نہیں بلکہ اس کی اولاد در اولاد در اولاد اخیر تک، اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب کی بھی خاص شخصیت مرادنہیں بلکہ اسکی اولاد دراولاد دراولاد اخیر تک، جب کبھی مرزا غلام احمد صاحب کے خاندان میں سے کسی لڑکے کا نکاح محمدی بیگم کی اولاد یا اولاد دراولاد سے کسی لڑکی کے ساتھ ہو گیا تو یہ پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نکاح سے مراد عرفی نکاح نہیں ہے بلکہ وہ تبلیغی کوششیں مراد ہیں جن کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ انگلستان میں انگریزوں کو امت محمدیہ میں داخل کرتی ہے ان دونوں خلاصوں کے ملحوظ رکھ کر ناظرین موصوفین کے اصل الفاظ ملاحظہ کریں۔

حکیم صاحب نے پہلے وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا، تم نے وہ کیا، حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا، اس کے بعد حکیم نورالدین صاحب لکھتے ہیں:

> اب میں تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاددلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اوراس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی؟ کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا (بنات ذوی الفروض ہیں بنات البنات ذوی الارحام ہیں پھر ایک حکم میں کہاں۔ ثناء اللہ) اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں؟ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا پھر یہی وجہ بیان کی والحمد لله رب العالمین ۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ۱۹۰۸ء ص ۲۷۹)

اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں :

آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسکا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ نکاح روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا ایک معمولی عورت سے نہیں ہوسکتا ۔ صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا، تو نہ ہو (کس کا ذہن، صاحب الہام کا یا آپ کا۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) آج واقعات حقیقت کو ظاہر کرر ہے ہیں۔ ہم ہر روز اسی دولہا کی بارات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کا تزوج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا ہمیں ایک گھوڑا ملے گا ، وہ نہ ملا۔ حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں ۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جسکا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جسکے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوّج و یولد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کس عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا یہاں بھی وہی غلطی لگی جو پہلے لگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی ۔(پیغام صلح لاہور ۲ جولائی ۱۹۲۳ء ص ۳۔۴)

ناظرین کرام! یہ ہے ان دونوں احمدی بزرگوں کا فلسفہ تحقیقات جس پر جماعت احمدیہ جتنا بھی ناز کرے بجا ہے۔ یہ فلسفہ کیسی عجیب وغریب علمی تحقیقات پر مبنی ہے جو ان دونوں نے پبلک کے سامنے پیش کی ہے اور کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ جماعت احمدیہ ان دونوں صاحبوں کے تبحر علمی پر فخر کرتی ہے۔ سچ ہے:

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی میری

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ مئی ۱۹۴۳ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۹ ص ۴۔۵)

معیار صداقت اور مامورین

اس عنوان سے ایک مضمون پیغام صلح لاہور میں نکلا ہے جو واقعی اس قابل ہے کہ اس پر توجہ کی جائے۔ اخبار پیغام صلح لاہور کے مضمون نگار نے اگر یہ مضمون سرسری طور پر نہیں بلکہ تحقیقی طور پر لکھا ہے، تو ہمیں بھی اسی کو مرکز بحث بنانا چاہیے کہ مامورین کی شناخت کن دلائل سے ہونی چاہیے۔ قابل مضمون نگار نے بڑی خوبی سے اظہار کیا ہے کہ:

> مرزا صاحب نے اپنی ماموریت اور ملہمیت کا ثبوت یہ دیا ہے کہ مخالفوں کو دلائل سے مغلوب کیا اور آسمانی نشانوں سے غالب آئے۔

واقعی بات یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ دونوں وصف تھے کہ اپنی ماموریت کے مخالفوں پر وہ غالب آئے ہیں اور آسمانی نشان دکھائے ہیں تو ہم خدالگتی کہیں گے آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین

لیکن اگر وہ دونوں باتوں میں ناکام ثابت ہوں تو میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ پیغام صلح کا مضمون نگار اور اس کا سٹاف اور اس کی ساری جماعت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چھوڑ کر خالص اسلام کی خدمت کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے دلائل قاہرہ کا نمونہ بصورت علم مناظرہ اور علم کلام ہم اپنی کتاب نا قابل مصنف مرزا میں دکھا چکے ہیں۔ باقی رہے ان کے آسمانی نشان، سوحسب بیان شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب تین نشان بہت مشہور ہیں جن کو انہوں نے خود ہی تین قوموں پر تقسیم کیا ہوا ہے۔

۱۔ نکاح آسمانی مسلمانوں کے لئے۔

۲۔ پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی ہندؤوں کے لئے۔

۳۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی عیسائیوں کے لئے۔

ان تینوں آسمانی نشانوں کا جو حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اتباع مرزا اگر صداقت اور دیانت کی روشنی میں ان نشانوں کو دیکھتے تو آج قادیانی تحریک کا خاتمہ ہوگیا ہوتا۔لیکن افسوس ہے کہ جس طرح ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، کھانے کے اور ہوتے ہیں اسی طرح مرزا صاحب کے اتباع میں بھی دو وصف ہیں جن کو ضد اور تعصب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ دو وصف ایسے ہیں کہ انسان کو ہدایت کی طرف آنے میں بڑی رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

ہم پہلے اس پیش گوئی کو لیتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے مسلمانوں کے حصہ میں دی ہے۔ وہ ہے ایک محترمہ خاتون کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ خاتون موصوفہ ابھی تک زندہ ہے، لیکن عرصہ ہوا مرزا صاحب چل بسے۔اس کے متعلق اتباع مرزا نے جس قدر بور کے لڈو اور ہوائی قلعے بنائے ہیں وہ ساری پبلک کو معلوم ہیں۔ان سب کا جواب ایک ہی ہے جو خود مرزا صاحب قادیانی نے بزبان رسالت محمد یہ ﷺ لکھا ہے ضمیمہ انجام آتھم میں آپ لکھتے ہیں کہ

> اس نکاح کی تصدیق رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمائی ہوئی ہے جہاں ارشاد ہے مسیح موعود شادی کرے گا، اس شادی سے میری یہی شادی مراد ہے جس کا انعقاد مرزا احمد بیگ کی بیٹی (محترمہ محمدی بیگم) سے مقدر ہے اور اس سے اولاد پیدا ہونے کا بھی ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

اس پیش گوئی کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ سب جانتے ہیں نہ مرزا صاحب کی شادی ہوئی (اس خاتون سے) اور نہ اولاد اس سے پیدا ہوئی جس پر یہ شعر صادق آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ کا انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

دوسری پیش گوئی عیسائیوں کے متعلق ہے یعنی ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کا ۱۵ ماہ میں (٦ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک) مر کر جہنم میں پڑ جانا۔ سو اس کی تفصیل گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہو چکی ہے۔

تیسری پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کے متعلق ہے جو ہندوؤں کی قسمت میں دی گئی ہے۔ خدا معلوم ہندو اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم نے اس کو بھی صریح بلکہ اصرح طور پر غلط پایا ہے جس کا مفصل ذکر ہمارے رسالہ: پنڈت لیکھ رام اور مرزا، میں درج ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۴٦ء مطابق ۷ ذی قعد ۱۳٦۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۰ص ۴۔۵)

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ سرگودھا

(محترم جناب مولانا اللہ وسایا نے احتساب قادیانیت کی جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے:

آج کل مباحثہ سرگودھا کے نام سے ایک رسالہ فیصل آباد کے اہل حدیث مکتبہ کا شائع کردہ گشت کر رہا ہے حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ قادیانیوں کا ایک مناظرہ سرگودھا میں ہوا۔ قادیانیوں نے اسے مباحثہ سرگودھا کے نام سے شائع کیا۔ اہل حدیث مکتبہ فیصل آباد نے اس قادیانی رسالہ کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام سے شائع کر دیا۔ برا ہو جہالت کا کہ یہ رسالہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نہیں بلکہ قادیانیوں کا مرتب کردہ ہے۔ اس میں حضرت مولانا مرحوم کے مباحثہ کے پرچہ جات کو مختصر اور قادیانی مناظر کے پرچہ جات کو وسیع کر کے شائع کیا ہے۔ بس حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام دیکھ کر مکتبہ والوں نے مکھی پر مکھی مار دی اور اسے حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام سے شائع کر دیا قطعاً یہ مولانا مرحوم کا رسالہ نہیں۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس مناظرے کی مختصر کیفیت اپنے قلم سے مرتب کر کے اہل حدیث امرتسر میں شائع فرمائی تھی، اور بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر نے اس مناظرے میں بعض دلائل بیان فرمائے تھے۔ میں ان دونوں بزرگوں کی نگارشات کو مباحثہ سرگودھا ہی کے نام سے ذیل میں نقل کر رہا ہوں۔ بہا)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجاب کی نو آبادیوں میں مثل لائل پور کے ایک شہر سرگودھا بھی ہے جہاں پر آجکل چند مرزائی اہل کا رجمع ہیں۔ سول سرجن مرزائی، انسپکٹر آبکاری مرزائی، ضلعدار نہر مرزائی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بعض وجوہ سے دیہاتی آبادی میں بھی بہت سے مرزائی ہو گئے ہیں۔

چند یوم ہوئے شیخ محمد شریف صاحب امرتسری ڈپٹی کلکٹر نہر وہاں تبدیل ہو کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہنچے تو شیخ صاحب ایک پرانی وضع کے محمدی مسلمان تھے ۔مرزائیوں نے ان کو بھی تبلیغ کرنی شروع کی،تو انہوں نے اون سے مباحثہ کی ٹھہرائی۔شرط شروط میں گفتگو ہوتے ہوتے قرار پایا کہ ۳ دسمبر (۱۹۱۶ء) کو مباحثہ ہوگا۔مباحثہ کے لئے بحکم: قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند۔،میرے پاس آدمی آیا اور باوجود میرے انکار کے جو اپنی ضروریات کی وجہ سے تھا مجھے جبراً لے گئے۔شرائط ایسی بے ڈھب تھیں کہ میں نے کبھی ان شرائط سے مباحثہ نہیں کیا تھا۔مثلاً

مسئلے دو ہوں گے:

ختم نبوت،اور نبوت مرزا۔

ہر مسئلہ پر صرف دو دو تحریریں ہوں گی۔

ہر تحریر ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ ہوگی۔

تحریریں بالکل الگ مکان میں ہوں گی جہاں تحریر کنندوں اور اون کے معاونوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا۔

پھر وہ ایک عام جلسہ میں سنائی جائیں گی۔

چنانچہ پہلے روز صبح ۸ بجے کے قریب میں پہنچا تو ۹ بجے تحریری مباحثہ شروع ہو گیا۔میں تو اکیلا تھا،فریق ثانی چارکس تھے۔یعنی مولوی میر اسحاق،مولوی فضل الدین ۔مولوی اسماعیل،حافظ روشن علی۔ یہ تو چار علماء تھے،انکے سوا اور بھی بہت سے لوگ ارد گرد کے دیہات سے اون کے ہم خیال آ گئے تھے۔

پہلے روز ختم نبوت پر بحث ہوئی میں نے آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی سے ثابت کیا کہ نبوت ختم ہے۔

منقولی بحث کے بعد معقولی طرز سے بھی سوال کیا کہ تم لوگ جو نبوت مرزا کو بواسطہ نبوت محمدیہ مانتے ہو یہ واسطہ فی الثبوت ہے یا فی العروض۔

انہوں نے جواب میں جو کہا اس کا خلاصہ یہ ہے

خاتم النبیین میں النبیین سے ..اور خاتم سے مراد ختم کرنے والا نہیں جو اخیر میں آئے بلکہ مصدق ہے۔پس معنی آیت کے یہ ہوئے کہ آنحضرت نبیوں کے مصدق ہیں جس کی نبوت پر آپ کی مہر تصدیق ہوگی وہ نبی ہوگا۔پس جو شخص کامل اتباع سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کا پیرو ہو، اتباع کے اثر سے نبی ہو جا گا۔

واسطہ کا جواب یہ دیا کہ واسطہ فی الثبوت ہے۔

تو جواب دیا گیا کہ اس آیت کی واضح تر تفسیر خود حدیث مذکور میں آ چکی ہے جس کو مرزا غلام احمد صاحب بھی ... پہلی تحریرات میں قرآن مجید کی آیت کی تفسیر کہتے ہیں۔ وہ حوالے لکھ دیئے۔

اور واسطہ کا جواب دیا کہ اگر واسطہ فی الثبوت ہے، تو واسطہ فی الثبوت میں حرکت ایک ہی نوع کی بلکہ ایک ہی ہوتی ہے، جس سے واسطہ اور ذی واسطہ دونوں متصف ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھ اور کنجی کی حرکت۔

پس اگر مرزا صاحب بواسطہ نبوت محمدیہ بھی ہیں تو نبوت محمدیہ شریعت مستقلہ کی نبوت ہے۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب کے صاحب شریعت مستقلہ ہونے میں کیا شبہ رہا۔ ساتھ ہی اس کے نبوت محمدیہ میں یہ بھی داخل ہے

لا نورث ما ترکنا صدقة (بخاری)۔

(یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا)

پھر آج کل مدعیان نبوت کے خلف کیوں ان کی جائدادوں کے وارث ہوتے ہیں اس کا جواب انہوں نے کچھ نہیں دیا۔

البتہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن عربی کا ایک قول متعلق عدم ختم نبوت نقل کیا اور ایک روایت ابن ماجہ سے نقل کی جس کے الفاظ یہ ہیں:

لو عاش ابراھیم کان نبیاً

(یعنی اگر ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ زندہ رہتے تو نبی ہوتے)۔

میں نے کہا شیخ ابن عربی مرحوم کی عبارت اصل کتاب میں دکھاؤ جسے وہ نہ دکھا سکے۔ سنن ابن ماجہ کی روایت پر جلسہ عام میں گفتگو کرنے کی بابت ہر چند کہا گیا مگر انہوں نے نہ مانا کیونکہ ابن ماجہ میں جہاں یہ روایت درج ہے اوسی کے نیچے لکھا ہے کہ اس کا راوی ابراہیم عبسی ...متروک ہے یعنی یہ روایت قابل قبول نہیں۔

کتابوں کا حوالہ دیتے تھے مگر کتاب نہ دکھاتے تھے۔ بلکہ یہی کہتے تھے کہ ہم جو اردو رسالہ پیش کرتے ہیں اوسی کو دیکھئے۔ حالانکہ اوس رسالہ میں اصل عبارت بھی غلط تھی، جس کی غلطی کو وہ بھی مان گئے مگر نقل بلاعقل وہی کردی۔ جس پر میں نے اون کو توجہ دلائی کہ آپ لوگوں کی علمیت اور سمجھ کی میں داد دیتا ہوں کہ آپ لوگوں نے خود غرضی میں پھنس کر اتنا بھی نہ سمجھا کہ یہ عبارت غلط ہے یا صحیح، واقعی کمال کی بات ہے

آخر اس تقاضا سے تنگ آ کر رات کو جب پرچے سنانے لگے، تو اعلان کیا کہ ہم اصل کتاب میں قادیان سے منگا کر دکھا سکتے ہیں۔ ہم کو دو روز کی مہلت ملے اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب دو روز یہاں ٹھہریں۔ اگر دو روز میں ہم نہ دکھا دیں تو سو روپیہ تاوان دیں گے۔

شیخ محمد شریف نے اٹھ کر اعلان کر دیا کہ میں نے مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے دو روز تک ٹھہرنے کا وعدہ لے لیا ہے پس آپ کتاب دکھانے کا انتظام کریں۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا دوسرے ہی روز انہوں نے اپنی عاجزی کا اقرار کر کے رجوع کیا۔ نہ حوالہ دکھایا، نہ تاوان دیا۔ (چیلنج: جن کتابوں کا مرزائیوں نے حوالہ دیا تھا صرف اونہی پر بحث کرنے کے لئے ہم تیار ہیں۔ امرتسر میں بڑے دنوں کی تعطیلوں میں آجاویں۔ شیخ محمد شریف صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکان میں تقریری مناظرہ کی اجازت دیں۔ دس دس منٹ ہر فریق تقریر کر سکے گا۔ اگر ہم نے ثابت کر دیا کہ ان حوالوں سے قادیانی موقف ثابت نہیں ہوسکتا تو تاوان جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرگودھا میں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ بصورت انعام ہم لے لیں گے۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

ناظرین اس وعدہ خلافی پر حیران نہ ہوں، قادیانی وعدوں کی بابت عرب کا مشہور شاعر متنبّی چوتھی صدی میں پہلے ہی عذر کر چکا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

(یعنی محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو وہ اس کی وعدہ وفائی ہے کیونکہ اوس کے وعدے کے اندر یہ حصہ بھی داخل ہے کہ وہ وعدہ کو پورا نہ کرے گی)

۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں بھی دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی پیش گوئیوں کو غلط ثابت کروں، تو فی پیشگوئی ایک سو روپیہ مع خرچہ آمدورفت مجھے دیں گے۔ اون کو خیال (بلکہ شائد الہام) تھا کہ میرا دارالخلافہ بڑا محفوظ ہے۔ کسی بیرونی دشمن کا داخلہ محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مگر میں بلائے بے درمان کی طرح جب جا پہنچا، تو فرمان شاہی آیا کہ ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء کے ساتھ مباحثہ نہیں کریں گے جس پر اہل ذوق کے منہ سے نکلا

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

نہ انعام، نہ اکرام، نہ کرایہ، نہ دعوت، چلو چلتے بنو۔ اس لئے قادیانی انعاموں اور تاوانوں کی ادائیگی اسی طرح ہوتی ہے۔ لودہانہ کا انعامی مباحثہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ تھا کہ بڑا ہوشیار صیاد خود دام میں پھنس گیا۔

خیر دوسرے روز (سرگودھا میں) مرزائی نبوت پر بحث تھی۔ صبح نو بجے ہم منتظر تھے کہ وہ آتے ہیں۔

انگلیاں سر واٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

عین وقت پر ایک لمبی چوڑی چٹھی آئی کہ رات یہ ہوا، وہ ہوا، اس لئے ہم وہاں آ کر مباحثہ نہ کریں گے۔ بلکہ آپ کو منظور رہو، تو یہاں ہمارے مکان پر آ جاؤ (بوقت مباحثہ ملک کرم الٰہی ضلع دار نہر سرگروہ فریق ثانی نے صاف الفاظ میں مجھے کہا کہ آج مباحثہ کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا ارادہ نہ تھا۔ بالکل سچ کہا) یہاں تجویز ہوئی کہ خط کا جواب اور جواب الجواب آنے جانے میں ناحق وقت ضائع ہوگا چلئے ہم وہاں ہی چلیں۔ چنانچہ وہاں جا پہنچے ۔انہوں نے جب دیکھا تو اہل خیبر کی طرح حواس باختہ ہوکر کہنے لگے (مولوی صاحب آگئے) جگہ تیار نہ تھی آخر کار مسجد میں بیٹھ گئے۔

لطیفہ یہ ہو کہ ہم تو مکان پر بھی پہنچ گئے، مگر پھر بھی انہوں نے شیخ محمد شریف صاحب کو دروازہ مسجد پر روک لیا کہ ہمارے خط کا جواب تحریری عنایت کریں۔وہ ہرچند کہتے رہے کہ خط کا جواب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ ہم نے تعمیل کردی، مگر مرزائی بضد ہوئے کہ جواب لیں گے۔ شیخ صاحب چونکہ ارادہ کر چکے تھے کہ حدیبیہ کی طرح جو شرط بھی پیش کریں گے ہم مان لیں گے، اس لئے شیخ صاحب نے دوحرفی جواب لکھ دیا کہ ہم آگئے ہیں۔

اس روز پہلا پرچہ اون کا اور پچھلا ہمارا تھا۔ پہلا پرچہ ان کی طرف سے ہم کو ساڑھے گیار بجے دن کے ملا۔ جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی چھوٹی عمر سے سچے تھے مفتری نہ تھے، یہ تھے وہ تھے۔ گواہ ان سب باتوں کے مولوی محمد حسین بٹالوی۔

چونکہ ان کو خیال تھا کہ مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحدیانہ پیش گوئیاں پیش ہونگی اس لئے انہوں نے پیش بندی کرنے کو یہ بھی لکھا کہ پیش گوئیوں پر اعتراض کرنے سے پہلے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ نبیوں کی تمام پیش گوئیاں سچی ہوتی ہیں۔ قرآن شریف بعض پیش گوئیوں کے سچا ہونا ضروری کہتا ہے سب کا نہیں۔

(معاذ اللہ استغفر اللہ)

میں نے اس کے جواب میں جو پرچہ لکھا اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ علم مناظرہ کے قاعدے کے مطابق سائل کو تین قسم کے حقوق حاصل ہیں۔ منجملہ معارضہ بھی ہے۔ اسلئے میں معارضہ کے طور پر مرزا صاحب کی تحدیانہ پیش گوئیوں میں سے چند پیش کرتا ہوں۔ مدعی کا فرض ہے کہ اس معارضہ کا جواب دے۔

پہلی پیش گوئی آسمانی منکوحہ کی بابت،

دوسری ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی موت کی بابت،

تیسری خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) سے فیصلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی مسیح موعود کے کاموں کی بابت۔

یہ بھی لکھا کہ قرآن شریف خدائی وعدوں کی بابت صاف لفظوں میں فرماتا ہے

فلا تحسبنّ اللّٰہ مخلف وعدہ رسلہ (ابراہیم:۴۷)

(خدا جو اپنے رسولوں سے وعدہ کرے، اوس کو وہ کبھی خلاف نہیں کرتا)۔

اور آیات بھی اسی قسم کی لکھیں۔ بلکہ اخیر پرچہ میں مرزائیوں کو چیلنج دیا کہ وہ کسی نبی کی کوئی پیش گوئی جھوٹی ثابت کریں، تو فی پیش گوئی ایک سو روپیہ انعام لیتے جاویں۔ اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ایسے نبی کو بھی ہم چھوڑ دیں گے۔ اس کے مقابلہ پر مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کی تکذیب ہم سے سنیں اور فی پیش گوئی ایک روپیہ انعام دیں۔ دیکھئے اس مقابلہ کے لئے قادیانی مشن کب تیار ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سارے مباحثہ سے جو ہم نے سمجھا اور بعد ملاحظہ ناظرین سمجھیں گے یہ ہے کہ ہم میں اور مرزائی مذہب میں اصولی اختلاف بہت کم اور مختصر ہے، اس لئے جہاں کہیں گفتگو ہو اوسی کو پہلے حل کر لینا چاہیے۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالی اپنے جملہ اقوال اور اخبار میں سچا ہے یا معاذ اللہ بعض میں سچا اور بعض میں جھوٹا اور وعدہ خلاف ہے۔

اگر سچا ہے اور جیسا کہ قرآن مجید شہادت دیتا ہے

انّ اللّٰہ لا یخلف المیعاد (آل عمران:۹)

وغیرہ تو ہم سچے اور ہماری فتح متحقق۔ اور اگر وہ بعض خبروں یا وعدوں میں وعدہ خلاف ہے، تو مرزائی مذہب سچا ہے۔

ہاں اس پر یہ شبہ باقی رہا کہ جھوٹے خدا کا مذہب کیوں کر سچا ہوسکتا ہے۔ سو یہ دوسری بات ہے۔

یہ ہے وہ اصولی مرکز جس پر دونوں مذہبوں کو پہلے گفتگو کر کے فیصلہ کر لینا چاہیے۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

فریقین کا معاہدہ ہے کہ مباحثہ چھپے گا اس لئے ناظرین مکمل مباحثہ دیکھنے کا انتظار کریں اور اگر زیادہ دیر میں ان کو کسی طرح کی بیتابی ہو تو شیخ محمد شریف صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈپٹی کلکٹر نہر سرگودھا سے بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۹۔ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۶ جلد ۱۴ ص ۱۔۲)

مباحثہ سرگودھا مسئلہ ختم نبوت پر

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء میں بمقام سرگودھا مولانا ثناء اللہ امرتسری اور میر محمد اسحاق احمدی کے درمیان ختم نبوت کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا تھا۔ احمدیوں کے رسالہ تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۱ء میں یہ مباحثہ درج کیا گیا تھا۔ محمدی مناظر کی دلیل کا جو جواب احمدی مناظر نے دیا ہے۔اس کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

محمدی مناظر کی دلیل

جناب شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا تھا کہ

قرآن کریم کی آیت مشہور ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ اس آیت کی صحیح تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہے

قال رسول اللہ لعلیّ انت منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبی بعدی متفق علیه۔(مشکوۃ باب مناقب علیؓ)

یعنی رسول خدا ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا تو میرے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کو حضرت موسی کے ساتھ تھی۔اتنا کہنے سے شک پیدا ہوتا تھا کہ ہارون چونکہ نبی تھے شاید حضرت علی بھی نبی ہوں تو یہ شک رفع کرنے کو فرمایا الا انه لا نبی بعدی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔اس مضمون کی احادیث بکثرت ہیں۔

(تشحیذ الاذہان۔اگست ۱۹۲۱ء ص ۲)

جواب از احمدی مناظر

میر محمد اسحاق احمدی نے جواب دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب نمبر۱۔ یہاں پر ایک لفظ خاتم ہے دوسرا النبیین ۔ خاتم کے متعلق یہ عرض ہے کہ خاتم کے معنی روکنے والے یا بند کرنے والے کے نہیں ہیں، بلکہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔اور مہر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مضمون خط یا کتاب کی تصدیق ہو جائے کہ یہ خط یا مضمون یا کتاب غیر مستند نہیں بلکہ صاحب مہر اس کی تصدیق کرتا ہے ۔ پس ان معنوں کی رو سے آنحضرت ﷺ نبیوں کے خاتم ہیں۔اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی ہے.

جواب الجواب نمبر۱

سورۃ الاحزاب میں ہے

ما کان محمّد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النّبیین ۔ و کان اللّٰه بکل شیء علیماً

(کہ نہیں محمد ﷺ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اور لیکن خدا کا پیغمبر ہے اور ختم کرنے والہ تمام نبیوں کا اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا)

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد آپ کا آخرالنبیین ہونا ہے۔یعنی یہ کہ آپ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ۔ گویا نبوت کا ملنا اب بند ہوگیا۔ ہمارے اس دعوی پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں

دلیل نمبر۱

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۹۱ ،اور خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۱۳، فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۳ ،قسطلانی جلد ۵ صفحہ ۴۲۱ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حد ثنی محمد بن بشا ر حد ثنا جعفر بن محمد حد ثنا شعبة عن فرا ت القناز قا ل سمعت ا با حاز م قا ل قا عدت ا با هريرة خمس سنين فسمعت يحد ث عن النبی ﷺ قا ل كانت بنو اسرا ئيل تسو سهم ا لا نبياء كلما هلك نبی خلف نبی و انه لا نبی بعدی و سيكو ن خلفاء فيكثرو ن قا لوا فما تؤ مرنا قا ل فوا بيعة ا لا ول فا لاول اعطو هم حقهم فا ن الله سائلهم عما استر عا هم

دیکھئے اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی مرتا تھا تو اس کے بعد دوسرا نبی مبعوث کیا جاتا تھا۔ مگر امت محمدیہ میں ایسا نہیں ہوگا کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت ملے۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔ حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں جو نبی ہوئے ہیں وہ تورات پر ہی عمل کرتے تھے یعنی غیر تشریعی نبی تھے پس الفاظ و انه لا نبی بعدی نے صاف بتا دیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو غیر تشریعی نبوت بھی نہ ملے گی

دلیل نمبر۲

سنن ترمذی مطبوعہ ۱۳۱۰ھ مطبع او دھ اخبار لکھنو صفحہ ۲۷۶، اور جا ئزة الشعوذی جلد۲ صفحہ ۱۳۴

عن انس بن ما لك قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ ان الرسا لة و النبوة قد انقطعت فلا رسو ل بعدی و لا نبی بعدی قا ل فشق ذا لك علی النا س فقا ل المبشرا ت فقا لوا يا رسو ل الله و ما لمبشرا ت قا ل رؤيا المسلم و هی جزء من اجزا ء النبوة ۔

کہ انس بن مالک روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا اور لیکن مبشرات باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے؟ فرمایا خواب مسلمانوں کا اور یہ ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکروں میں سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس روایت سے تین باتیں معلوم ہوئیں ۔
اول کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو رسالت و نبوت نہ ملے گی ۔
۲ ۔ صرف مبشرات باقی ہیں ۔
۳ ۔ مبشرات خواب مسلمانوں کا ہے ۔
۴ ۔ خواب مسلم کا یعنی مبشرات ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکروں میں سے ۔
اس کے علاوہ سنن ترمذی کے صفحہ ۲۷۷ اور جائزۃ الشھوذی جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ پر جو روایتیں حضرت ابی رزین العقیلی اور حضرت عبادۃؓ بن صامت سے آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا خواب یعنی مبشرات نبوت کے چھیالیس ٹکروں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

دلیل نمبر ۳

سنن ترمذی صفحہ ۲۶۹، سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔۲۳۴، جائزۃ الشھوذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳، دلائل النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۶، ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۸۹، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۵۱، لمعات جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۲۹ ترجمہ ابوداؤد پارہ ۲۶ صفحہ ۱۰۷۱۔۱۰۷۲ ۔ کنزالعمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۳

عن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ اذا وضع السیف فی امتی لم ترفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ثوبان سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں ۔نہیں اٹھائے جائے گی تلوار وقتل اس سے قیامت تک ۔اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گئی ایک قبیلے میری امت سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیں ہوں گے سب یہی کہیں گے کہ ہم خدا کے رسول ہیں، حالانکہ میں خاتم النبین ہوں اور نہیں کوئی نبی میرے بعد۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خاتم النبین سے مراد لا نبی بعدی ہے۔ پس قادیانی مناظر کی تاویل باطل ٹھہری۔

نیز امت محمدیہ میں کتنے اشخاص نبوت و رسالت کے مدعی ہوں گے۔ نیز آنحضرت ﷺ ان سب مدعیان کو جھوٹا کہتے ہیں۔ چونکہ ان مدعیان نبوت میں سے بعض نے نبوت تشریعی اور بعض نے نبوت غیر تشریعی کا دعوی کیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے مدعیان نبوت کو جھوٹا کہا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ الفاظ لا نبی بعدی میں ہر دو طرح نبوت کے اجراء کی نفی کی ہے۔

نیز اگر ہم الفاظ لا نبی بعدی سے نبوت تشریعی کی نفی اور نبوت غیر تشریعی کا اجراء مراد لیں تو الفاظ کلهم یز عم انه نبی الله کے کیا معنی ہوں گے؟

کیا اس کے یہ معنی ہوں کہ وہ تیس کذاب نبوت تشریعی کے مدعی ہوں گے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔

دلیل نمبر ۴

سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۷، رفع العجاجۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ۳۳۴۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۳

عن ابی اما مة البا هلی قا ل خطبنا رسو ل الله ﷺ و کا ن اکثر خطبته حد یثا حد ثنا ہ عن الد جا ل و حذ ر ناه فکا ن من قو له ان قا ل انه لم تکن فتنة فی ا لا ر ض منذ ذر الله ذریة آ دم اعظم من فتنة الد جا ل و ان الله لم یبعث نبیاً ا لا حذر امته الد جا ل و انا آ خر ا لا نبیاء و انتم آ خر ا لا مم ۔

کہ ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آپ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال کے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا اس سے تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہوا اور اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ آخرالانبیاء ہیں اور امت محمد یہ آخرالامم ہے۔ پس منشی قاسم علی مرزائی مبلغ کی تحریر مندرجہ حاشیہ سراسر غلط ثابت ہوئی اس لئے کہ رسول خدا ﷺ نے خود خاتم النبیین کے معنی لا نبی بعدی اور انا آخر الانبیاء کہہ کر یہ بتا دیئے کہ آپ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے (منشی قاسم علی لکھتا ہے ۔ جو اکثر مسلمان اپنی کج فہمی سے خاتم النبیین کے معنی یہ بتا کر کہ آپ تمام نبیوں کے آخری نبی ہیں کہہ یا کرتے ہیں کہ آپ کے بعد خدا کوئی نبی مبعوث نہیں کرے، ان کا یہ قول کفار بنی اسرائیل کے قول لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کا مترادف ہے اور اس سے حضور پرنور اعلیٰ وارفع شان کو بے حد گھٹا کر منقصت شان نبوی قولاً کرتے ہیں کیونکہ آخری نبی ہونا اور انعام و رحمت الٰہی کا خاتمہ کر کے خیر الامۃ کو ہمیشہ کے لئے اس انعام سے محروم کر دینا فی نفسہ موجب فضیلت و باعث شرف و بزرگی نہیں۔ النبوۃ فی خیر الامۃ ٹائٹل پیج۔ ب)

دلیل نمبر ۵

ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۱۔ لمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۵، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۳، خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے دیا گیا۔ میں کلمے جامع اور فتح دیا گیا دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کیساتھ، اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمت، اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت (روایت کی یہ مسلم نے)

دلیل نمبر ۶

ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ باب فضائل سید المرسلین و فصل اول صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۵۸، لمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۲، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۱

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے، کہا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثل میری اور مثل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کی جیسے ایک محل کی ہے کہ اچھی بنائی گئی اس کی دیوار اس کے مگر چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر کہا پھرنے لگے اس کے دیکھنے والے تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے مگر ایک اینٹ کی جگہ سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار اور ختم کئے رسول میرے ساتھ۔

ایک اور روایت میں ہے:

پس میں ہوں مثال اس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنے والہ نبیوں کا۔

(روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے)۔

دلیل نمبر ۷

ابن جریر طبری کی تفسیر ابن جریر کی جلد ۲۲ کے صفحہ ۱۱ میں ہے

خا تم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیها فلا تفتح لا حد بعده۔

عن قتاده و خا تم النبیین ای آ خر هم۔

و قرأ ذا لك فیما یذ کر الحسن و العا صم خا تم النبیین بفتح التاء بمعنی انه آ خر النبیین۔

سیوطی تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ میں لکھتے ہیں:

ا خر ج عبد بن حمید عن الحسن قا ل ختم النبیین بمحمد ﷺ و کا ن آ خر من بعث۔

اخر ج عبد الرزاق و عبد حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم عن قتاده فی قو له و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین قا ل آخر نبی

لسان العرب جلد ۱۵ صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے:

و خا تم النبین ای آ خر هم

زمخشری کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵، مدارک التنزیل جلد ۳ صفحہ ۴۷۰، جامع الیان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۳۶۴، ابی السعود جلد ۷ صفحہ ۴۴۹ ۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۴، ۵۶۴، شرح شفا جلد ۱ صفحہ ۴۹۴، زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۷، ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۶ صفحہ ۲۱ لمعات جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ پر:

خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہی لئے گئے ہیں۔

ان سات دلائل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی شخص کو نبوت نہ ملے گی نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۴ ص ۷۔۹)

(یہ مضمون گذشتہ پرچے میں شروع ہو کر مخالف کی ایک دلیل کا ذکر مع جواب درج ہوا مباحثہ سرگودھا میں مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان نے ختم نبوت پر آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی پیش کی تھی جس کے جواب میں فریق قادیانی کی پہلی دلیل کا جواب سابقہ پرچہ میں آچکا ہے آج دوسری دلیل کا مع جواب ذکر ہے۔ حبیب اللہ)

جواب نمبر ۲۔ از جانب قادیانی:

جس طرح لا نبی بعدی رسول کریم کا قول ہے اسی طرح رسول کریم ﷺ کا یہ قول بھی بخاری شریف میں ہے

اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده و اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده ۔

اب اگر یہاں ذات کی نفی ہو تو یہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیوں کہ موجودہ قیصر کے بعد بھی اس قیصر کا بیٹا قیصر ہوا۔ اس لئے لا قیصر کے یہ معنی ہوئے کہ قیصر کا بیٹا پہلے جیسا قیصر نہ ہوگا۔ اسی طرح لا نبی بعدی کے یہ معنی ہوئے کہ میرے جیسا یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا۔

(تشحیذ الاذہان۔ ص ۱۴۔۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب نمبر۲ کی تردید از جانب محمدی

بخاری جلد۱ صفحہ۵۱۱، مسلم جلد۲ صفحہ ۳۹۶ پر ہے

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ھلك کسری فلا کسری بعدہ و اذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہ و الذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ۔

کہ ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جو کسری ہے جب وہ مرے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور اب جو قیصر ہے جب وہ مرے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

فتح الباری جز۱۴ صفحہ۳۴۷، عمدۃ القاری جلد۵ صفحہ۵۶۳، نووی شرح مسلم جلد۲ صفحہ۳۹۶، خاتمہ مجمع البحار صفحہ ۴۸۷ اور الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح جلد۴ صفحہ۱۳۷۔۱۳۸ پر مندرجہ حدیث کے الفاظ اذا ھلك کسری فلا کسری بعدہ و اذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہ کی شرح میں لکھا ہے:

و ان المراد لا یبقی کسری بالعراق و لا قیصر بالشام و ھذا منقول عن الشافعی قال و سبب الحدیث ان قریشا کانوا یأتون الشام و العراق تجاراً فلما اسلموا خافوا انقطاع سفرھم الیھا لدخولھم فی الاسلام فقال النبی ﷺ ذالك تطیباً لقلوبھم و تبشیرا لھم بان ملکھما سینزل عن الاقلیمین المذکورین

کہ مراد اس سے یہ ہے کہ نہ ہوگا کوئی کسری عراق میں نہ کوئی قیصر شام میں اور یہ منقول ہے شافعی سے کہ سبب اس روایت کا یہ ہے کہ قریش شام وعراق کی طرف تجارت کے سفر کرتے تھے پس جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کو خوف ہوا کہ ان کے اسلام لانے سے ان کے سفر شام و عراق کی طرف ٹوٹ نہ جائیں۔ پس آپ ﷺ نے یہ بات ان کی تشفی قلوب کے لئے کہی اور ان کو خوش خبری دی ک کسری اور قیصر کی حکومتیں عراق اور شام سے اٹھ جائیں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب اس تشریح کے ہوتے ہوئے مرزائی صاحبان مندرجہ روایت سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۵ ص ۵)

جواب نمبر۳ منجانب قادیانی

خاتم النبیین کے معنی اور لا نبی بعدی کے معنی اگر یہ کئے جائیں کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو یہ قرآن مجید اور احادیث کے اور مقامات کے بالکل خلاف اور معارض ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت اور حدیث کے یہ معنی نہیں بلکہ وہ معنی ہیں جو قرآن مجید اور نصوص کے مطابق ہو اور وہ نصوص یہ ہیں

قرآن فرماتا ہے

یا بنی آدم اما یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔

یہ آیت نبی ﷺ پر اتری۔ اس زمانہ اور مابعد کے لوگ مخاطب ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی رسول کا آنا ناممکن نہیں ورنہ یہ فقرہ معاذ اللہ فضول تھا۔

اور اسی طرح دوسرے مقام میں فرمایا

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً و من الناس۔

یصطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال پر حاوی ہے یعنی اللہ چنتا ہے اور چنے گا لوگوں میں سے رسول۔ یعنی یہ سنت مستمرہ ہے۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کے بعد رسول آ سکتا ہے ورنہ یہ کیوں فرمایا کہ اللہ چنتا ہے اور چنے گا لوگوں میں سے رسول۔

جواب نمبر۳ کی تردید از جانب محمدی

قرآن کی سورت الاعراف، رکوع ۱۱ میں ہے

یا بنی آدم اما یأتینّکم رسل منکم یقصّون علیکم آیاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فمن اتّقی و اصلح فلا خو ف علیھم و لا ھم یحز نو ن

اے آدم کے بیٹو اگر آئیں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے بیان کریں او پر تمہارے نشانیاں میری۔ پس جو کوئی پر ہیز گاری کرے اور نیکی کرے۔ پس نہیں ڈر او پر ان کے اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔

میں کہتا ہوں احمدی مناظر کا مذہب تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوسکتا (ص ۱۴) یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے۔ یاد رہے کہ احمدیوں کے اس عقیدے کے چار جزو ہیں۔

اول یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا۔

۲۔ اس نبی کا امت محمدیہ میں سے ہونا۔

۳۔ اس نبی کا غیر تشریعی ہونا۔

۴۔ امت محمدیہ میں سے کسی شخص کا فنافی الرسول ہوکر اس نبوت غیر تشریعی کو پانا۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ اس آیت کے کن الفاظ سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد امت محمدیہ میں سے فنافی الرسول مسلمان کو غیر تشریعی نبوت ملے گی۔

یاد رہے کہ اگر اس آیت سے آنحضرت ﷺ کے بعد اجراء نبوت پر استدلال کیا جائے تو صرف غیر تشریعی نبوت کے اجراء پر کیوں دلیل پیش کی جاتی ہے۔ اہل سنت کا مخالف اسی آیت کو تشریعی نبوت کے اجراء پر بھی پیش کرسکتا ہے کیونکہ اس آیت میں جو لفظ رسل آیا ہے

یہ لفظ قرآن میں تشریعی اور غیر تشریعی نبیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اہل بہا یعنی مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت و رسالت کے پیرؤوں کی مشہور کتاب الفرائد کے صفحہ ۳۱۴ پر ابو الفضل محمد بن محمد رضا الجرقانی (بہائی عالم) لکھتا ہے

وکذا لک در سورۃ اعراف فرمودہ است یا بنی آدم اما یا تینکم رسل منکم ایں آیت مبارکہ در غایت صراحت است کہ اخبار از مستقل است زیرا کہ لفظ یا تینکم بابون تاکید مؤکد داشتہ و یا تینکم فرمودہ است یعنی البتہ خواہند آمد بر شما رسولانی از جنس شما و آیات غرا بر شما تلاوت وقرئت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواہند نمود پس ہر کہ پرہیزگار شود ونکوکار باشد خوفے وحزنے براو دارد نیاید

فرقہ مرزائیہ سے پہلے اہل بہاء نے اس آیت سے آنخضرت ﷺ کے بعد نبوت کے اجراء پر استدلال کیا تھا اب احمدیوں نے بھی اس استدلال کو اہل بہاء سے لیا ہے جب کہ آیت خاتم النبیین سے آنخضرت ﷺ کا آخرالانبیاء ہونا اور آپ کے بعد کسی نبوت تشریعی یا غیر تشریعی کا نہ ملنا بخوبی طور پر ثابت کیا گیا ہے تو اس آیت سے آنخضرت ﷺ کے بعد امت محمد یہ سے غیر تشریعی نبی کے آنے پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۲۲ء۔۲۹ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ص ۷۔۸)

جواب نمبر ۴۔از احمدی

میر محمد اسحاق نے عدم ختم نبوت پر دلیل دیتے ہوئے کہا کہ

علاوہ ازیں نبوت خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی آیت اور حدیث سے بند نہیں کیونکہ یہ آیت ۵ ہجری میں نازل ہوئی اور ادھر ۹ ھ میں رسول کریم ﷺ کے گھر ابراہیم صاحبزادہ پیدا ہوا اور وہ ستر روز کے بعد فوت ہوا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا

لو عاش ابراهيم لكان صديقاً نبياً۔(ابن ماجہ ج ا)(یعنی میرے بیٹے ابراہیم کے نبی ہونے میں صرف اس کی موت روک بنی ورنہ اگر رہتا تو ضرور نبی ہو جاتا)۔

صاحبان اگر آیت خاتم النبیین نبوت کی روک ہو تو رسول کریم ﷺ یہ کیوں فرماتے کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ بلکہ جب آیت خاتم النبیین اتر چکی تھی تو پھر اگر ابراہیم زندہ رہتے تب بھی نبی نہ بن سکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ اگر خاتم النبیین سے نبوت بند سمجھتے تو یوں فرماتے

لو عاش ابراهيم لما كان نبياً

کیونکہ نبوت بند ہے اور آیت ختم النبیین اتر چکی ہے اس لئے یہ لڑکا زندہ بھی رہتا تب بھی نبی نہ ہوتا۔

لیکن رسول کریم ﷺ نے برخلاف اس کے یہ فرمایا کہ اس کی موت ہی اس کے نبی ہونے میں روک ہوئی۔ ورنہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روک نہیں۔غرض یہ حدیث آپ کے بعد نبی آسکنے کی بڑی زبردست دلیل ہے۔(تشحیذ الاذہان۔اگست)

جواب الجواب از محمدی

حد ثنا عبد القدوس بن محمد ثنا دا ئود بن شبیب البا هلی ثنا ابرا هیم بن عثما ن ثنا الحکم بن عتیبه عن مقسم عن ابن عباس قا ل لما ما ت ابرا هیم بن رسو ل الله ﷺ صلی علیه رسو ل الله و و قا ل ان له مر ضعاً فی الجنة و لو عا ش لکا ن صدیقاً نبیاً و لو عا ش لعتقت اخوا له القبط و ما استرقّ قبطی۔

(ترجمہ۔جب ابراہیم فوت ہوگئے تو آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا جنت میں ان کو دودھ پلایا جاتا ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق اور نبی ہوتے اور اگر یہ زندہ رہتا تو ان کے ننہال کے لوگ قبطی آزاد کئے جاتے اور کوئی قبطی غلامی میں نہ لیا جاتا۔(رفع العجاجۃ۔ج ا۔ص ۵۱۰)

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت غیر معتبر ہے کیونکہ اس روایت کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ ہے جو ثقہ نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل کتابوں میں لکھا ہے

رفع العجاجۃ جلد ا صفحہ ۵۱۰ پر لکھا ہے

اس حدیث کی صحت میں محدثین کو کلام ہے اس کی اسناد میں جو ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان قاضی واسط کا وہ منکر الحدیث ہے

میزان الاعتدال میں ذہبی نے لکھا ہے کاذب کہا ہے اس کو شعبہ نے ۔روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ابن معین سے کہ نہیں ہے ابراہیم ثقہ اور کہا احمد نے کہ ضعیف ہے اور بخاری نے کہ سکوت کیا ہے نقادین رجال نے اس سے اور کہا نسائی نے کہ متروک الحدیث ہے۔دیکھو کتاب امداد السنۃ۔طبع مطلع نور۔کان پور صفحہ ۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمدہ القاری شرح صحیح بخاری میں عینی لکھتے ہیں

اور ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبہ کا ہے کاذب کہا ہے اس کو شعبہ نے اور ضعیف کہا اس کو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی وغیرہ نے۔ دیکھو امداد السنۃ صفحہ ۳۴

تہذیب الکمال مصنفہ ابی حجاج المزی میں لکھا ہے

ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اس سے مناکیر ہیں کہ انہیں مناکیر میں سے یہ حدیث ہے کہ تحقیق حضرت ﷺ پڑھتے رمضان مین بیس رکعت اور وتر اور تحقیق ضعیف کہا ہے اس کو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابو حاتم رازی اور ابن عدی اور ابو داؤد اور ترمذی اور احوص بن الفضل الملائی نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں منکر الحدیث ہے اور کہا جرجانی نے حافظ الحدیث ہے اور کہا ابو علی نیشاپوری نے کہ قوی نہیں ہے اور کہا صالح بن محمد بغدادی نے کہ ضعیف ہے نہیں لکھی جاتی حدیث اس کی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکھا میں نے طرف شعبہ کے کہ پوچھتا تھا میں شعبہ سے آیا روایت کروں میں ابراہیم ابن شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اس سے پس تحقیق وہ مرد برا ہے۔ (امداد السنۃ۔ ص ۳۶)

مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی جلد ا صفحہ ۲۸۷ میں ہے

ابی شیبہ ضعیف کیا اس کو احمد اور ابن معین اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرھم نے اور کاذب کہا اس کو شعبہ نے اور کہا ابراہیم نے نہیں ہے ثقہ۔

ان تحریروں سے معلوم ہوا کہ ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ قاضی واسط کا ضعیف راوی ہے جھوٹا ہے، منکر الحدیث ہے، متروک الحدیث ہے۔ امام یحی بن معین، بخاری نسائی ابو حاتم رازی ابن عدی ابو داؤد ترمذی الاحوص بن الفضل العلائی جیسے اماموں نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ پس احمدی مناظر کی پیش کردہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی اور اس سے استدلال کرنا بے جا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی مناظر کی تحریروں کا ردّ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ آخر النبیین ہیں۔ یعنی یہ کہ سب نبیوں کے پیچھے مبعوث کئے گئے ہیں اور آپکے بعد کسی کو منصب نبوت (تشریعی وغیر تشریعی) نہ ملے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ شوال ۱۳۴۰ھ ۲ جون ۱۹۲۲ء۔ جلد ۱۹ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

☆☆☆

چیستان مرزا

انعامی سو اور دو سو روپیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ مضمون لطیف پیرایہ میں لکھا گیا ہے چونکہ ہمارے یقین میں قادیانی مشن کے لئے یہ ایک فیصلہ کن ہے، اس لئے اس کے جواب پر بہ تفصیل ذیل انعام دینے کا اعلان شائع کرتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے سرگروہ مولوی محمد علی جواب دیں تو مبلغ یک صد،

قادیانی پارٹی کے رئیس میاں محمود احمد صاحب جواب دیں تو وہ دوسو روپیہ انعام کے مستحق ہوں۔

ان دونوں سرگروہوں کے سوا کوئی اور صاحب بھی جواب دیں گے تو انعام کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ ان دونوں میں مجیب جس کے ماتحت ہو وہ اس جواب پر تصحیح کے دستخط کر دیں۔

فیصلہ کی صورت بالکل وہی ہوگی جو مباحثہ لودہانہ میں تھی۔ یعنی روپیہ امین کے پاس رکھا جائے گا اور تین اصحاب منصف ہوں گے۔ ایک ایک فریقین کا، تیسرا سرپنچ غیر مسلم۔ مسلمہ فریقین ایک مجیب کی بجائے کئی ایک ہونگے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی رقم بانٹ لیں گے۔ تاریخ اشاعت سے پندرہ روز تک مجیب کی طرف سے درخواست آنی چاہیے جس میں اپنے منصف کا نام اور عہدہ اور سرپنچ کیلئے متعدد ناموں کی فہرست ہو جن میں سے کسی ایک کو ہم مقرر کر لیں گے یا کوئی اور بتا دیں گے

نوٹ: تین سو روپیہ ہم نے امین کے پاس رکھوا دیا ہے جن کی رسید بعد تقرر منصفان کے دی جائے گی۔

بعد پندرہ روز کے درخواست جواب سے مایوس ہو کر یہ جواب ٹریکٹ کی صورت میں چھاپا جائے گا۔ انشاء اللہ

مجیب کے جواب پر باستفسار کسی منصف کے مجھے جواب دینے کا حق حاصل ہوگا جیسا کہ مباحثہ لدھیانہ میں تھا۔

قرآن شریف کا سنہری اصول ہے جو ہر ایک مذہب اور ہر ایک عقل مند کے نزدیک مسلّم اور مقبول ہے کہ الہامی کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ یعنی کسی شخص کے کلام میں اختلاف اور تناقض کا ہونا اوسکو الہامی درجہ سے گرانے کو کافی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام میں یوں تو بہت سے مقامات پر اختلاف پایا جاتا ہے مگر آج جس اختلاف کا ہم ذکر کرتے ہیں یہ سب سے نرالا اختلاف ہے کیونکہ یہ مرزا صاحب قادیانی کی تاریخ بعثت (بعثت کے معنی ہیں خدا کی طرف سے ماموریاملہم ہونا۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور سنہ وفات کے متعلق خود اون کے الہاموں یا الہامی نتائج میں پایا جاتا ہے۔ پس ناظرین غور سے سنیں اور داد دیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنی بعثت (ماموریت) کی بابت یوں رقم طراز ہیں:

چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد الما تین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ نام یہ ہے: غلام احمد قادیانی ۔

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں ہے۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵)

اس عبارت میں (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا) صاف دعوی ہے کہ میری بعثت سنہ ہجری (۱۳۰۰) پورے ہو جانے پر ہوئی تھی۔ اسی کی تائید میں آپ اپنی کتاب تریاق القلوب میں یوں لکھتے ہیں:

غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جسکا نام تیرہ سو کا عدد پورے کرتا ہے ۔(تریاق القلوب۔ص ۱۶)

یہ عبارت اور سابقہ عبارت دونوں متفق ہیں کہ سنہ ہجری (۱۳۰۰) پورا ہو جانے کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آئے۔

اسی کی تائید میں مرزا صاحب قادیانی ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں:

جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔ تب خدا نے مجھے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔

(تریاق القلوب۔ص ۶۸)

اسی کی تائید ایک اور مقام پر بھی کرتے ہیں جہاں فرماتے ہیں:

میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں ۔(تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۷)

یہ سب حوالجات بیک زبان متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی بعثت سنہ ہجری پورے ۱۳۰۰ ہونے کے بعد چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سنیئے: کتاب حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا،
(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۹)

یہ عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت تیرھویں صدی کے اندر خاتمہ سے دس سال رہتے ہوئے ہوئی تھی۔

اور سنیئے: اوسی پہلی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئے گا جب علم قران زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے

لو کان الایمان معلّقا بالثّریا لناله رجل من فارس

یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اسکا سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت

و انا علی ذهاب به لقادرون

میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴ھ۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۵۷)

یہ عبارت صاف کہتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی بعثت ۱۲۷۴ھ میں ہوئی یا ہونی چاہیے تھی۔ یعنی تیرھویں صدی ختم ہونے سے پورے چھبیس سال پہلے۔ اسی کی تائید اسی کتاب کے دوسرے مقام پر فرماتے ہیں، چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ سو (۱۴۰۰) برس تک مدت ٹھہرائی ہے بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت و انّا علی ذهاب به لقادرون (المومنون: ۱۹) جسکے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں، اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں (سلخ کی راتیں قمری مہینہ کی آخری راتوں کو کہتے ہیں جن میں چاند بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے(اور وہ یہ آیت ہے هو الذی ارسل رسو له بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ۔(الصف : ۱۰)(ازالہ اوہام ص ۶۷۵)

یہ دونوں مقام متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کا زمانہ ۱۲۷۴ ہجری یعنی تیرھویں صدی کے خاتمہ سے چھبیس سال پہلے تھا۔

پس اس وقت مرزا صاحب قادیانی کے تین بیان پبلک کے سامنے ہیں۔

۱۔ سنہ ہجری پورے تیرہ سو سال ہونے پر۔

۲۔ تیرھویں صدی سے دس سال رہتے ہوئے ۱۲۹۰ ہجری میں۔

۳۔ تیرھویں صدی کے پورے ۲۶ سال رہتے ہوئے ۱۲۷۴ھ میں آپ مبعوث ہوئے

ان تینوں مقامات میں تطبیق دینا مجیب صاحب کا فرض اولین ہوگا۔

ایک اور طرح سے:

مرزا صاحب اپنی عمر کی بابت لکھتے ہیں جو ناظرین کی مزید توجہ کا مقام ہے

آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال (نبی) تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے جو خدا تعالی کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت فرمایا ہے (حقیقۃ الوحی: ص ۲۰۰)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دانیال نبی نے مسیح موعود (جس سے مراد مرزا صاحب قادیانی ہیں) کی عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ ہجری بتلایا ہے اور مرزا صاحب کا الہام بھی دانیال نبی کی تائید کرتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ میں انتقال فرماویں گے۔

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامی الفاظ اون کی عمر کی بابت سناتے ہیں۔ آپ کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

بقول مرزا غلام احمد صاحب، خدا فرماتا ہے:

میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔ (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۔)

اس الہام کی خوبی اور لطافت اور خدائی علم غیب سے عدم مناسبت پر کوئی اعتراض کریں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو ہم اون کو جواب نہ دیں گے بلکہ اون کو مولانا جامی مرحوم کا شعر سنا دیں گے۔

سر مستان منطق الطیر جامی لب بند
جز سلیمانے نہ بائد فہم ایں گفتار را

یہ تو ہم بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸ پہلے بتلا آئے ہیں کہ تیرھویں صدی ختم ہونے پر آپ کی عمر پوری چالیس سال تھی۔ پس الہام مذکور (مندرجہ تریاق القلوب۔ص ۱۳) کا درجہ کم سے کم ۷۵ سال لیں تو آپ کا الہام اور دانیال کے کشف میں ٹھیک مطابقت ہو جاتی ہے کیونکہ ۱۳۰۱ ہجری میں مرزا غلام احمد صاحب چالیس سال کے تھے تیرہ سو پینتیس ہجری میں ۷۵ سال کے جو بالکل حسب الہام (مندرجہ تریاق القلوب) طابق النعل بالنعل (عین بین) ٹھیک ہے۔

ہاں بڑے سے بڑا اعتراض کوئی کرسکتا ہے تو یہ کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے بتلائے ہوئے وقت سے پہلے تشریف لے گئے کیونکہ آپ کا انتقال ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا، یعنی کل نو سال پہلے۔ سو یہ کوئی اعتراض نہیں۔ اسکا جواب یہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دنیاوی بادشاہوں اور افسروں کی طرح اپنے پروگرام کے ایسے پابند نہ تھے کہ سر مو ادھر اودھر نہ سرکیں۔ اس لئے جب آپ کا جی چاہا تشریف لے گئے، کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ سچ ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

(شاعر کہتا ہے کہ معشوق جب وعدہ خلافی کرے تو اوس کو وعدہ خلافی نہ جانو کیونکہ اوس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ وعدہ کو پورا نہ کرے گا)

ایک اور طرح سے الہام کی سچائی

سابقہ طریق سے تو قبل از وقت چلے جانے کا اعتراض پیدا ہوا ہے، مگر ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی روح اور مرزائی دوستوں کو خوش کرنے کے لئے مرزا صاحب قادیانی کی ایک اور تحریر سے آپ کی الہامی عمر ٹھیک کئے دیتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتھم (ان کا پورا نام پادری عبداللہ آتھم ہے انہی سے مرزا صاحب نے امرتسر میں مباحثہ کیا تھا اور انہی کے حق میں پندرہ ماہ میں مرنے کی پیش گوئی کی تھی جو پندرہ ماہ سے دو سال بعد مرے۔اڈیٹراہل حدیث) کی عمر میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔

آتھم ۱۸۹۶ء میں فوت ہوئے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں

مسٹرعبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔ (رسالہ انجام آتھم۔ص ا)

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی عمر ۱۸۹۶ء میں ۶۴ سال تھی اور انتقال آپ کا ۱۹۰۸ء میں ہوا ۔ ۱۸۹۶ سے ۱۹۰۰ تک ۴ سال اور ۱۹۰۰ سے ۱۹۰۸ تک ۸ سال کل ۱۲ سال ۔۱۲ کو ۶۴ میں ملانے سے ۷۶ سال ہوئے جو مرزا صاحب قادیانی کے الہام مندرجہ ذیل کے قریب قریب ہے۔ بقول مرزا صاحب خدا فرماتا ہے:

میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا ، (ص ۱۳)

الحمد للہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس الہام کے مطابق اسّی (۸۰) سال سے کچھ کم عمر پا کر دار فانی سے دار بقا کو تشریف لے گئے ۔

اعتراف حقیقت:

ہم سے جہاں تک ہو سکا ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی عمر کو الہامی عمر کے قریب قریب پہنچا دیا، مگر ہمیں کھٹکا ہے کہ کوئی دور بین صاحب ہمارے اس بیان پر یوں اعتراض کریں گے کہ آپ نے جس طریق سے مرزا صاحب قادیانی کی عمر کو ٹھیک بتایا ہے اس سے نا ٹھیک رہنا ہی اچھا تھا۔ اس لئے کہ اس طرح ٹھیک ہونے سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جملہ الہامات اور کشوف غلط ہوئے جاتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب اپنے نام کے اعداد پورے ۱۳۰۰ بتلاتے ہیں اور اس پر الہام اور کشف کو پیش کرتے ہیں پھر کھلے لفظوں میں تیرھویں صدی کے خاتمہ پر اپنی عمر پورے چالیس سال بتلاتے ہیں پھر دانیال نبی کے کشف اور اپنے الہام سے اپنی عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ھ ہجری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں فرماتے ہیں یہ سارے الہامات کس طرح متفق ہوسکتے ہیں۔

ہم بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس کے جواب سے عاجز ہیں مرزا صاحب قادیانی کا کوئی راسخ الاعتقاد مرید ہو،تو جواب دے اورمرزا صاحب کی آبرو قائم رکھنے پر (بشرائط مرقومہ) انعام ہم سے لے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵ جون ۱۹۱۷ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۲۔ ص ۱۔۴)

(چیستان مرزا کی اشاعت پر قادیانیوں نے کچھ لکھا،تو اس کے جواب میں حضرت مولانا امرتسری کی ایک تحریر اخبار اہل حدیث میں شائع ہوئی تھی جو ذیل میں نقل کی جارہی ہے۔ بہاء)

چیستان مرزا کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۵ جون میں ایک مضمون بعنوان، چیستان مرزا،لکھا تھا جس کے جواب کے لئے بتفصیل ذیل انعام مقرر تھا:

> لاہوری پارٹی کے سرگروہ خود لکھیں یا ان کا کوئی ماتحت لکھے جس پر وہ دستخط کر دیں تو بعد فیصلہ اس کو سو روپیہ انعام، قادیانی پارٹی کے سرگروہ خود لکھیں یاان کا کوئی ماتحت لکھے جس پر ان کے دستخط ہوں تو بعد فیصلہ ان کو دو سو روپیہ انعام۔

اس اطلاع کی میعاد پندرہ روزہ تھی۔ براہ راست تو کوئی اطلاع نہیں آئی البتہ پیغام صلح لاہور مجریہ ۲۴۔۲۷ جون میں ایک جوابی مضمون نکلا ہے مگر راقم مضمون اپنے مضمون کو خود انعامی وقعت کے لائق نہیں سمجھتا۔اس لئے اس نے نہ منصفوں کا تقرر کیا، نہ ہم سے انصاف کا تقاضا کیا۔

ہم اس مضمون کو دیکھ کر اپنے مضمون پر اور زیادہ متیقن ہو گئے ہیں، اس لئے ہم مجیب صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مضمون کو واقعی ہمارا جواب جانتے ہیں تو ہماری پیش کردہ تجویز کے مطابق منصف مان کر فیصلہ کراویں۔ ہم اس مضمون کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت افزائی میں آپ کو بھی بجائے سو روپیہ کے دو سو روپیہ نذر کریں گے۔ہمیں یہ حوصلہ اس لئے ہوا ہے کہ ہم آپ کے اس مضمون کو اپنی تائید سمجھتے ہیں نہ کہ تردید۔ کیا پیغام کمپنی راقم مضمون کو آمادہ کرے گی؟

آپ کا یہ کہنا کہ منصف کے فیصلہ کا اثر انسان کے مذہب پر نہیں ہو سکتا اگر صحیح ہے تو شملہ کے فیصلہ کو جو آپ کی دونوں پارٹیوں کے مباحثہ میں شیخ محمد عمر صاحب وکیل نے کیا ہے کیوں ... بڑے زور سے شائع کر رہے ہیں۔

اگر چہ اعتقاد فریقین پر اس کا اثر نہیں ہوتا مگر ایک حد تک فریقین میں نزاع تو ختم یا بند ہو جاتی ہے۔ ورنہ آپ کی لاہوری پارٹی بمقابلہ قادیانی کے کیوں منصفوں کے تقرر پر زور دیتی ہے۔ ہاں آپ کا یہ قول عجیب ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ کے پاس اگر کوئی ہتھیار بطلان مسیح موعود کو ثابت کرنے کے لئے ہے، تو وہ میدان میں نکلے اور اصولی طور پر دلائل سے کام لے کر امور متنازعہ کا فیصلہ کرے۔

مسئلہ حیات و وفاۃ مسیح، آمد مسیح موعود اور اس کے دلائل۔ یہ وہ باتیں ہیں جن پر ہر ایک صاحب انسان کو غور اور فکر کرنا چاہیے۔اپنی عمر کے بیان کرنے میں اگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہیں غلطی بھی کی ہو جو بفضلہ تعالی مولوی ثناء اللہ کے نقل کردہ بیانات میں ہرگز نہیں کی تو اس میں کیا ہرج ہے اور اس سے آپ کے اصل دعاوی کہاں غلط ثابت ہو جاتے ہیں۔ یہ تخمینے تو اندازاً ہوا کرتے ہیں۔ نہ کہیں مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی تاریخ تاریخ پیدائش لکھی، نہ الہاماً اپنی عمر کو بیان کیا۔مولوی فاضل کا ان باتوں کے پیچھے پڑنا اپنے کذب کا خود ہی ثبوت دینا ہے۔کیا وہ اس کا جواب دے گا؟ (پیغام صلح لاہور ۲۷ جون ۱۹۱۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا آج تک وفات و حیات مسیح پر مباحثہ نہیں ہوا۔ کیا رام پور میں نواب صاحب کے سامنے آپ کی جماعت کے زبدۃ الاخوان جمع نہ تھے۔ وہاں کس مسئلہ پر بحث ہوئی تھی، اور باقی مسائل میں بحث کرنے سے کون بھاگا تھا؟ کیا امرتسر میں گذشتہ سال وفات وحیات وغیرہ پر بحث نہ ہوئی تھی۔ پھر کیا ہوا تھا؟ رسالہ موجود ہے۔ اب بھی اگر آپ لوگوں کو شوق ہے تو ادھر سے بھی انکار نہیں۔ دن اور مکان وغیرہ مقرر کیجئے ہم حاضر ہیں۔ آپ اپنے مسیح موعود کی صداقت کے لئے دلائل دیجئے گا۔ ہم جس مقدمہ دلیل پر چاہیں گے بحث کر کے مطلوب کی طرف آسان راہ نکال لیں گے۔ ان شاءاللہ۔

آپ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قادیانی مباحثہ میں وفات مسیح کو اگر کچھ دخل ہے تو صرف اتنا کہ ان کی دلیل کا ایک مقدمہ ہے۔ دنیا میں کوئی اہل علم نہ ہوگا جو اپنے مخاطب کو کہے کہ آ میری دلیل کے مقدمہ پر بحث کر۔

افسوس ایسے لوگ مرزائی فرقہ میں بتعلیم مرزا قادیانی بہت سے ہیں جو اپنی دلیل کے مقدمہ کو مقصد بنا کر بحث کے لئے پیش کرتے ہیں

فما لھئو لاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲۔۲۹ رمضان ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۳۔۲۰ جولائی ۱۹۱۷ء ج ۱۴ نمبر ۳۶۔۳۷ ص ۴)

چیستان مرزا پر ریویو

رسالہ چیستان مرزا جو دفتر اہل حدیث امرتسر سے شائع شدہ ہے اوس میں مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی گولائی دکھائی گئی ہے۔ ایک زندہ دل ظریف مزاج ریویو نگار نے اوس پر نظم میں ریویو کیا ہے جس کے چند ابیات یہ ہیں

آپ کو سننی اگر ہو داستان میرزا
دیکھنے ہوں اپنی آنکھوں سے نشان میرزا
قادیان میں جا کے چڑھنا ہو اگر مینار پر
اور کرنی ہو وہاں سیر جہان میرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ جہاں ہے آسماں جسکا جواب ہے ریسماں
جسکے اندر جلوہ گر ہیں قدسیان میرزا
اس نبوت کے پرخچے گر ہوں اڑتے دیکھنے
جس کے قائل میں ابھی تک پیروان میرزا

الغرض پڑھنی اگر ہو قادیانیت کی شرح
مول لے لیجئے ٹکے میں چیستان میرزا
جس میں مولانا ثناء اللہ کا رنگین قلم
لوٹے لیتا ہے بہارِ بوستان میرزا
کوئی مولانا سے پوچھے بندہ پرور کس لئے
آپ نے چھینا ہے انداز بیان میرزا
گرمیء بازار پنجاب از طفیل میرزا ست
مہیں چہ آتش مے زنی اندر دکان میرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۱۸ء مطابق ۵ محرم ۱۳۳۷ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۹ ص ۱۱)

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ردقادیانیت سے متعلق مولانا ثناءاللہ امرتسری کے رسائل کی فہرست جومختلف مصنفین نے دی ہوئی ہے، ان میں مباحثہ مالیرکوٹلہ کے عنوان سے مولانا کا کوئی رسالہ نظرنہیں آتا۔ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے مناظرے کی مجمل کاروائی خود اہل حدیث امرتسر میں شائع کی تھی جب کہ مفصل اور مشترک روداد مہتم مناظرہ نواب احسان علی خان آف مالیرکوٹلہ نے شائع کرانا تھی اور نواب احسان علی کی طرف سے اعلان بھی ہوا تھا کہ عنقریب روداد شائع ہونے والی ہے جوکم وبیش ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہوگی۔

مجھے یہ روداد کہیں سے مل نہیں سکی، لہذا مولانا ثناءاللہ امرتسری کی اپنی شائع کردہ مجمل روداد کو ہی ذیل میں مباحثہ مالیرکوٹلہ کے زیرعنوان نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء)

مباحثہ مالیرکوٹلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجاب ضلع لدھیانہ میں ایک اسلامی ریاست ہے جسکا نام ملیرکوٹلہ ہے۔ اسکے والی ریاست کے خاندان میں سے بعض لوگ زمین دار رئیس ہیں جن کو خوانین کہا جاتا ہے۔ ان خوانین میں بعض شیعہ ہیں بعض سنی۔ ایک رئیس میاں محمد علی خان ہیں جو سر ذوالفقار علی خان مقیم لاہور کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ نے قادیانی طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ اپنے وطن مالیرکوٹلہ میں قیام چھوڑ کر قادیان میں اقامت اختیار کر لی ہے۔ مرزا صاحب کی دامادی کا بھی ان کو فخر ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دوسری لڑکی اپنے لڑکے سے بیاہی ہے۔ اپنی لڑکی مرزا صاحب کے لڑکے (نمبر سوم) شریف احمد سے بیاہ دی ہے۔ غرض علاوہ عقیدت کے رشتہ داری بھی سخت مضبوط ہے۔ آپ نے اشاعت مذہب کے ذیل میں اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو (جو مذہباً شیعہ ہیں) اور ان کے ذریعہ سے اور بیگمات کو بھی مرزائیت سے مستفیض ہونے کی طرح ڈالی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی ہمشیرہ جو بوصاحبہ کے لقب سے مشہور ہیں، والی ریاست کی خالہ اور چچی ہیں۔ اس کے علاوہ خاندان میں بڑی ہونے کی وجہ سے خاص قابل عزت سمجھی جاتی ہیں۔ بوصاحبہ نے جواب دیا کہ میں علماء کو بلاکر مباحثہ کرانے کے بعد صحیح رائے قائم کرسکوں گی۔ چنانچہ بحکم: قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند۔

ملیرکوٹلہ کے احباب میں سے تین اصحاب مجھے لے جانے کے لئے تشریف لائے۔ ان صاحبوں کا مجھ سے تعلق مودت تھا اس لئے میں بھی جانے پر مجبور ہوا۔

چنانچہ ۲۸ مارچ کو بوصاحبہ کے سامنے پس پردہ مباحثہ ہوا۔ حاضرین میں چار پانچ اہل علم ادھر تھے اور اتنے ہی اودھر جن میں مرزا صاحب کا لڑکا نمبر سوم بھی تھا اور مستورات میں مرزا صاحب قادیانی کی دختریں بھی بوصاحبہ کی ہم نشین تھیں۔

مباحثہ کی کیفیت یہ تھی کہ اندر سے سوال آیا کہ حضرت عیسی کی زندگی کا ثبوت کیا ہے؟ اس مسئلہ پر دو پہر تک بحث ہوتی رہی۔

اس سے بعد پوچھا کہ سچے نبیوں کی صداقت معلوم کرنے کے معیار کیا ہیں؟ ادھر سے جواب دیا گیا کہ جن کی کوئی غیبی خبر (پیش گوئی) غلط نہ ہو۔

فریق ثانی نے متعدد معیار بتائے مثلاً:

۱۔ وہ دعوی الہام سے پہلے بے عیب ہو۔

۲۔ علمی کمالات رکھتا ہو۔ وغیرہ۔

ہمارے معیار کو بھی تسلیم کیا۔

اسکے بعد ان معیاروں پر مرزا قادیانی کے دعوی کو جانچا گیا اور خوب بحث ہوئی۔ جس میں بفضلہ تعالی اہل حق کو کافی کامیابی ہوئی۔

خاتمہ گفتگو پر میاں محمد علی خان صاحب کے منہ سے نکل گیا کہ ہم پبلک مباحثہ کرنے پر تیار ہیں۔ ادھر سے ان کے بھتیجے میاں احسان علی خان صاحب جو مذہباً شیعہ ہیں، نے کہا پبلک مباحثہ کے انتظام کا میں ذمہ دار ہوتا ہوں۔

مجھ سے پوچھا گیا آپ کب وقت دے سکتے ہیں؟ میں نے کہا میری طرف سے کل ہی شروع کر دیجئے۔ فریق ثانی نے کہا ہم کو خلیفہ صاحب سے اجازت حاصل کرنی ہے اور آپ سے شرائط کا تصفیہ بھی کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں نے اپنے اوقات کا لحاظ کر کے ۱۳، ۱۴، ۱۹، اپریل کی تاریخیں بتا دیں جو مقرر ہو گئیں۔ لیکن شرائط کے آنے میں بہت دیر لگ گئی۔ قریب تاریخ کے شرائط آئیں جن میں مبحث اور شرائط میں بہت الجھن تھی۔

مبحث یوں تھے:

۱۔ حیات و وفاۃ مسیح۔

۲۔ صداقت مرزا صاحب علاوہ پیش گوئیوں کے باقی معیاروں کے لحاظ سے۔

۳۔ پیش گوئیوں پر اصولی بحث۔

۴۔ مرزا صاحب کی پیش گوئیاں اصولی بحث کے لحاظ سے پوری ہوئیں یا نہیں۔

۵۔ مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اسکے علاوہ شرائط اور طریق بحث میں بہت الجھن تھی میں نے جواب دیا کہ:

مضمون زیر بحث یہ ہوگا: مرزا صاحب نبی تھے یا دجال۔ اور طریق بحث وہی ہوگا جو مباحثہ امرتسر میں خود مرزا صاحب اور پادری عبداللہ آتھم کے مابین تھا جس سے انکار کرنے کی فریق ثانی کے پاس کوئی وجہ نہیں۔

امرتسر میں مباحثہ کی صورت یہ تھی کہ فریقین ایک ایک گھنٹہ بولتے تھے محرر لکھتے جاتے۔ مگر فریق مرزائی نے باوجودیکہ ان کے نبی کی سنت تھی کسی خاص مصلحت سے عرصہ تک انکار ہی رکھا آخر کار میں ۱۲۔ اپریل کو پہنچ گیا اور ۱۳ کو بغرض تصفیہ شرائط مجلس ہوئی چونکہ فریقین کے دو دو ہی ممبر ہوتے تھے باوجود ادھر سے اصرار کرنے کے کسی غیر مذہب کو پانچواں ممبر نہ مانا اس لئے فیصلہ نہ ہو سکا۔

لطف یہ کہ دو شرطوں پر زیادہ جھگڑا رہا حالانکہ دونوں یا تو علم مناظرہ میں یا مرزا صاحب کے فعل سے طے شدہ تھیں۔ شرط اول یہ تھی کہ مدعی اور سائل کے حقوق کیا کیا ہوں گے۔ ہماری طرف سے کہا گیا بقاعدہ علم مناظرہ مدعی اور سائل (فریق ثانی) دونوں آزاد ہیں۔ مدعی اپنے اثبات دعوی میں جو کچھ اپنے دعوے میں مفید سمجھے پیش کر سکتا ہے۔ سائل کے تینوں حقوق ہوں گے نقض، منع اور معارضہ۔

جواب ملتا رہا کہ نہیں مدعی کی جانب تو وسعت مانیں کیونکہ خود مدعی تھے، مگر سائل کو بندش کریں۔ اور کس لطافت اور معشوقانہ انداز سے کریں کہ ڈاکٹر جس طرح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چاہے مریض اس کے تابع چلے، مریض اپنی مرضی استعمال نہیں کر سکتا۔ ہم چونکہ تم لوگوں کے معالج ہیں اس لئے جو دلیل ہم پیش کریں اسی پر سوال کرو۔ اپنی طرف سے کوئی دلیل (بصورت معارضہ) پیش نہ کریں۔ اس ظلم بلکہ معشوقانہ بے انصافی پر یہ کہا جاتا ہے کہ علماء محمدی شرائط طے نہیں کرتے۔ اس وقت میرے دل میں یہ شعر آیا کہ:

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

ہر چند فن مناظرہ کی درسی کتاب رشیدیہ دکھائی گئی مگر بقول:

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

ادھر سے کہا گیا اچھا ہم کو سائل کی حیثیت میں پورے حقوق نہیں دیتے ہو، تو ہم بھی تکذیب کے مدعی بنیں گے اور وسعت کے ساتھ بیان ہوگا مسیح موعود کے تعلیم یافتہ ماہرین قرآن و حدیث۔ جھٹ سے بولے تکذیب کے کیسے مدعی؟ جواب دیا گیا جیسے قرآن مجید الوہیت مسیح کی تکذیب کا مدعی ہو کر دلیل بلکہ دلائل پیش کرتا ہے

ما المسیح ابن مریم الّا رسول ...

مگر کون مانے۔

و ان یّروا سبیل الرشد لا یتّخذوہ سبیلاً۔

خدا خدا کر کے یہ بدیہی شرط چوتھے روز کہیں جا کر فیصل ہوئی، اس روز ممبر فریق ثانی حافظ روشن علی تھے۔ محمدی فریق خاکسار۔

دوسری شرط سخت متنازعہ حکم (منصف) کی تجویز تھی۔ اس تجویز پر ادھر سے مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات دکھائی گئیں کہ انہوں نے خود آریوں کے مقابلہ میں منصف مانے تھے۔ جواب ملا ان دنوں وہ احد من الناس تھے، مامور نہ تھے۔ حالانکہ ان کا دعوی ان دنوں بھی مجدد کا تھا۔

خیر یہ سلسلہ آخر تک رہا اور حکم کی تجویز فریق ثانی کے لئے نامنظور رہی۔ دلیل یہ بیان کی کہ مذہبی عقاید میں کسی کے فیصلہ سے تبدیلی کرنی جائز نہیں۔ ان میں اللہ اور رسول کا ہی فیصلہ ہونا چاہیے۔ جواب دیا گیا کہ اگر اقرار نامہ میں لکھا جائے کہ اس فیصلہ کا اثر عقیدے پر نہ ہوگا، بلکہ محض پیش کردہ دلائل پر فیصلہ ہوگا اور منصف یہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھ دے کہ میرے فیصلے سے کسی کے عقیدے پر اثر نہ ہونا چاہیے ایسے منصف کے تقرر پر کیا اعتراض۔

اسکو بھی اسی عذر سے نہ مانا کہ دلائل کے ضعف اور قوت پر فیصلہ ہونے سے بھی عقیدہ پر اثر پہنچے گا۔ یا للعجب۔ مبحث بجائے ایک کے حسب خواہش ان کے پانچ مقرر ہوئے۔

۱۔ حیات مسیح۔ مدعی ہم۔

۲۔ معیار صداقت مامورین۔ مدعی وہ۔

۳، پیش گوئیوں پر اصولی بحث۔ مدعی وہ

۴۔ صداقت مرزا۔ مدعی وہ

۵۔ مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔ مدعی ہم

ان مباحث پر مفصل بحث ہوئی فریق ثانی نے شرائط کے تصفیہ میں جو وقت لگایا تھا افسوس عملی طور پر انہوں نے سب شرائط کو بالکل توڑ دیا۔

لطیفہ حیرت انگیز:

مسئلہ حیات مسیح پر ان لوگوں کو بڑا ناز ہے مگر ناظرین حیرانی سے سنیں گے کہ اس مسئلے پر میری پہلی تقریر بیس منٹ ہوئی جس میں، میں نے آیت

ما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه

کی تاریخ بنی اسرائیل اور قرآنی علم بلاغت سے تشریح کر کے پورے بیس منٹ میں تقریر ختم کر کے قریباً ۱۵ منٹ میں مقابلہ کرا کر پرچہ دے دیا۔

مگر فریق ثانی کے فاضل مقرر شیخ عبدالرحمٰن معروف مصری جو کھڑے ہوئے تو بیس منٹ میں جو لکھایا، پونے تین گھنٹوں میں پرچوں کا مقابلہ اور تصحیح ہوئی یہاں تک کہ لوگ تنگ آکر چلے گئے دو تین دفعہ میں خود تکان اتارنے کے لئے بازار میں ٹہل آیا، یہ ہے فریق ثانی کی قوت بیان اور شروط کا:

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی مبحث بھی ماشاء اللہ خوب رہے۔سب سے آخری مبحث تو فیصلہ کن تھا اس لئے کہ اس کے تصفیہ کے لئے ہمارے سہ صدی دوست پرانے شکار منشی قاسم علی پیش آئے۔بس پھر تو کیا تھا سارا لدھانہ کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

قصہ مشہور ہے کہ ایک گاؤں میں نک کٹے لوگ رہتے تھے، وہاں کوئی سالم ناک والا جا پہنچتا تو اس کے کہنے سے پہلے ہی وہ اسکونکو کہنے لگتے۔اسی طرح منشی قاسم علی صاحب نے از خود اپنی ابتدائی تقریر میں لدھیانہ کا ذکر کیا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ ہم نے تین سو روپیہ دیا تھا اب ہم زیادہ دینے کو بھی تیار ہیں، وغیرہ۔ اس وقت مجھے شعر یاد آیا

عجب ہوشیاری کہ نادان بن کر
ہمیں سے ہمارا گلہ ہو رہا ہے

خیر یہ ہوئی ان کی ابتدائی بات مگر معلومات کے لحاظ سے کوئی نئی بات نہ کہی آخر مجھے کہنا پڑا کہ مجھے خیال تھا آپ نے فتح لدھیانہ کے بعد معلومات میں کچھ اضافہ کیا ہوگا۔مگر افسوس:

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

تیسرا سوال تھا کہ مرزا صاحب جو ایسے رتبے کے مدعی تھے جو کہتے ہیں کہ

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام
داد آں جام مرا بتمام
کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ایسے مدعی مراتب عالیہ نے جو بڑے سوز وگداز سے یہ دعا کی کہ:

الٰہی مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں جھوٹا اور مفسد ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت دے

یہ دعا مرزا صاحب کی قبول ہوئی یا نہیں؟

اسکے جواب میں منشی صاحب نے جو فرمایا ہم ان کے شکر گذار ہیں کہ صاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظوں میں تین دفعہ فرمایا۔قبول ہوئی، قبول ہوئی، قبول ہوئی۔

چونکہ آپ سمجھے تھے کہ اس کی قبولیت کا نتیجہ بہت بے ڈھب ہے۔یہی کہ:

لکھا تھا کاذب مرے پیشتر۔کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

اسلئے آپ نے اس کی پیش بندی کی کہ حضرت صاحب نے تم کو مباہلہ کی دعوت دی تھی جسے تم نے نہیں مانا۔ بلکہ تم نے کہا تھا کہ کہ جھوٹے کو مہلت ملتی ہے، اس لئے تم کو مہلت ملی لہذا تم جھوٹے۔

اس کے جواب میں، میں نے اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء سے دکھایا کہ مباہلہ سے مایوسی کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دل میں خدا نے اس دعا کی تحریک کی۔ثابت ہوا کہ مباہلہ اور انکار کو اس دعا کی شرطیت میں کوئی دخل نہیں۔ الحمدللہ

چیلنج منظور

ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی نے بہت دفعہ کہا کہ ہم پھر اسی مسئلہ پر آپ سے انعامی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔لہذا ہم بھی ان کی حسب خواہش ان کا یہ چیلنج منظور کرتے ہیں بایں شرط کہ

۱۔وہ اپنے خلیفہ کو مقابلہ میں لاویں یا ان سے تحریری نیابت حاصل کر کے شائع کردیں

۲۔سابقہ مباحثہ ۱۹۱۲ء میں ہوا تھا اس زمانہ کی نسبت آج سب چیزوں کا نرخ اوسطاً چارگنہ ہے اس لئے انعامی رقم بھی ایک ہزار ہونی چاہیے۔

ان دو شرطوں کے علاوہ باقی شرطیں بدستور۔سنو:

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

مخصوصات مباحثہ ہذا:

مرزائی مباحثات تو اب روزمرہ کے محاورات ہو رہے ہیں اس لئے ناظرین اور سامعین کو خیال ہوگا کہ وہی دلائل پیش ہوئے ہونگے جو عموماً پیش ہوا کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سچ ہے کہ مبحث جب ایک ہی ہو تو دلائل بھی وہی ہوں گے لیکن اس مباحثہ میں چند باتیں نئی بھی پیش آئیں۔ امید ہے ناظرین کو مفید ہوں گی۔ فریق ثانی کا تو یہ عموماً دعوی ہوا کرتا ہے کہ معیار نبوت پر نبوت مرزا کو پرکھ لو، گو پرکھنے کے وقت وہ معیار نبوت کو اسی طرح بگاڑا کرتے ہیں جس طرح عیسائی توحید کے قائل ہو کر توحید خالص کو، لیکن اس مباحثہ میں بہت بے ڈھب پھنسے۔ معیار صداقت کی بحث میں میں نے پوچھ لیا کہ نبوت کے جملہ معیار تم کو قبول ہیں یا کوئی کوئی۔

جواب ملا، جملہ۔

بہت خوب میں نے نبوت محمد یہ کے معیاروں میں سے دو معیار مندرجہ ذیل پیش کئے:

امی (ان پڑھ) ہونا۔ ثبوت:

وما كنت تتلوا من قبله من كتا ب و لا تخطّه بيمينك اذا لّارتاب المبطلو ن (العنکبوت۔۴۸)...

(اے محمد ﷺ تم اس کتاب (قرآن) سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھا کرتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے، ورنہ بے ہودہ لوگ تمہاری صداقت میں شک کرتے)

دوسرا معیار۔ شعر گوئی۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو۔

ما علّمناه الشّعر وماينبغي له (یس:۶۹)

(ہم نے نبی کو شعر گوئی نہیں سکھائی، نہ اس کو لائق ہے)

یہ دونوں آیات بتا رہی ہیں کہ جو شخص بروز اور ظل محمدی ہونے کا دعوی کرے جو مرزا صاحب کرتے تھے اور نبوت محمد یہ سے اپنی نبوت کو حاصل کردہ جانے، ضرور ہے اس میں بھی یہ دونوں وصف: امی ہونا، اور شعر بنانے کی قابلیت نہ ہونا، موجود ہوں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا صاحب امی (ناخواندہ) تھے؟ کیا مرزا صاحب شاعر نہ تھے؟ کیا درثمین ان کی نظموں کا مجموعہ نہیں ہے؟ یہ سوال الگ ہے کہ مرزا صاحب شاعر پورے تھے یا ادھورے۔ بہرحال شاعر تھے اور شاعری پر فخر کیا کرتے تھے نتیجہ صاف ہے کہ بروز محمدی سے حصہ نہ رکھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری بات جو نئی شکل میں پیش آئی یہ تھی کہ فریق ثانی نے بھولے سے دعوی کرلیا کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ بنگالیوں کی دل جوئی ہوگی۔ باوجودیکہ حکومت کی طرف سے صاف صاف جواب مل چکے تھے تاہم بادشاہ نے دربار دہلی میں تقسیم بنگال منسوخ کر کے بنگالیوں کی دل جوئی کی۔

میں نے کہا میں تو اس پیش گوئی کا شاید ذکر نہ کرتا مگر چونکہ فریق ثانی نے کیا ہے اس لئے مجھے بھی کچھ کہنا پڑتا ہے۔ میرا دعوی ہے کہ خدا نے شاہ جارج پنجم کو اس مخفی غرض سے بھیجا تھا کہ ہندوستان جاکر اعلان کریں کہ مرزا کی پیش گوئی جھوٹی ہے۔ سامعین ہمہ تن گوش ہوکر متوجہ ہوئے تو میں نے قادیان کا ماہواری رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ۱۹۰۶ء.. نکال کر سنایا کہ اس میں صاف لکھا ہے کہ،

بنگالیوں کی دل جوئی ہوگی مگر تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔،

لیکن بادشاہ جارج نے بذات خود دربار دہلی میں تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان فرمایا تو ثابت ہوا کہ بادشاہ کے آنے میں ملکی مصالح تو جو ہوں سو ہوں مگر خدائی مصلحت اس میں یہ تھی کہ مرزا صاحب کی تکذیب کسی بڑے عزت دار غیر جانبدار سے کرائیں۔ سو الحمدللہ پوری ہوگئی

تیسری خصوصیت اس مباحثہ میں یہ ہوئی کہ تصفیہ کے شرائط کے وقت میاں محمد علی خان صاحب داماد مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا،

حکم تو جائز نہیں حلف جائز ہے،

ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی حلف منظور کرتے ہیں کہ بعد مباحثہ وہ حلف اٹھا کر فیصلہ کردیں۔

میں نے سنتے ہی فوراً ایک تحریر مجلس شوری قضیہ شرائط میں بھیج دی جو یہ ہے:

اگر سال یک معینہ عذاب سے ہم (یعنی میں بمعاہل وعیال) محفوظ رہے تو جتنے ممبران احمد یہ اس بحث میں موجود ہیں سبکو میرے ہاتھ پر توبہ کرنی ہوگی،

بس یہ تحریر دیکھتے ہی خاموشی ہوگئی۔

بات یہ ہے ان لوگوں کو تحقیق حق سے کوئی مطلب نہیں۔ دفع الوقتی یا برمحل بات بنا لینی ایک فن ہے جس میں ان کو کمال مشق ہے۔ سو جو شخص اس فن میں ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقف ہو اس پر ان کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

اطلاع: یہ مباحثہ مشترک شکل میں چھپنے کی بھی ایک شرط ہے۔ چھپنے کی مدت دو ماہ تک ہے۔ جو صاحب اس مباحثہ کی کاپی لینا چاہیں جو غالباً مفت ہوگی یا کچھ دریافت کرنا چاہیں وہ پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:

میاں احسان علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ اپریل ۱۹۲۱ء ص ۱۔۴)

قادیانی خلیفہ صاحب غور سے سنیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود صاحب!

۳ مئی سنہ رواں کو منشی قاسم علی نے ایک اشتہار انعامی یک ہزار روپیہ دیا تھا جس کی پیشانی پر آپ کی اجازت لکھی ہے۔

مضمون کا اشتہار یہ تھا کہ میں حضرت عیسیٰ مسیح کی زندگی اور رفع جسمانی اور تکذیب مرزا پر مالیر کوٹلہ کی جامع مسجد میں چل کر قسم کھاؤں جس میں یہ بھی مندرج ہو کہ اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر مجھے اور میری بیوی بچوں کو برباد کر

چونکہ اس کا نتیجہ صاف ہے کہ اگر ایک سال تک میں برباد نہ ہوا، تو خدا کے ہاں سچا ہونگا، جسکا آپ کو بھی اقرار کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں نے اس کے جواب میں بذریعہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء اور اشتہار مورخہ ۱۴ مئی سنہ رواں کے اس نتیجہ کو جو بالکل صحیح ہے، آپ کے لفظوں میں ظاہر کیا تھا کہ اگر ایک سال تک میں تباہی سے محفوظ رہا، تو یقیناً خدا کے کے ہاں سچا ہونگا، اس لئے آپ لوگوں کو میرے سامنے توبہ کرنی ہوگی۔

میرا خیال تھا کہ چونکہ یہ تجویز آپ ہی کی طرف سے ہے، اور آپ ایک مدعی نبوۃ کے صاحبزادہ ہیں اور آپ کا لقب قمر الانبیاء ہے، اور آپ بقول اپنے باپ کے مصلح اعظم اور کان اللہ نزل من السماء (گویا خدا اوپر سے اتر آیا) کے مصداق ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ایسے معقول نتیجہ کوفوراً مان لیں گے، اور ماننا بھی چاہیے تھا کیونکہ ایک سال کے اندر تباہ ہونے سے اگر میں باطل پرست ثابت ہونگا،تو ایک سال تک صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رہنے سے حق پرست ضرور ثابت ہونگا۔ ورنہ اس حلف کے اٹھانے کا کیا فائدہ؟ مگر افسوس میرے خیال کے خلاف آپ نے اس نتیجہ صحیحہ کی تسلیم سے اپنے اشتہار مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۲۱ء میں انکار کر دیا۔

میاں (محمود) صاحب ! آپ اتنا تو بتائیے اور مختصر لفظوں میں بتائیے کہ جس صورت میں ایک سال کی مدت میری بربادی کے لئے مقرر ہو، گو میرے دعائیہ لفظوں میں ہومگر ہوآپ کی تجویز سے،تو پھر اگر میں ایک سال میں مع بیوی بچوں کے برباد نہ ہوں،تو میری راست بازی کیوں نہ ثابت ہو۔ اور اگر ثابت ہوتو اسکو ماننے سے آپ کو انکار کیوں ہو؟ کیا آپ اس سے انکار کر کے امید رکھتے ہیں کہ دنیا کے اہل عقل صاحب الرائے آپکے ساتھ متفق ہونگے۔

ہاں آپ نے یہ خوب کہا کہ ہمارے اشتہار میں بطور جملہ خبریہ کے نہیں ہے کہ ثناءاللہ ایک سال تک برباد ہو جائے گا۔

میاں صاحب ! آپ تو معذور ہیں کیونکہ آپ علوم عربیہ اور اصولیہ سے واقف نہیں، مگر کیا آپ کے مصاحبین میں بھی کوئی ایسا ذی علم نہیں جو آپ کو اقتضاء النص کے معنی سمجھا دے۔ زیادہ نہیں تو اصول کی کتاب نورالانوار ہی دیکھ لیتے۔

سنئے! جب ایک سال میری بربادی کی مدت ہوئی اور میں برباد نہ ہوا،تو نتیجہ آپ ہی بتائیں کیا ہوا؟ کیا میں بدستور سابق جھوٹا ہی رہا ؟ پھر تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا۔

ہاں یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی اجازت سے منشی قاسم علی لکھتے ہیں کہ اشتہار تو میرا (قاسم علی کا)، پھر میں نے آپکو کیوں خطاب کیا۔ حالانکہ اس کی وجہ میں اسی اشتہار میں لکھ چکا تھا۔ تعجب ہے کہ آپ اور آپ کے مرید باوجود دیکھنے کے دیکھتے نہیں لھم اعین لایبصرو ن بھا۔

سنئے اسکے جواب میں میں اپنے سابقہ اشتہار مورخہ ۱۴ مئی میں سے اپنے الفاظ نقل کرتا ہوں جن کا جواب آپ کی طرف سے نہیں دیا ہے وہ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اصل مخاطب میرے خصوصاً اس قسم کی دعا گوئیوں میں آپ کے والد (مرزا غلام احمد صاحب) تھے اور آپ اپنے والد کے صحیح قائم مقام ہیں نیز آپ کی اجازت سے اشتہار مذکور نکلا ہے اس لئے میں اس بارے میں آپ ہی کو صحیح مخاطب جانتا ہوں۔

میاں صاحب! یہ میرا احسان ہے کہ میں آپ کو یا آپکی جماعت میں سے کسی فرد کو مخاطب کرتا ہوں۔ ورنہ میرا اصل خطاب تو آپ کے والد صاحب سے تھا جو بانی سلسلہ احمدیہ تھے میں ان کو اور وہ مجھ کو خطاب کرتے تھے۔ لطف صحبت تھا۔ اب تو

آں قدح بشکست وآں ساقی نماند۔

تاہم ... بادل نخواستہ لڑکوں اور ماتحتوں سے بھی گفتگو اور خطاب کرنا کوئی ہتک نہیں بلکہ سنت ہے۔ پس آپ منشی قاسم کو اپنی اجازت اور باپ کی قائم مقامی کو یاد کر کے بنی الا میر المدینہ والی مثال کے معنی حدیثوں کے پتلے (مرزا قادیانی نے مولوی محمد احسن صاحب کو حدیثوں کا تھیلہ لکھا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو آئینہ کمالات۔ ص ۶۰۳) مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے دریافت کریں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ میرا آپ کو مخاطب کرنا بالکل صحیح ہے اور نتیجہ بھی بہت درست ہے۔

ہاں یہ بات آپ نے ایک معقول کہی ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے جس کو آپ ہی کے الفاظ سے نقل کرتا ہوں جو یہ ہیں:

> اس بھلے مانس (ثناء اللہ امرتسری) کو اتنی بھی خبر نہیں کہ جو شخص ایک ایسی حلف کا معاوضہ ایک ہزار روپئہ دیتا ہے جس حلف کو بلا معاوضہ ایک نہیں سو بار بھی ایک کوئی چاہے تو ایک ایمان دار کا فرض ہے کہ وہ اٹھائے، تو کیا معاوضہ پا کر حلف اٹھانے والے کا بھی حق ہے کہ آگے سے وہ کہے کہ ہزار روپئہ کے علاوہ ایک مکان بھی مجھے ہبہ کردو۔

بے شک اس کا ایسا کہنا نامعقول ہے لیکن اگر حلف دہندہ اس کو دھمکی دے اور بجائے سادہ حلف کے اپنے من گھڑت لفظوں میں حلف پیش کرے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایک سال میں تباہ و برباد ہو جاؤں تو چونکہ یہ حلف سے زائد مضمون ہے، اس لئے اس کا بھی حق ہے کہ وہ اس کے مقابلہ میں زیادہ نہیں تو ایک سال تک بربادی سے بچ رہنے کے نتیجہ سے تصدیق کرانے کی شرط لگائے۔ چنانچہ اسی لئے ہم نے لگائی ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ورنہ اگر تم سادہ حلف اتنے مضمون (کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی نبوت والہام میں جھوٹے تھے) مجھ سے لینا چاہتے ہیں تو لیجئے علاوہ اس قسم کے جو ۱۹، مارچ ۱۹۲۱ء کو جلسہ قادیان میں بموجودگی ہزار ہا لوگوں کے کھا چکا ہوں اب بھی کہتا ہوں:

والله باللہ میرا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور مرزا جھوٹا۔

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد

پس اگر یہی آپ کا تقاضا تھا تو لیجئے بغیر ایک ہزار لئے بھی میں نے پورا کردیا۔ ہزار روپئے کی صورت میں تو تم لوگ کہتے کہ لالچ کے مارے جھوٹی قسم کھالی ہے۔ بغیر روپئے لئے تو نہ کہو گے۔ بس ما بخیر شما بسلامت۔ والسلام خیر الختام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۱ء ص ۴۔۵)

اعلان برائے طبع مباحثہ مالیر کوٹلہ

(از مہتمم اعلی مباحثہ)

مالیر کوٹلہ کے مباحثہ کی سہ روزہ روئداد اب مکمل ہو چکی ہے اور مطبع کو جارہی ہے۔ عام حالات میں روئداد مذکورہ ایک عرصہ پیشتر مکمل ہو جانی چاہیے تھی لیکن خلاف توقع اس کا مجسم مجوزہ حدود سے تجاوز کر گیا اور اب وہ بصورت مطبوعہ ۲۵۰ صفحات سے کم پر محیط نہ ہوگی۔ علاوہ بریں رمضان المبارک کے باعث کام مسلسل نہ ہو سکا۔

روئداد ہذا میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہمیں فریقین کے دلائل پر کوئی تنقید یا محاکمہ نہ ہو، اس کا آہنگ بیان سرتاپا غیر جانبدار ہو اور عوام اپنا ذاتی اجتہاد کرسکیں۔

مباحثہ مذکورہ کی شرائط قریباً دو ہفتے میں طے ہوئیں اور اس کے نتائج اورعواقب بھی نہایت دلچسپ ہیں۔ ان تمام امور کا تقاضا تھا کہ جملہ مراحل کو بہ تفصیل تمام بیان کیا جاتا۔ اس لئے روئداد متذکرہ میں واقعات ایک معرا صورت میں بلاتبصرہ اپنے ربط طبعی کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں۔

فریقین کی تقریروں کی مکرر کتابت اور جداگانہ مراتب میں ان کی تقسیم ایک دوسرا مرحلہ تھا جس نے توقف میں اور اضافہ کردیا کیونکہ اگر تقریروں کو محض کاتب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترحم پر چھوڑ دیا جاتا اور انہیں ابتدائی مسودات کے مطابق نقل کرتا تو ان میں موجودہ دل آویزی پیدا نہ ہوسکتی۔

روئداد کی نسبت یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ وہ اس امتیازی مباحثہ کی شان کے شایان ہو اور کتابت وطباعت میں ممتاز ہو۔

نظر برامور بالا کتاب کے میعاد معینہ میں شائع ہونے کی توقع نہیں تخمینہ کیا گیا ہے کہ اہتمام مجوزہ کے ساتھ کتاب کی اشاعت ماہ ہذا کے آخر تک ہوسکے گی مجھے فریقین سے توقع ہے کہ وہ اس کی اشاعت تک اپنی رواداری کو قائم رکھیں گے اور کسی عجلت سے کام نہ لیں گے اگر چہ انہیں میعاد مقررہ کے بعد جداگانہ اظہار رائے یا منفردانہ روئداد کی اشاعت کا حق حاصل ہے لیکن میں جانبین اور ان کے صدور سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے استحقاق کو آخر جون تک محفوظ اور معلق رکھیں کیونکہ بصورت دیگر روئداد کی تدوین میں جو کاوش کی گئی ہے وہ یکسر باطل ہو جائے گی دوران مباحثہ میں بھی ہم فریقین کی سہولیت اور مباحثہ کی تکمیل کے لئے شرائط کے اوقات میں توسیع کر چکے ہیں (امر واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ توسیع ہوئی تھی وہ احمدیوں کے لئے ہوئی تھی محمدیوں کے لئے نہیں، نہ محمدیوں کو ضرورت ہوئی نہ درخواست کی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور اب کامل توقع ہے کہ طرفین ایک جانبدارانہ روئداد کی اشاعت کیلئے میعاد مذکورہ کی توسیع کو جو حالات کے ناگزیر تقاضا سے پیدا ہوئی ہے گوارا کریں گے اور کسی عجلت کے اظہار سے اپنے ضعف واضطراب کا ثبوت نہ دیں گے۔

میں اسکی اطلاع فریقین کے صدور اور ان کے اخبارات کو بھیج رہا ہوں۔

والسلام، خان محمد احسان علی خان از مالیر کوٹلہ

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں کہ:

یہ بھی ذکر ہو چاہیے تھا کہ کتاب مفت ملے گی یا بقیمت۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۱ء ص ۸)

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیدر آباد دکن میں ثنائی معرکہ آرائیاں

(جنوری ۱۹۲۳ء میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، حیدر آباد دکن تشریف لے گئے تھے جہاں چند ہفتے قیام کے دوران میں قادیانیوں سے ان کی خوب معرکے ہوئے۔ان معرکہ آرائیوں کی داستان وقتاً فوقتاً انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن، اور اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوتی رہی۔ ذیل میں حیدر آبادی روداد بقلم شیخ الاسلام مولانا امرتسری درج کی جارہی ہے۔ بہاء)

میں حیدر آباد میں کیا کر رہا ہوں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

حیدر آباد دکن اور اسکے مضافات میں چپکے چپکے قادیانی تحریک پھیل رہی ہے جس کی وجہ سے اچھی ایک بھاری تعداد جماعت قادیانی (مرزائی) ہو چکی ہے اس لئے احباب دکن کی خواہش تھی کہ میں اس طرف پہنچوں حالانکہ تصنیفات پہنچ سکتی ہیں مگر احباب کا خیال تھا کہ بہت سے لوگ تصنیفات سے مستفید نہیں ہو سکتے چنانچہ وہ وقت آ گیا جو علم الٰہی میں میرے سفر دکن کے لئے مقرر تھا کہ میں ۱۳ جنوری کو گھر سے نکل کر بذریعہ ڈاک ۱۶ جنوری کو سکندر آباد (حیدر آباد) پہنچا دہلی سے مولوی محمد صاحب اور امرتسر سے مولوی محمد امین صاحب میرے ساتھ پہنچے جلسہ ہائے وعظ کئی ایک ہوئے جنکا ذکر یہاں (حیدر آباد) کے مقامی اخبارات میں ہوتا رہا وہ جلسے کس غیر معمولی رونق کے تھے؟ اور ان میں کیا بیان ہوتا ہے بطور نمونہ ایک جلسہ کا بالاختصار ذکر رہبر دکن سے نقل کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرسوں شب حسب اعلان نواب فیاض علی خان صاحب کی ڈیوڑھی کے صحن میں بصدارت مولوی محمد صاحب دہلوی ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزا صاحب کی نبوت پر ایک مبسوط تقریر کی ۷۔۸ ہزار آدمیوں کا مجمع تھا مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر اقسام توحید کی تشریح فرمائی بتایا کہ توحید دو قسم کی ہے ایک توحید ذات دوسری توحید عبادت ہندوستان میں بہت سے ایسے فرقے ہیں جن میں سے کسی میں توحید ایسی مکمل شکل میں نہیں پائی جاتی جیسی کہ اسلام میں ہے ہندؤوں میں شرک عبادت وشرک توحید ذات دونوں پایا جاتا ہے نصرانیوں میں بھی شرک عبادت وشرک ذات ہے کہ خدا، خدا کے بیٹے، اور روح القدس کو ایک سمجھنے اور ان سب کی عبادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے آریہ سماج کی تعلیم شرک عبادت سے بری ہے لیکن شرک ذات یہاں بھی موجود ہے کہ وہ خدا، اور ارواح کو برابر قدیم مانتے ہیں گو یا مادہ اور روح پہلے سے موجود تھے اور خدا بھی جو پہلے سے موجود تھا اس نے ان دونوں کو ترکیب دے کے اس کائنات کو پیدا کر لیا لیکن اسلام ایک ایسی ذات واحد کا قائل ہے جو خود مادہ اور ارواح کا بھی خالق ہے اور اس طرح مسلمانوں کا خدا آریہ عقیدہ کے خدا پر ترجیح رکھتا ہے کہ کامل الاختیار ہے اور مادہ اور ارواح کا محتاج نہیں

اس کے بعد آپ موضوع بحث پر اس طرح آئے کہ پنجاب کو بھی ایک ایسے نبی کے پیدا کرنے کا فخر ہے جو اپنے آپ کو خدا میں شامل بلکہ خود خدا دیکھتے ہیں اور پھر ثبوت کے لئے یہ کہتے ہیں کہ میں نے آسمان بھی بنائے اور ستارے بھی بنائے وغیرہ، مولانا نے اثناء تقریر میں مرزا صاحب کے ہر دعوی کی عبارت خود مرزا صاحب کی کتابوں سے پڑھ کر سنائی اور مزید تصدیق کے لئے خود بھی نہ پڑھی بلکہ کتاب کو اوروں کے حوالہ کیا کہ وہ خود حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیں

اس کے بعد آپ نے مرزا صاحب کے ان الہامات پر بحث فرمائی جو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وفات اور پیدائش سے متعلق ہیں اور مولانا کا بیان اس موقع پر نہایت ظریفانہ اور دل نشین تھا آپ نے مرزا صاحب کی کتابوں سے الہام کی عبارت پڑھی اور پڑھوائی تین جگہ اپنی عمر کی نسبت مرزا صاحب نے پیش گوئی فرمائی ہے ایک جگہ تو خدا نے آپ سے بذریعہ الہام فرمایا کہ آپ کی عمر ۸۰ یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی اور دوسرے دو معاونی الہاموں سے مرزا صاحب کی عمر کا تعین ۷۶ سے ۸۶ تک کیا گیا ہے مولوی صاحب نے اول تو حاضرین کی توجہ نفس الہام کی جانب مبذول کرائی کہ اس سے خود خدا کے علم پر حرف آتا ہے گویا اس نے خود اپنے ذہن میں ابھی تک یہ قرار نہیں دیا ہے کہ مرزا صاحب کی عمر ٹھیک کیا ہوگی حالانکہ آنحضرتﷺ نے جنگ بدر کے وقت پیش گوئی فرمائی تھی کہ ابوجہل فلاں جگہ مر کر گرے گا وہ وہیں مرا سر مو فرق نہ ہوا۔ خدا اپنے نبی کی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے جن چیزوں کو حجت قرار دیتا ہے وہ کبھی غلط نہیں ہوسکتیں اور نہ ان میں اس قدر تذبذب ہوتا لیکن اگر اس الہام کو دستور اللہ کے مطابق بھی مان لیا جائے کہ خدا نے ایسا ہی فرمایا تھا تو آپ کی عمر ۷۶ سے ۸۶ کے درمیان کسی ایک سال پر پہنچ کر ختم ہونی چاہیے تھی لیکن یہ بھی پورا نہ ہوا آپ کو گیارہ سال قبل ہی موت آ گئی گویا ۶۶ برس میں عمر کا حساب مولوی صاحب موصوف نے احمدی کتابوں میں اور خود مرزا صاحب کے بتائے ہوئے سنہ سے لگایا اور یہ ایک معمہ ہے کہ مرزا صاحب کی عمر کی گاڑی یہاں وقت سے اس پہلے کیسے چھوٹ گئی اسی طرح آپ نے بتایا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے ایک کشف کو مرزا صاحب نے اپنے پر عجیب وغریب طرح سے منطبق کرنے کی کوشش کی ہے ابن عربی نے فصوص الحکم میں فرمایا ہے کہ قیامت سے قریب ایک لڑکا توام پیدا ہوگا اوس کے بعد عورتیں بانجھ ہو جائیں گی کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا یہ چین میں ہوگا اس کی زبان چینی ہوگی یہ نیک لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا لیکن کوئی اس کی نہ سنے گا۔ مرزا صاحب نے اس بات کی کوشش فرمائی ہے کہ اس کو اپنے ہی حق میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک پیش گوئی ثابت فرمادیں چنانچہ آپ نے اپنی پیدائش کا قصہ اس طرح بتایا ہے کہ میں توام (جوڑا) پیدا ہوا تھا میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے نکلی میں اس کے بعد پیدا ہوا یہ لڑکی چھ یا سات مہینوں کے بعد مرگئی اس کا نام جنت تھا مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ لڑکا جس کی ابن عربی نے پیش گوئی کی تھی میں ہی ہوں میں ہی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں لیکن وہ میری نہیں سنتے لیکن چونکہ دنیا میں عورتیں بانجھ نہیں ہوئی ہیں اور سلسلہ توالد و تناسل برابر قائم ہے بلکہ خود آپ کی بھی اولاد ہے تو آپ نے فرمایا اس سے ابن عربی کی مراد یہ ہے کہ نیک اولاد نہیں ہوگی مولوی صاحب نے کہا کہ اس کے لئے مرزا صاحب نے خود اپنی اولاد کے لئے کوئی استثنا نہیں قائم کیا ہے رہا زبان اور پیدائش کہ چینی ہو اس کے متعلق مرزا صاحب نے جن کی زبان پنجابی تھی یہ فرمادیا کہ چین کے قدیم مغل مراد ہیں اور میں انہیں سے ہوں۔

الغرض ان دونوں باتوں کو تشریح سے بیان کرتے ہوئے آپ نے بعض اور احمدی بھائیوں کے عقائد بھی بیان کئے جو عام مسلمانوں کے لئے دل خراش ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب نے عام مسلمانوں کو اپنے متبعین کے سوا کافر کہنا یا ان کا: صد حسین است در گریبانم، بتانا ان کے متبعین کا قادیان میں مشاعروں کے دوران میں جو مرزا صاحب کے مدحیہ اشعار کے لئے منعقد ہوئے تھے ایسی طرحوں میں جسکی ردیف رسول قدنی بروزن رسول مدنی ہے ایسے اشعار لکھنا جس میں حضرت قطب ربانی غوث صدانی حضرت شیخ محی الدین جیلانی کو مرزا صاحب کی خاک قدم کا سرمہ چشم بنانا، یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے عام مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہے اور یہ گویا ایسا ہے کہ ان بزرگان دین پر جو جنت الماویٰ میں چین سے بسر فرمارہے ہیں پسّو کاٹ رہے ہوں۔

اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا صاحب کے متعلق آج جو آپ نے کہا ہے وہ تو ابھی بالکل ابتدائی باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اصلی مقصد تو آگے آئے گا اور کہا کہ آپ سے اکثر یہ سوالات ہو رہے ہیں کہ کیا مناظرہ ہوگا؟ آپ اس کے جواب میں اس اعلان کو پسند کرتے ہیں کہ مناظرہ کے لئے میں تیار ہوں لیکن یہ مناظرہ ایسا قطعی ہو جائے کہ یہ سارے ہندوستان کے لئے نظیر ہو سکے سلطنت حیدرآباد ایک اسلامی ریاست ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اعلیٰ حضرت کے حضور میں درخواست دیں اور محکمہ امور مذہبی کی نگرانی میں ایک قطعی مناظرہ ہو جائے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ کوئی شریعت یا سلطنتی قانون کسی کو مذہب کے اختیار کرنے یا ترک کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا۔ اور اس قطعی مناظرہ کے بعد کسی قادیانی بھائی کو ترک مذہب پر مجبور نہیں کیا جائے گا لیکن یہ ایک ایسا ممتاز فیصلہ ضرور ہوگا جو سارے عالم اسلامی میں پیش کیا جاسکے۔

اس کے بعد ترکوں کی فتح ونصرت کی دعا کے ساتھ کوئی تین گھنٹہ کے تسلسل کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ (رہبر دکن ۔۲۳ جنوری ۱۹۲۳ء)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۵ ص ۷۔۲۸)

میں حیدرآباد میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ریاست حیدآباد دکن باوجود ایک اسلامی ریاست ہونے کے عام طور پر مذہبی مسائل سے لوگ بے خبر ہیں۔ بے خبری کا نتیجہ ظاہر ہے۔ قادیانی تصنیفات کا اثر ریاست کے بعض عہدہ داروں پر پڑا تو ان کی تحریک سے ماتحتوں میں بھی آیا۔ یہاں تک کہ اچھی خاصی تعداد حیدرآباد دکن میں قادیانی امت کی بن گئی۔ گذشتہ ایام میں خبر نکلی کہ ایک ضلع کے قاضی بھی قادیانی ہو گئے تھے۔ جب اس کی شکایت شہریار دکن تک پہنچی تو اسے معزول کیا گیا۔ مگر تحریک مذہبی اندر اندر اپنا کام کرتی رہی۔ یہاں تک کہ سکندرآباد متصل حیدرآباد کے ایک سوداگر عبداللہ الہ دین صاحب بھی قادیانی نبی کے امتی ہو گئے۔ یہ صاحب اپنے خیال کے بڑے پکے راسخ ہیں۔ قادیانی ہوتے ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ان کو ہر قسم کی قوت پہنچانی شروع کی۔ کبھی کوئی رسالہ ہے، کبھی کوئی اشتہار ہے، کبھی دعوت مناظرہ ہے، تو کبھی دعوت مباہلہ۔

اس لئے حیدر آباد اور سکندر آباد وغیرہ کے مسلمان بہت تنگ ہوئے کہ آئے دن کی چھیڑ چھاڑ سے نجات کیونکر ملے۔ آخر انہوں نے نجات اسی میں سمجھی کہ امرتسر سے اسی کو بلائیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ٹکر کھائے ہوئے ہے اور مرزا صاحب اس کی ٹکر سے دار الفنا چھوڑے ہوئے ہیں۔

چنانچہ ان کا ایک معتمد جلسہ اہل حدیث کانفرنس دہلی منعقدہ دسمبر ۱۹۲۲ء میں پہنچا کہ مجھے لے چلے۔ ان دنوں تو میں نے علالت طبع کا عذر کیا۔ آخر تقاضا پر تقاضا سے بمجبوری ۱۴ جنوری کو چل پڑا۔ ۱۶ جنوری ۱۹۲۳ء کو پہنچ کر قیام سکندر آباد میں کیا اور جلسہ ہائے وعظ دونوں شہروں (سکندر آباد اور حیدر آباد) میں ہونے لگے۔ میرے ساتھ امرتسر سے مولوی محمد امین اور دہلی سے مولوی محمد صاحب جونا گڈھی بھی پہنچے۔

آکر دیکھا کہ قادیانی مضامین سننے کا لوگوں میں بے حد شوق ہے۔ جلسوں میں ہزار ہا آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا۔ ایسا کہ معمولی آواز کا اتنی دور تک پہنچنا مشکل تھا۔ پھر لطف یہ کہ اس ہجوم میں ہر مذہب وملت کے لوگ ہوتے تھے۔ مسلم، غیر مسلم، مقلد، غیر مقلد، شیعہ، سنی، حتی کہ مہدوی (دکن میں ایک بہت بڑی جماعت ہے جو سید محمد جون پوری کو مہدی موعود مانتی ہے ان کو مہدوی کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) بھی بکثرت شریک ہوتے۔

میرے ساتھی علماء تو مسائل شرعیہ توحید وسنت پر وعظ فرماتے۔ میرے حصہ کا مضمون تھا، اسلام اور قادیانی مشن۔ میں نے اپنی تقریروں میں بارہا یہ تحریک بھی کی جسکو پبلک نے بہت پسند بھی کیا کہ چونکہ یہ ملک ایک اسلامی حکومت کے ماتحت ہے اور یہ ریاست بفضلہ تعالیٰ ایسی فیاض ہے کہ سارے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان بھی اسکا فیض پہنتا ہے، اس لئے اس نئے جھگڑے کا فیصلہ بھی اس ریاست میں ہونا اہل اسلام بلکہ تمام اہل ملک کو مفید ہوگا۔ جس کی صورت یہ ہے کہ حضور نظام کے حکم سے تین صاحب ماہر علوم جج مقرر کئے جائیں وہ فریقین کے بیانات سنیں میں نہیں کہتا کہ کتنی دفعہ سنیں ہاں یہ کہتا ہوں کہ کہ صحیح معلومات کا کافی ذخیرہ فراہم کرنے کے لئے جتنی دفعہ چاہیں ہر فریق سے تحریری بیان لیں اور مسل مکمل کر کے فیصلہ لکھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر یوی کونسل کی طرح ان تین ججوں کے فیصلہ پر حضور نظام کی شاہی مہر ثبت ہو۔

ہاں اس فیصلے کا نتیجہ صرف اظہار حق ہوگا فریق مغلوب پر جبر نہ ہوگا کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ کر غالب کا مذہب اختیار کرے۔ یہ دونوں امور آیت کریمہ سے ثابت ہوتے ہیں جو یہ ہیں

لااکراہ فی الدّین قد تبیّن الرّشد من الغیّ

یعنی دین کی ہدایت کھل چکی ہے قبول کرانے میں جبر کرنا جائز نہیں

پس اس آیت کے ماتحت اسلامی دنیا کو حقیقت حال بتانے کیلئے فیصلہ شاہی ہو جانا چاہیے جو کتاب کی صورت میں چھپ کر شائع ہو۔جس سے تمام مسلمانوں کو فائدہ ہو۔ اس کے نظائر بھی بتائیں کہ خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں اس قسم کے مباحثات ہوتے تھے۔اسی زمانہ میں نواب صاحب رام پور نے بھی یہ مباحثہ کرایا تھا۔

حیدر آبادی پبلک چونکہ فیصلہ کی متمنی تھی، اس لئے ایک محضر نامہ بدستخطی سینکڑوں مردمان حیدر آباد سرکار عالی میں انہوں نے پیش کر دیا۔جس کا مضمون یہی تھا کہ قادیانی مذہب سے اہل اسلام میں بڑی بے چینی ہے۔آج کل اتفاق سے مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں لہذا درخواست ہے کہ اس نزاع کا فیصلہ بذریعہ مباحثہ کرایا جائے۔

آج ۱۲۔فروری ۱۹۲۳ء تک تو اس کے متعلق کوئی حکم سرکاری صادر نہیں ہوا۔آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

یہ کاروائی تو یہاں ختم ہوئی، ادھر دوسری کاروائی یہ ہوئی کہ قادیانی امت نے بھی جلسہ وعظ کیا۔نیت میں اخلاص کی بجائے شر دیکھئے کہ جس بنگلہ میں ہم کو ٹھہرایا گیا تھا اسی کے مالک سے اجازت لے کر اسی کے میدان میں بالکل ہماری قیامگاہ کے سامنے کیا۔کیوں: اس لئے کہ:

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی اور چھیڑیں گے

اسی روز اہل اسلام کا جلسہ بھی حیدر آباد میں تھا۔ہم تو ادھر چلے گئے۔یہاں لوگ آئے اور قادیانی لیکچراروں پر ہنسی کھلی اڑاتے ہوئے چلتے بنے۔غالبًا یہ اس شر کا بدلا ملا جو ہمارے قیام گاہ میں جلسہ کرنے سے ان کے دل میں مخفی تھی۔ہاں جلسہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پیشتر مجسٹریٹ نے بھی ان کو ہمارے قیام گاہ میں جلسہ کرنے سے روکا مگر انہوں نے فساد کی ذمہ داری اپنے سر لے کے بصد منت اجازت لی۔

دوسرا شر جلسہ میں کیا۔ وہاں بھی جب اس مضمون پر پہنچے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک دو پیش گوئیاں اسی طرح ہوئیں جس طرح آنحضرت ﷺ کی حدیبیہ والی پیش گوئی ہوئی۔

یہ سنتے ہی لوگوں نے شیم شیم کے آوازے کسے۔ بلکہ کسی من چلے نے ایک دو توڑے بھی ادھر ادھر چلائے، جن کی وجہ سے جلسہ میں انتشار پیدا ہو کر لیکچرار صحن سے اٹھ کر اندر چلے گئے۔ وہاں جتنے آدمی سما سکے ان کو تھوڑا بہت سنایا۔ اس کے بعد ان کو جلسہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا کیونکہ حیدر آبادی پبلک کہتی تھی کہ ہم تو اب ان کے حالات سے خوب واقف ہوئے ہیں۔

تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین کے قادیانی ہونے سے ان کے بھائیوں سے جو اختلاف ہوا، تو انہوں نے ان کو مجبور کیا کہ قادیانی علماء سے مباحثہ کرائیں۔ چنانچہ ۳۱ جنوری کو ان کے مکان پر ایک مختصر سا خانگی مباحثہ ہوا۔

مباحثہ تحریری تھا۔ اسکی مفصل روداد کتاب کی صورت میں شائع ہوگی جسکا نام ہوگا، قادیانی مباحثہ دکن۔

میں سچ کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں بفضلہٖ تعالیٰ جتنی دفعہ احمدی دوست آئے ہیں اور (بقول خود) فتحیاب ہوئے ہیں، ان سب کے مجموعہ کے برابر یہاں سکندر آباد میں ان کو فتح یابی یا بالفاظ دیگر ذلت نصیب ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود قرارداد اس امر کے کہ مباحثہ دو روز ہوگا، صرف ایک ہی روز کر کے ایسے خاموش ہوئے کہ، کاٹو تو لہو نہیں۔

ہر چند انجمن اہل حدیث سکندر آباد نے اپنے سلسلہ خط و کتابت سے ان کو بلایا، مگر وہ ایسے سوئے کہ دیکھنے والا کہے،

چناں خفتہ اند کی گوئی مردہ اند۔

سوال صرف یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی آسمانی منکوحہ کے خاوند مسمی سلطان محمد کی بابت کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے کہ میری زندگی میں اسکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرنا تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے۔
پھر مرزا صاحب تو مر گئے وہ ابھی تک زندہ ہے۔
لہذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جھوٹے تھے۔
جواب ملا، کہ پیش گوئیوں میں ہمیشہ پردہ اخفا رہتا ہے، اس لئے کہ وہ ایمان بالغیب میں ہوتی ہیں۔ چونکہ مرزا سلطان محمد بیگ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں اخلاص مند ہو گیا تھا اس لئے نہیں مرا۔
جواب دیا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں کہ پیش گوئی کھلی دلیل ہوتی ہے اور یہ کھلی دلیل نہیں ہوئی، لہذا یہ پیش گوئی غلط ہوئی۔
جواب ملا کہ تقدیر مبرم کی بابت حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں
کبھی ٹل جایا کرتی ہے۔
جواب دیا گیا کہ وہ کتاب پیش کرو۔ علماء کرام (عثمانیہ یونیورسٹی کے اساتذہ) بیٹھے ہیں، ان کے سامنے اگر اس عبارت کا مطلب یہ ثابت ہو، جو تم کہتے ہو، تو میں اپنا دعوی واپس لے لوں گا۔
نہ کتاب پیش کی، نہ عبارت دکھائی، نہ سنائی۔
بس ایک ہی روز کی قوت آزمائی سے ایسے ڈرے کہ پھر سامنے نہ آئے۔
اس بحث کا مفصل رسالہ شائع ہو گا۔ بہت لطیف بحث ہے۔
نوٹ: اس مباحثہ میں علاوہ حیدر آبادی احمدیوں کے قادیان سے بھی دو عالم (مولوی فضل دین وکیل اور شیخ عبدالرحمٰن) آئے تھے۔ مؤخر الذکر مناظرہ کرتے تھے باقی انکی امداد۔
الحمد للہ حیدر آبادی اور اسکے ارد گرد کے جتنے لوگ جلسوں میں آتے رہے حقیقت مرزا کو خوب سمجھ گئے۔ اسی اثنا میں مسائل توحید و سنت بھی پبلک کے کانوں میں پڑتے رہے جن سے وہ پہلے غیر مانوس تھے اب مانوس ہو گئے۔ الحمد للہ

چوتھا پہلو۔

قادیانی امت نے ایک اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ اگر تردید مرزا میں سچا ہے تو قسم کھائے۔ جس میں سال تک اپنے لئے عذاب مانگے۔ ہم اس کو مبلغ پانچ سو روپئہ انعام دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب بذریعہ اشتہار دیا گیا جو درج ذیل ہے

میں قادیانی کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

برادران دکن ! آپ حضرات نے میری کئی تقریریں قادیانی مشن پر سنیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں شرکت کا ہونا ان تقریروں کی پسندیدگی کی دلیل ہے۔اس لئے آپ جان چکے ہوں گے کہ میں اپنی تقریر میں نہ کوئی بات اپنی طرف سے بناوٹ کی کہتا ہوں، نہ کوئی کلمہ ہتک آمیز دل آزار بولتا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ ان تقریروں کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔

اس اثر سے رنجیدہ ہوکر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد وغیرہ نے بتوسط سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ایک اشتہار دیا ہے جو آپ صاحبوں کی نظر سے گذرا ہوگا۔اس اشتہار کا مختصر مضمون یہ ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ، مرزا صاحب قادیانی کے کذب اور حضرت عیسیٰ کی حیات پر قسم کھائے۔ مدت ایک سال میں اپنے لئے عذاب مانگے وغیرہ۔تو پانچ سو روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیں گے۔

بردران! اس سے پہلے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا۔ مجھے وہ اشتہار جب امرتسر میں ملا تو میں نے فوراً اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا کہ مبلغ دس ہزار انعامی رقم پہلے مہاراجہ کشن پرشاد صاحب کے پاس جمع کرادو اور جواب کے فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو۔

اس کے جواب میں سیٹھ صاحب کی طرف سے ہم کو کوئی جواب نہ ملا بلکہ ایک اور اشتہار پیلے رنگ کا ملا جس میں بجائے ہماری پیش کردہ تجویز منظور کرنے کے نئے سرے سے پھر دس ہزار کا انعام لکھا گیا۔

اس کا جواب بھی اہل حدیث میں دیا گیا جس کو انجمن اہل حدیث سکندرآباد نے بطور اشتہار حیدرآباد اور سکندر آباد وغیرہ میں شائع کردیا۔

یہ تو ہے ان کی انعامی رقموں کی حقیقت کہ لودھیانہ کے واقعہ سے ڈر کر دس ہزار سے ایک دم پانچ سو پر آ گئے۔ خدا معلوم دیتے ہوئے کہاں تک پہنچیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گے۔ چونکہ روپیہ لے کر حلف اٹھانے میں ان لوگوں سے ایک خطرہ بھی ہے وہ یہ کہ یہ لوگ کہہ دیں کہ مولوی صاحب نے روپیہ کے لالچ میں جھوٹی قسم کھالی ہے، اسلئے میں بغیر روپیہ کے قسم کھانے کو تیار ہوں جس کی تفصیل سنئے

برادران دکن! جن صاحبوں نے ۱۹ جنوری مطابق ۲ جمادی الثانی کو میری پہلی تقریر سکندر آباد میں سنی ہوگی، ان کو یاد ہوگا کہ میں نے اس تقریر میں مرزا صاحب قادیانی کے کذب پر صاف لفظوں میں حلف اٹھائی تھی جو ایک بھلے آدمی ایمان دار کی تسلیم کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔

مگر قادیانی جماعت نے اپنے اشتہار میں ایک اور قسم کھانے کی تحریک کی جب کہ سزا کی مدت ایک سال تک رکھی ہے، لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اگر ایک سال تک میں زندہ سلامت رہوں، تو ان پر کیا اثر ہوگا۔

اس لئے میں واضح الفاظ میں لکھتا ہوں کہ چونکہ حلف پر انہوں نے سال تک میری زندگی کی حد لگائی ہے، جو قرآن وحدیث میں تو ثابت نہیں مگر ان کی مسلّمہ ہے، اسلئے میں سال کے بعد تک اگر زندہ رہا تو مکرر قطعی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ میں تکذیب مرزا میں ان کے نزدیک بھی سچا ہوں۔ پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ یہ لوگ اسی وقت قادیانی مذہب چھوڑ کر میری طرح تکذیب مرزا میں کمربستہ ہو جائیں۔

چونکہ میرا مقابلہ دراصل مرزا صاحب آنجہانی سے تھا، ان کے بعد بحیثیت قائم مقام ان کے خلیفہ سے ہے۔ اس لئے میں حق رکھتا ہوں کہ یہ شرط لگاؤں کہ خلیفہ قادیان مع اپنی صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کے اس مضمون کی دستخطی تحریر مجھے دیں کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب اور حضرت عیسیٰ کی حیات پر قسم کھائیں۔ سال تک قدرتی موت سے جس میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہ ہو بچ رہیں، تو میں (میاں محمود خلیفہ ثانی مع ممبران صدر انجمن احمدیہ) مرزا صاحب قادیانی کا مذہب چھوڑ کر جمہور مسلمانوں میں بلکہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کی تکذیب کیا کریں گے اور اپنے کل مبلغوں کو بھی یہی حکم دیں گے۔،

اس دستخطی تحریر پر میں اپنی پہلی قسموں جو میں قادیان اور سکندرآباد وغیرہ میں کھا چکا ہوں (ان کے علاوہ) نئے سرے سے کذب مرزا۔ حیات عیسی علیہ السلام پر بحولہ و قوتہ قسم کھاؤنگا۔ ان شاء اللہ

مسلمانان حیدرآباد.. بمقام شیرآباد ۲۵ جنوری کو جو جلسہ وعظ ہوا تھا اس میں ہزار ہا مسلمانوں کے مشورہ سے یہ مضمون پاس ہوکر شائع کیا جاتا ہے، ورنہ میں تو احمدیوں کی حرکات اور حرکات کے مقصودات کو بھی جانتا ہوں۔

جناب مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ ثناءاللہ اور مجھ میں سے جو جھوٹا ہے، خداوند اس کو سچے کی زندگی میں موت دے۔

چونکہ وہ بڑے میاں تھے ان کی یہ دعا قبول ہوگئی۔ جس کا اثر دور دور تک پہنچا۔ باوجود اس الٰہی فیصلہ کے ان لوگوں کا نئے سرے سے مجھے حلف دینا اس غرض سے ہے کہ سابق کے فیصلہ الٰہی سے اسلامی پبلک کی غفلت ہو جائے جس سے ان کی شرمندگی اور بدامت میں کمی واقع ہو:

من انداز قدت را خوب می شناسم

اسلئے اشتہار میں مجھ سے جدید حلف چاہتے ہیں اور ایک سال تک عتاب کی دھمکی دیتے ہیں، تو میں بھی حق رکھتا ہوں کہ ان کی رقم پانچ سو تو ان کو واپس کروں، مگر یہ شرط لکھا لوں کہ سال کے بعد ان کا خلیفہ وہ خود اور ساری جماعت قادیانی مذہب کو غلط جان کر بحکم کو نوا مع ا لصادقین میرے ساتھ اشاعت اسلام کریں گے۔

ناظرین کرام! بس اب حلف کا دلوانا جو قادیانیوں نے تجویز کیا ہے خود ان کی منظوری پر موقوف ہے۔ ہم اپنے اقرار کو پورا کرنے کا اعلان کر چکے ہیں فلیشھد الثقلان انی صادق

نوٹ: میری طرف سے یہی جواب ہوگا چاہے فریق ثانی ہزار بار بولیں میرے طرف سے یہ معقول شرط ہمیشہ پیش رہے گی انشاءاللہ تعالی جس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکار سے فریق ثانی کی حق پسندی اہل دکن پر بار بار روشن ہو جائے گی جیسی اہل پنجاب پر روشن ہے

اطلاع: گو میرے ذریعہ سے خدا نے اسلامی عقاید کو قادیانی نبوت پر ہمیشہ غالب رکھا، تاہم دکن کے مسلمانوں میں قادیانی مذہب کی وجہ سے جو تفرقہ عظیم ہو رہا ہے میں اس کے رفع دفع کرنے کو ہر وقت تیار ہوں۔ جس کی صورت یہ ہے کہ بتقرر منصف ایک باقاعدہ تحریری مباحثہ ہو جو مع فیصلہ مسلمہ منصف شائع کیا جائے تاکہ ہم مسلمانوں سے یہ تفرقہ دور ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ربنا افتح بيننا بالحق و انت خير الفاتحين۔

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

مرقومہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس اشتہار کا جواب نہیں ملا۔

میرے حیدر آبادی قیام پر قادیانی امت کی لاہور پارٹی کا اخبار پیغام لکھتا ہے کہ امرتسری تفریق بین المسلمین میں مشغول ہے۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے، بلکہ جھوٹے نبی کے بوئے ہوئے کانٹوں کو اکھاڑنے میں مشغول ہے۔ اعتبار نہ ہو تو حیدر آباد میں پہنچ کر مسلمانوں سے دریافت کر لے کہ میری تقریروں سے مسلمان کیسے متفق ہوئے۔ الحمد للہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء جلد ۲۰ نمبر ۱۷ ص ۱۔۴)۔

میں حیدر آباد میں: ۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ کے تقاضا پر اصحاب دکن کی دعوت کو قبول کر کے ۱۳ جنوری ۱۹۲۳ء کو چلا۔ ۱۶ جنوری کو سکندر (حیدر آباد) پہنچا۔ اس ملک میں قادیانی مذہب کا چرچا بہت ہے بہت لوگ اچھے عہدوں پر اور بہت لوگ آسودہ بھی اس فرقہ میں شامل ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ ساری ریاست میں تقریباً ۱۵ ہزار مرزائی (قادیانی) ہو چکے ہیں۔ میں جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچا اور تقریروں کا سلسلہ جاری ہوا، تو جلسہ وعظ میں ہزاروں کی تعداد میں مسلم غیر مسلم ہوتے۔ قادیانی تعلیم سن کر بہت خوش ہوتے اور خوشی کے بعد ان کو حیرانی ہوتی کہ اس قسم کے اقوال مرزا ہم سے چھپائے رکھے تھے۔

ان تقریروں میں میں نے مسلمانان حیدرآباد دکن کو توجہ دلائی کہ یہاں ایسی بڑی ذی شان اسلامی ریاست میں اس جھگڑے کا فیصلہ نہ ہوا تو کہاں ہوگا۔ حضرت نظام اس کام کو دینی خدمت جان کر متوجہ ہو کر مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی پر فریقین کی تقریریں سنیں، جو تحریری کی جائیں۔ جہاں پہنچ کر ذخیرہ معلومات کافی فراہم ہو جائے تقریریں ختم کرا کر فیصلہ لکھ دیں۔ وہ فیصلہ مع تقریروں کے جو اصل الفاظ میں ہوں کتاب میں صورت میں چھاپ کر شائع کر دی جائے۔ جس کی صورت یہ ہو کہ ہندوستان کے ہر عالم کے پاس اور ہر کتب خانہ عام میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا جائے۔ لیکن فیصلہ کا اثر یہ نہ ہو گا کہ فریق مغلوب کو غالب کا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا آیت قرآنی لا اکراہ فی الدین (دین کے بارے میں جبر کرنا جائز نہیں)، کے خلاف ہے۔

اس تحریک کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری بے خبری ہی میں حیدرآبادی مسلمانوں نے حضور نظام کی خدمت میں درخواست دی کہ قادیانی مذہب کے متعلق گفتگو کرا کر فیصلہ کیا جائے تاکہ مسلمانوں میں آئے دن کے جھگڑے ختم ہوں۔ اس درخواست کا فیصلہ آج (۱۱ فروری ۱۹۲۳ء) تک نہیں ہوا آئندہ جو ہو گا ظاہر کیا جائے گا۔ (اس مضمون کے درج ہونے کے بعد اطلاع ملی ہے کہ دکن کے وزیر مذہبی امور نے اس معاملہ میں سرکاری دخل سے انکار کر دیا ہے منیجر اہل حدیث امرتسر)

دوسری طرف قادیانی جماعت نے بسر کردگی حاجی عبداللہ دین صاحب سوداگر سکندرآباد جو ایک پر جوش اور مخیرؔ احمدی ہیں ایک اشتہار دیا جس میں مجھ کو حلف اٹھانے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا اور شہر حیدرآباد وغیرہ میں بڑی اشاعت کی کہ میں حلف اٹھاؤں۔ حلف کے الفاظ بھی خود ہی قلم بند کئے جو یہ ہیں:

> میں ثناء اللہ ڈیٹر اہل حدیث خدا تعالی کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعاوی اور دلائل کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبد اللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار روپیہ کا بھی بغور پڑھا مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے یہ دعاوی والہامات جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت و مسیح موعود مہدی معہود وامتی نبی ہونے کے متعلق ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء اور دھوکہ اور فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں ۔ برخلاف اس کے عیسی وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا جب ہوگا تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے (کیا افتراء ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اسلام کو دنیا میں پھیلا ویں گے مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان غلط دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ اگر میرے یہ عقاید خداتعالی کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف وصحیح احادیث کے خلاف ہیں اور غلام احمد صاحب قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعووں میں خداتعالی کے نزدیک سچے ہیں، تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے ذوالجلال خدا! جو تمام زمین وآسمان کا واحد مالک ہے، اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے، پس تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں، تو ہی قہار اور غالب اور منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر سمیع وبصیر ہے۔ اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد وتعصب یا ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں، تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسی غضب ناک وعبرتناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو، تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا جس کی پاداش میں خداتعالی کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے۔ آمین آمین ۔ پس یہ حلف ہزار وعظ کا ایک وعظ ہوگا عالم فاضل عوام تمام پر یہ بات جس قدر موثر ہوگی کوئی تقریر یا کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ براہ کرم مولوی ثناء اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صاحب توجہ فرمائیں۔ ہم پانچ سو روپیہ نقد لے کر تیار ہیں۔ انصاف پسند پبلک سے ہمیں قوی امید ہے کہ وہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب سے خصوصاً مباہلہ کیلئے ورنہ اس پیش کردہ فیصلہ کے لئے بزور استدعا کرے گی۔ یہ تو ایک حلفیہ شہادت ہے۔ پس ہمیں امید ہے کہ و لا تکتموا الشهادة کے ماتحت مولوی ثناء اللہ صاحب ضرور ہمارے پیش کردہ آسان فیصلہ کو لاطائل عذرات سے نہ ٹال دیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں نے اپنے وعظ کے جلسوں میں جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہوتے تھے اس اشتہار کے متعلق ذکر کیا کہ چونکہ یہ معاملہ سب مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے اسلئے آپ لوگ میرے جواب کو پسند کریں تو میں بھی جرأت سے شائع کردوں سب نے اس جواب کو پسند کیا جو یہ ہے:

چونکہ سال تک زندہ اور سلامت رہنے میں میں سچا ثابت ہونگا اس لئے بعد سال خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد قادیانی) اور مشتہر عبداللہ الہ دین صاحب بحکم کونوا مع الصادقین قادیانی مذہب چھوڑ کر میرا ساتھ دیں اگر اس حال میں بھی قادیانی مذہب نہ چھوڑیں تو دس ہزار روپیہ تاوان دیں۔

اسکا جواب آج (۱۱ فروری) تک نہیں پہنچا آئندہ باید

مسلمانان حیدرآباد اقوال قادیانی سننے کے بڑے مشتاق ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو آج تک بے خبری میں رہے، الحمد للہ کہ اب ہم خبر دار ہوئے یہاں کے مقامی اخبار، رہبر دکن، میں تائبین کی فہرست چھپنی شروع ہوگئی ہے سب سے پہلا تائب کوئی صاحب مولوی مزمل اللہ ہیں آج (۱۱ فروری) کے پرچے میں جن کی توبہ درج ہے۔ امید ہے اور بھی بہت سے سعید الفطرت ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۸ ص ۱-۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: میں حیدر آباد میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حیدر آباد دکن ایک بڑی اسلامی ریاست ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج جو یہاں کی حالت ہے پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ پہلے زمانہ میں حضور نظام کے سامنے سجدہ ہوتا تھا۔ پیروں فقیروں کے سامنے قبروں وغیرہ پر تو عام دستور ہے۔ موجودہ حضور نظام کے سامنے جب سجدہ ہوا، تو آپ نے فوراً حکم جاری فرمایا کہ کوئی انسان کسی انسان کو سجدہ مت کرے۔ عرسوں کی بدعات بھی بہت کم ہوگئیں۔ محرم کی رسوم تو ایسی ہوئیں کہ قریب عدم کے آگئیں۔ لیکن علوم اسلامیہ سے بے خبری عام طور پر جو دوسرے بلاد میں پائی جاتی ہے، یہاں بھی ہے۔ ہمارے خیال میں قرآن مجید کے ترجموں کے حلقہ درس سے عوام کو جو فائدہ ہوتا ہے اس کے برابر کسی سے نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے علوم اور درسگا ہیں تو خاص طلباء کو مفید ہوتی ہیں لیکن عوام جو ان درس گاہوں میں نہیں جاتے، ان کے لئے درس قرآن مجید جیسی کوئی چیز نہیں۔ حضور نظام کے حکم سے ایک مدرسہ دینیات ایسا بھی جاری ہے جس میں مزدور پیشہ تعلیم پاسکتے ہیں بیشک یہ طریق بھی عمدہ ہے میں نے معلوم کیا کہ تعلیم پر حضور کو بڑی توجہ ہے اس توجہ پر بھروسہ کر کے یہ امید کرنا بالکل صحیح ہے کہ اگر گوش گذار کیا جائے تو جبریہ تعلیم کا حکم ہوجانا کچھ بعید نہیں ورنہ موجودہ رفتار سے اہل ریاست علم سے بہت دور ہیں۔

حیدر آباد میں ایک سوشل سوسائٹی ہے۔ اس نے ایک جلسہ میں میری تقریر قومی تعلیم پر کرائی جس میں میں نے قومی تعلیم کا مسئلہ مفصل بیان کیا۔ جبریہ تعلیم بقدر پرائمری میں مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا حصہ کافی رکھنا مفید ہوگا۔

ایک روز میں مکہ مسجد گیا تو دیکھا وہاں بچے قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں۔ استاد اکبر نے چند بچوں سے قرآن مجید سنوایا۔ طبیعت خوش ہوئی۔ کتاب الرائے پیش ہونے پر میں نے لکھا کہ ریاست کے نابینا بچے سب اس مدرسہ میں داخل ہو کر حفظ کریں تو بہت مفید ہوگا ذمہ وار افسر حضور نظام کے گوش گذار کر دیں تو ایسا شاہی فرمان جاری ہونا کوئی بعید نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریاست حیدر آباد میں محرم وغیرہ کے موقع پر جتنی خرابیاں ہوتی تھیں، دنیا بھر میں شائد کہیں نہ ہوتی ہوں گی۔ موجودہ فرمانروا نے ان میں اتنی بندش کر دی ہے کہ کہنے والے کہتے ہیں اب تو یہاں محرم گویا ہوتا ہی نہیں ۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ابھی شاہی توجہ کی ضرورت ہے۔

ریاست میں عرب قوم ایک اچھی تعداد میں بستی ہے اور وہ شافعی ہیں۔ نماز میں سب آمین بلند کہتے ہیں۔ ان کے ایسا کرنے سے یہاں کے لوگ آمین بالجہر سے مانوس ہیں۔ پنجابیوں کی طرح ان کو آمین بالجہر اور رفع یدین سے وحشت نہیں۔ اس لئے اہل حدیثوں کو کسی مسجد میں آمین رفعیدین کر کے نماز پڑھنے میں دقت یا رکاوٹ نہیں۔

ایک دفعہ میں نے شہر حیدر آباد کی مسجد چوک میں جمعہ پڑھا۔ جمعہ کا خطبہ تو اسی طرح تھا جس کے الفاظ کانوں میں پڑیں مگر معنی نہ پڑیں ۔ خیر یہ تو ایک عام اسلامی حالت ہے۔ خاص بات جو دیکھی وہ یہ تھی کہ بعد نماز جمعہ خاص شافعیہ نے ظہر احتیاطی کی نماز با جماعت پڑھی ۔ میں نے ایک پڑھے لکھے عرب شافعی سے پوچھا کہ یہاں تو بادشاہ بھی مسلمان ہے، پھر کونسی شرط مفقود ہونے سے ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں؟ اس نے کہا صحت جمعہ کیلئے ایک ہی جگہ ہونا ضروری ہے۔ چونکہ جمعہ متعدد جگہ ہوتا ہے اس لئے ظہر با جماعت لازم ہے۔ میں نے کہا یہ حکم امام شافعی کا ہے۔ ہنس کر بولا نہیں رسم ہے۔

یہ بات عجیب دیکھی ہے کہ قادیانی مضامین سننے کے لوگ بڑے شائق ہیں گویا مجھ سے پہلے کانوں میں قادیانی آواز پہنچ چکی ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ قادیانی نبی کے پیرو ہو چکے ہیں اور اکثر اس کی آواز سے واقف ہو چکے ہیں۔ قادیانی تحریک بھی خفیہ جاری ہے۔ بعض ذی اثر لوگ حاکم وکیل سوداگر قادیانی مذہب قبول کر چکے ہیں۔ میری تقریروں سے مسلمانوں کو ایسی دلچسپی ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں جلسہ میں آتے اور تقریر کے علاوہ سینکڑوں کتابیں میری تصنیف تردید قادیانی کی خریدتے اور بزبان قال کھلا کہتے ہیں کہ ہم پر خدا نے بڑا فضل کیا ورنہ ہم تو بے خبری میں پھنس جاتے۔

یہ تو اخبار کے ناظرین کو اور میری تقریروں کے حاضرین کو خوب معلوم ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ قادیانی مذہب کے متعلق میرا یہی طریق ہے کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے اصلی الفاظ سنایا کرتا ہوں، اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا کرتا۔ اگر ان میں تعارض ہو تو لوگ خود بخود سمجھ جاتے ہیں، غلطی ہو، معلوم کر لیتے ہیں۔

حیدر آباد میں میرا یہی طریقہ رہا۔ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ فروری میں یہاں کی رپورٹ چھپی ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے شہر میں گند پھیلا دیا۔ ۱۵ فروری کے جلسہ عام میں میں نے اخبار الفضل کی اس شکایت کا ذکر کر کے حاضرین سے پوچھا کہ میں نے کبھی کوئی بات اپنی طرف سے کہی؟ سب نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا یہ جو لکھتے ہیں گند پھیلا دیا، اسکی مثال یہ ہے کہ کسی بیمار کے پیٹ میں بندش ہو ڈاکٹر اس کو دستور کر کے اسکے پیٹ سے گند نکالے۔ اس گند کی بدبو سے تنگ آ کر کوئی شخص یوں کہے کہ ڈاکٹر نے گند پھیلا دیا تو کیا یہ ڈاکٹر کا گند ہے؟ یا اس بیمار کا؟

سب نے بالاتفاق کہا بیمار کا۔

پس میں نے یہ کہا میں ان معنی سے الفضل کے رپورٹر کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ لوگوں تک پہنچا دیئے جو درحقیقت بقول الفضل گند ہے۔ الفضل نے ۱۸ جنوری کے پرائیویٹ مباحثہ کا ذکر کر کے جو دروغگوئی کی ہے اس کی بابت آئندہ اظہار ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۹ ص ۱-۲)

میں حیدر آباد میں: ۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچوں میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ میں حسب تقاضا احباب دکن ۱۶ جنوری کو سکندر آباد (چھاؤنی حیدر آباد) میں پہنچا اس روز سے آج (۳ مارچ ۱۹۲۳ء) تک کے واقعات بالاختصار درج ذیل ہیں۔

۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کو پہلا جلسہ وعظ ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانان حیدر آباد شریک تھے۔ بس اس ایک تقریر کا غلغلہ اٹھا کہ اس کے بعد سکندر آباد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی باری نہ آئی (آج ۳ مارچ کو سکندر آباد میں وعظ ہے)۔

بلدہ حیدر آباد و بیرون بلدہ میں جلسے ہوتے رہے۔ آج (۳ مارچ) تک مختلف مقامات پر ۲۴ جلسہ ہائے وعظ ہوئے جن میں میں اعلان کرتا رہا کہ میں قادیانی نبی کی تردید نہیں کرتا بلکہ ان کے ملفوظات آپ تک پہنچاتا ہوں۔

بس کتب مرزا سے حوالجات پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے۔ حیدر آبادی پبلک قادیانی نبی کا کلام سن کر حیرانی میں بزبان حال کہتی ہے:

آنچہ من شنوم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

کیا کوئی شخص کلمہ اسلام منہ پر لا کر ایسے ایسے الفاظ منہ سے نکال سکتا ہے مثلاً قول مرزا:

انبیاء گر چہ بودہ اند کسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

نوٹ: مرزا صاحب کے یہ ملفوظات ہو بہو پہنچاتے ہوئے کہیں میرے منہ سے یہ بھی نکل گیا کہ میں حضرت صاحب کے الفاظ ہو بہو پہنچانے کا ذمہ دار ہوں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں کہ کوئی فقرہ یا لفظ خلاف محاورہ اہل زبان کے کیوں ہے مثلاً اس شعر میں۔ داد، کے دونوں مفعولوں پر علامت فعولیت (لفظ را) لائے ہیں تو یہ بھی ایک قسم کی تجدید ہوگی۔

قادیانی مبلغوں اور حیدر آبادی جماعت مرزائیہ نے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا کہ میری تقریر کا بذریعہ اشتہار جواب دیتے کیونکہ ان کی تقریر سننے کو تو لوگ جاتے نہ تھے۔ چنانچہ اس اعتراض کا جواب بھی انہوں نے خاص طور پر دیا جو اس قابل ہے کہ انہی کے الفاظ میں پہنچایا جائے۔ پہلے تو اعتراض میں تحریف کی جسے دیکھ کر اور سن کر غیر حاضرین کہتے ہوں گے کہ معترض کو کیا ہو گیا کہ ایسا اعتراض کرتا ہے۔

سوال کا مضمون یوں لکھا:

اعتراض (ثنائی) یہ ہے کہ داد کے بعد رائے مفعولیت کا لانا خاص قادیانی بندش ہے (تحفہ احمدیہ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اعتراض یہ نہ تھا بلکہ یہ تھا:

داد کے دونوں مفعولوں پر علامت مفعولیت (را) کا لانا قادیانی تجدید ہے

سوال کو دوسرے لفظوں میں بیان کرنا جتلا رہا ہے کہ اصل لفظوں میں سوال ناقابل حل ہے۔ خیر۔ سوال یہی سہی مگر قادیانی مبلغین، مولوی عبدالرحمٰن (دیسی مصری) اور مولوی فضل الدین وکیل اور دیگر احمدی علماء نامدار حیدرآباد نے جو جواب دیا وہ بھی قابل دید و شنید ہے لکھتے ہیں:

ماشاء اللہ عربی کی طرح آپ کی فارسی قابلیت بھی کچھ کم نہیں مولوی معنوی کا ایک شعر ہے

آرزو میخواہ لیک اندازہ خواہ

بر نتابد کوہ را یک برگ کاہ

فعل کے بعد مفعول پر (را) موجود ہے

معترض کی فارسی قابلیت تو خود اسی سے معلوم ہے کہ مجیب بلکہ مجیبین (جو پردہ مخفی میں رہ کر محیات بن رہے ہیں ان) کی سمجھ میں اعتراض بھی نہ پہنچ سکا تو جواب کی حقیقت معلوم۔ اے جناب محض مفعول پر علامت مفعولیت (را) کا دکھانا منظور تھا، تو آپ کو مولوی روم مرحوم کی روح کو صدمہ پہنچانے کی کیا ضرورت تھی؟ یہی کہہ دیتے کہ دیکھو عام مثال مشہور ہے: زید و عمرو را

نہ اس شعر میں فعل (داد) ہے نہ داد کے دوسرے مفعول پر (حرف) داخل، پھر نہیں معلوم یہ جواب ہے یا عجز از جواب۔

نوٹ: مولوی ابوالفدا انور محمد صاحب ملتانی حال مدرس حیدرآباد ایک جلسہ میں اس مرزائی شعر اور اس کے جواب کے پرخچے اڑا رہے تھے تو ضرورت شعری کا ذکر ان کی تقریر میں آ گیا میں نے فوراً اٹھ کر کہا کہ ضرورت شعری یوں پوری ہو سکتی تھی کہ مصرعہ یوں بنایا جاتا: داد آں جام خود مرا بتمام۔ حاضرین اہل علم نے اس اصلاح کی تحسین فرمائی۔ قادیانی جماعت کو یہاں حیدرآباد میں کئی طرح کی مشکلات پیش آئیں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ ایک روز انہوں نے جلسہ وعظ کیا تو چند لوگ سننے گئے۔ راویان کا بیان ہے کہ اثناء تقریر میں مولوی عبدالرحمٰن (دیسی مصری) نے کہدیا کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کی کوئی پیش گوئی غلط ہوئی تو کیا ہوا، آنحضرت ﷺ کی بھی بعض پیش گوئیاں غلط ہوئی تھیں۔ مثال کے طور پر واقعہ حدیبیہ کا ذکر کیا۔ واللہ اعلم انہوں نے خود ایسا کہا یا حاضرین نے ایسا سمجھا اس پر حیدر آبادی مسلمانوں میں جو ایسی دل آزار باتیں سننے کے عادی نہیں ہیں پریشانی پیدا ہوئی تو ایک شور سا اٹھا۔ اسی شور میں خدا جانے کسی محمدی نے یا احمدی نے خود ہی ایک دو ڈھیلے پھینک دیئے جن کی وجہ سے منتظمین جلسہ نے باہر سے اٹھا کر چھت کے نیچے جلسہ جا جمایا۔ پولیس نے سرکار میں اس کی رپورٹ کی چونکہ احمدی جماعت سے عام پبلک میں ناراضگی ہوگئی تھی اس لئے پولیس نے قادیانی جماعت کی حفاظت جان کے لئے ان کو جلسہ وعظ کی بندش کر دی اس کے بعد حیدر آباد یا سکندر آباد میں ان کی تقریر نہ ہوتی تھی جس کا ہمیں بھی افسوس ہے مگر انہوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ سکندر آباد کے ایک احمدی کے بنگلہ میں جلسہ وعظ کرتے رہے جس کے لئے بجائے اشتہار کے رقعہ جات بھیج کر خاص خاص لوگوں کو بلاتے چنانچہ ایک روز قریباً ۷۰۔۸۰ آدمی شریک تھے جس وقت مولوی عبدالرحمٰن نے یہ آیت پڑھی ما نرسل بالآیات الا تخویفاً، تو ایک شخص نے سوال کیا، کیا مرزا صاحب کو رسول مانتے ہیں؟ جواب ملا اسکا جواب تفصیل چاہتا ہے پھر بتادیں گے۔ یہ کہنا تھا کہ تخمیناً پچاس آدمی بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد چند ہی منٹ میں جلسہ ختم ہوگیا۔ پھر تو جب کبھی جلسہ کرتے، اس میں خود قادیانی یا اس کے زیر اثر معمولی لوگ ہوتے جن کی تعداد دس پندرہ سے زیادہ نہ ہوتی میرے ساتھی مولوی محمد امین امرتسری ہر جلسہ میں جاتے مگر ان کو پوچھنے پاچھنے کی اجازت نہ ملتی۔

ادھر بڑے زور کی تبلیغ دیکھ کر قادیانی جماعت نے سوچا کہ آؤ ان مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں تاکہ یہ لوگ ثناء اللہ کی نہ سنیں۔ چنانچہ میرے نام کے ساتھ اہل حدیث اور وہابی لکھنا شروع کیا اور اخبار اہل حدیث امرتسر سے سچے جھوٹے حوالے نقل کر کے حیدر آبادی پبلک میں نفرت اور تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس کوشش کی مثال میں مندرجہ ذیل اشتہار درج ہے جو قادیانی امت کے اندرونہ کی خبر دیتا ہے۔ وہ یہ اشتہار یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مذہب کیا ہے؟

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ہمارے ناظرین کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنا اصلی مذہب چھپا کر حیدرآباد کی پبلک کے سامنے اپنے لیکچروں میں یہ بیان کیا ہے کہ میں وہابی نہیں ہوں، چونکہ مولوی ثناء اللہ کی اصل غرض لوگوں کو مغالطہ دے کر روپیہ کمانا ہے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دادا استاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی وہابی کے اس فتوی سے ظاہر ہے جو کتاب اربعین غزنویہ امرتسر میں جسے علماء امرتسر نے شائع کیا تھا، درج ہے۔

اس لئے مولوی صاحب موصوف کو جس رنگ میں احمدیوں کی مخالفت کرنے سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے اس رنگ میں آپ پبلک کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ مختصر طور پر پبلک پر بھی یہ ظاہر کر دیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی ہیں یا نہیں اور اپنے اصلی عقاید کو چھپانے سے ان کی یہاں بھی وہی مالی غرض ہے یا نہیں۔ ان کے اخبار اہل حدیث کی مندرجہ ذیل تحریرات سے جو بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں واضح ہو جائے گا کہ ان حضرت کا اصلی مذہب جو حیدرآباد میں آکر مصلحتاً چھپائے بیٹھے ہیں۔ کیا ہے:

۱۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہل حدیث ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء صفحہ ۲۔ کالم۔۱، میں تحریر کرتے ہیں کہ وہابی دراصل ایک بڑے فرقہ کا نام ہے جو دنیا میں کم وبیش پایا جاتا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

وہابی کے معنی ہیں رحمان والا۔ سمجھتا ہے کچھ اور شیطان والا

جس سے مولوی ثناء اللہ کا مقصود ہے کہ وہابی تو خدا کے پرستار ہیں مگر شیطانی لوگ وہابی کے معنی اور ہی سمجھتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اور پھر اسی ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر صفحہ ۲ کالم ۳ میں حنفیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ (حنفی) لوگ اہلحدیث یا بالفاظ دیگر وہابیوں کے مذہب سے واقف نہیں،

۳۔ پھر اسی پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء میں مکہ معظّمہ میں چار مصلوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

ان مصلوں سے امت محمدیہ میں تفرق اتصال پیدا ہو گیا ہے خدا رحم کرے اس شخص پر جو اس تفریق کے مٹانے میں سعی کرے تا کہ کعبہ شریف کی شکل اس اصلی حالت پر آ جائے جو زمانہ نبوت وخلافت میں تھی۔

نمبر ۴۔ پھر ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء کے اخبار اہلحدیث صفحہ ۳ کالم ۳ میں لکھا ہے کہ تقلید شخصی آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت میں دوسروں کو شریک کرنا ہے جو شرک فی النبوت والرسالت ہے۔ قرآن مجید کی آیتیں (کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو خدا بنا رکھا ہے) کے ماتحت داخل ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ تقلید کرنے والوں نے اپنے اماموں کو اپنا رب بنا ہوا ہے۔

۵۔ پھر یہی مولوی ثناء اللہ اپنے اخبار اہل حدیث ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کالم ۲ میں آئمہ اربعہ کی تقلید کرنے والوں پر یہ فتوی دیتے ہیں کہ یہ لوگ اہل سنت و الجماعت سے خارج ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ جب آئمہ اربعہ کا وجود دوسری صدی میں ہوا تو ان سے پہلے لوگ جو افضل الامت تھے ان قیودات مذہبی سے پاک وصاف ہوں گے۔ اس کے بعد جو تعینات مذہبی پیدا ہوئے انہوں نے سابق اجماع کا خلاف کیا لہذا یہ سب مفارق اجماع ہونے کی وجہ سے اہل سنت سے خارج ہونے چاہییں

۶۔ پھر ۱۰ فروری ۱۹۱۱ء کے اخبار اہل حدیث صفحہ ۶ کالم ۲ میں لکھا ہے:

دل ہوا تقلید کی آفت سے غم میں مبتلا
بہر فرحت باغ سنت میں ٹہلنا چاہیے

یہ حملے تو تھے ہی لیکن بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہل حدیث میں آئمہ اربعہ کے چار مذہبوں کو آنحضرت ﷺ کے دین میں رخنہ ڈالنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے بھی قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ چنانچہ اخبار اہل حدیث ۱۷ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۳ کالم ۴ میں یوں لکھا ہے کہ۔ واقعہ سیدھا سادھا اور منظور خدا اسلام تو یہی ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کیا جائے اور جس طرح خدا کے رسول فداہ ابی وامی نے اسوہ حسنہ بن کر ہمیں جو راہ بتلائی ہے اس پر چلیں اور کسی غیر کی نہ سنیں اور نہ نئے نئے فرقوں اور متعدد مذہبوں میں اسلام کو تقسیم کریں .... کہا جا سکتا ہے جنہوں نے ایک کو چار حصوں میں منقسم کر دیا ہے:

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

جس کے یہ معنی ہیں کہ ان چار مذہبوں حنفی شافعی مالکی اور حنبلی نے آنخضرت ﷺ کے سچے دین میں رخنہ ڈال ہے

اب ان تمام حوالہ جات سے جو مولوی ثناء اللہ کے اخبار اہل حدیث سے پیش کئے گئے ہیں حیدرآباد کی پبلک کو صاف صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اصل مذہب کیا ہے۔ آیا وہ وہابی ہیں یا نہیں۔ اور اپنے اصلی مذہب کو چھپا کر احمدیوں کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد باتیں تقریریں کرنے سے ان کا مقصد سوائے روپئہ کمانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب یا کوئی ان کا ثنائی مقلد ایسا ہے جو اس سے انکار کے لئے میدان میں آئے۔ فقط۔

من جانب جماعت احمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد مورخہ ۵ رجب ۱۳۴۱ھ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! یہ تھی قادیانی امت کی انتہائی کوشش! مگر واہ حیدرآبادی مسلمانوں تمہاری غیرت ایمانی کیسی سچی ہے دیواروں پر یہ اشتہار لگے ہیں تو ان پر قلمی لکھا ہوا ہے: خاوند مارتا ہے تو جورو روتی ہے۔

سب کی زبان پر جاری ہے کہ مولوی ثناء اللہ اگر وہابی ہے تو ہم بھی وہابی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس روز یہ اشتہار تمام شہر اور بیرون شہر میں کافی شائع ہو چکا تھا اس روز وعظ کا مجمع اتنا تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اس مجمع میں میں نے پکار کر کہہ دیا کہ اس اشتہار کا جواب حیدر آبادی دے سکتے ہیں، کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ روپیہ کمانے کو میں تقریریں اور وعظ کر رہا ہوں۔ حیدر آباد میں جن جن صاحبوں نے وعظ کرائے ہیں وہ بتا دیں کہ انہوں نے مجھے کیا کیا نذرانہ دیا ہے؟ حاضرین سے جواب آیا: جھوٹے ہیں۔

میں نے یہ بھی کہا، روپیہ لینے والا وہ تھا جو کہتا ہے:

مجھے تو دس روپیہ ماہوار کی بھی امید نہ تھی بجائے دس کے تین لاکھ روپیہ مجھے پہنچ چکا ہے (حقیقۃ الوحی)

یہ ہیں دنیا کمانے والے۔

پھر میں نے یہ بھی صاف لفظوں میں کہا کہ نہ میں نے اپنا مذہب چھپایا، نہ مجھے ضرورت چھپانے کی ہے۔ پس سنئے میں اخبار اہل حدیث کا اڈیٹر ہوں میری دعا ہے اصلی معنوں میں خدا ہم کو وہابی (اللہ والا) بنا دے۔ جواب ملا۔ آمین

مباحثہ:

گذشتہ پرچہ میں ملاحظہ کیا ہوگا کہ میں نے تقریروں میں تحریک کی کہ سرکاری طور پر حضور نظام فریقین کے تحریری بیان سن کر فیصلہ فرمائیں اس کے بعد اس مضمون کا ایک محضر (میموریل) حضور ممدوح کی خدمت میں رعایا کی طرف سے پیش ہوا جس پر حضور ممدوح نے وزیر مذہبی اور باب حکومت (ارباب کونسل) کی رائے طلب فرمائی۔

سنا ہے وزیر مذہبی امور (مولانا حبیب الرحمٰن شروانی علی گڈھی) نے انکاری رائے دی ہے لیکن باب حکومت میں ابھی (آج ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء) تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے یہ مباحثہ تو ہنوز نا معلوم۔

سکندر آباد کے ایک سوداگر خاندان میں سے ایک بھائی ۱۹۱۵ء سے قادیانی ہو چکا ہے باقی تین بھائی محمدی ہیں ان بھائیوں نے چاہا کہ ہم اپنا اختلاف مٹانے کو اپنے مکان پر گفتگو کرائیں چنانچہ ۳۱ جنوری کو ان کے مکان پر ایک مختصر سی مجلس ہوئی تحریری مباحثہ ہوا جس ..... میں صرف ایک پیش گوئی پر بحث اٹھائی گئی جس میں ذکر ہے کہ مرزا سلطان محمد ساکن پٹی ضلع لاہور (ناکح منکوحہ مرزا) (بقول قادیانی) مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زندگی میں ضرور مرے گا اگر نہ مرے تو مرزا صاحب جھوٹے حالانکہ وہ آج (۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء) تک بھی نہیں مرا اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے آج قریباً ۱۵ سال گذرے ہیں۔ اس پیش گوئی پر فریقین کے پانچ پرچے ہوئے جو رسالہ کی صورت میں چھپ کر تقسیم ہو گئے ہیں۔

قادیانی مبلغین جو کچھ کر رہے ہیں وہ تو صرف اتنا ہے جو اوپر ذکر ہوا مگر اخبار الفضل نے ۲۲ فروری میں اپنے مبلغوں کی مصروفیت کا رجس مبالغہ سے لکھی ہے وہ اسی کے الفاظ میں سننے کے قابل ہے لکھا ہے:

> حیدر آباد دکن میں بھی ہمارے دو مبلغ یعنی شیخ عبدالرحمٰن (دیسی) مصری و مولوی فضل الدین صاحب اشتہاروں اور پرائیویٹ جلسوں کے ذریعہ سے تبلیغ کر رہے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

واقعی بڑے مصروف ہیں۔ سارا دن کھانے پینے، سیر کرنے اور سر کھجلانے میں فرصت کہاں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۰ ص ۱-۴)

میں حیدر آباد میں: ۵

قادیان میں دروغ بافی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی ایک گشتی (سرکلر) ہے جو خدا تعالیٰ کی زبانی جاری ہے کہ

> انّی مهین من اراد اها نتك (جو کوئی اے مرزا تیری اہانت کا ارادہ کرے گا، یعنی وقوع بھی نہیں محض ارادہ پر، میں اس کو ذلیل کرونگا)

یہ الہام اپنے مضمون میں بالکل صاف ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کی اہانت کرنا تو کجا، اہانت کا ارادہ کرنا بھی موجب ذلت وخواری ہے۔

اس الہام کے مقابلہ میں بتعلیم قرآن مجید عرصہ سے مجھے القاء ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انی معین من اراد اھا نتہ

یعنی میں، خدا، اس کی مدد کرونگا جو مرزا، مدعی مسیحیت، کی تردید کرے گا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں، میں اپنے القاء کو ان کے الہام کے مقابلہ میں ہمیشہ سچا پاتا رہا۔ یہاں تک کہ ان کے بلانے پر میں نے ان کے دار الحکومت (قادیان) میں جنوری ۱۹۰۳ء کو جا کر ان کو گفتگو کرنے کی دعوت دی، تو جواب آیا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کر رکھا ہے کہ علماء سے مناظرہ نہیں کریں گے حالانکہ کوئی وعدہ نہیں۔

کوئی احمدی جوانمرد اس وعدہ کا ثبوت دے تو لدہانہ کے تین سو میں سے ایک سو انعام واپس لے سکتا ہے۔

خیر یہ تو پرانا قصہ تھا۔ تازہ واقعہ یہ ہے کہ حیدر آبادی احباب کے تقاضا پر ۱۶ جنوری کو ریاست حیدر آباد دکن پہنچا۔ چونکہ اصل بات یہی ہے کہ میں تردید مرزا کے لئے گیا تھا، اس لئے اسٹیشن پر مذکورہ دو فقروں کا میں مقابلہ دیکھتا تھا۔ ایک مرزا صاحب کا مذکورہ الہام انی مھین، دوسرا اپنا القاء انی معین۔ پھر آخر کیا ہوا؟

اس کا گواہ خود ایک مرزائی مبلغ غلام احمد (ہیرالال) ہے جو سٹیشن پر نظارہ دیکھ رہا تھا۔ جو غالباً اپنے رسول کے الہام کی صداقت ہی دیکھنے آیا ہوگا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ مخلوق خدا مصافحہ کرنے کو ٹوٹ رہی ہے جس کا نظارہ دیکھ کر در و دیوار سے آواز آ ہی تھیں انی معین من اراد اھا نتك بالکل سچا القاء ہے صدق اللہ العظیم

اس کے بعد حیدر آباد میں جو جو کاروائی ہوئی وہ احمدی جماعت کے رکن رکین سیٹھ عبد اللہ دین صاحب سوداگر سکندر آباد کے اس تار سے معلوم ہو سکتی ہے جو انہوں نے سات روپئہ کے خرچ سے قادیان دیا تھا۔ جس میں اپنی جماعت کی حالت زار کا نقشہ کافی لفظوں میں دکھایا تھا جس کا مختصر ذکر اہل حدیث امرتسر کے گذشتہ پرچوں میں ہو چکا ہے۔

مگر واہ ری! قادیان مشین کی دروغ بافی! دنیا بھر کی مشینوں میں کبھی نہ کبھی تعطیل ہو جاتی ہے، لیکن تجھ میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیدر آبادی ذلت وخواری کو اپنے ناظرین سے دور رکھنے کے لئے قادیان کے اخبار الفضل نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جس کا پول کھولنے کو آج ہم نے یہ مضمون لکھا ہے۔

یہ تو ناظرین کو معلوم ہوگا کہ چھاؤنی سکندر آباد (متصل حیدر آباد) میں ایک خاندان ہے جس کا نام علاء الدین خاندان ہے۔ اس خاندان کے چار بھائیوں میں سے سب سے بڑا سیٹھ عبداللہ ہے۔ جو مرزا صاحب قادیانی کا مصدق (احمدی) ہے۔ باقی تینوں بھائی خان صاحب احمد، غلام حسین، قاسم علی صاحبان، یہ محمدی سنی ہیں۔ ان بھائیوں میں قادیانی مذہب کے متعلق تکرار رہتی تھی۔ ابھی ہمارے عام جلسہ ہائے وعظ شروع نہیں ہوئے تھے کہ ایک روز قبل (۱۸ جنوری کو) ان بھائیوں نے چاہا کہ اپنے مکان پر خاص مجلس میں گفتگو سنیں۔ چنانچہ چاروں برادران کے علاوہ ان کے ماموں حاجی پیر محمد وغیرہ اور دو تین ممبران انجمن سکندر آباد بھی شریک تھے۔ وہاں پر پہلے گفتگو، آخری فیصلہ، والے اشتہار پر چلی۔ ان تین بھائیوں میں سے اول الذکر گویا اس خانگی مجلس کے صدر تھے۔ ایک ایک سوال کا جواب لیتے جاتے تھے۔ جب قادیانیوں کے جواب میں ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا اخبار بدر میں نے پیش کیا کہ اس میں مرزا صاحب اپنی دعا کو بحال رکھ کر میری موت کے منتظر ہیں اس کا جواب خان صاحب نے قادیانی پارٹی سے اس کی تردید کا بارہا مانگا، مگر وہ نہ دے سکے۔ جب بار بار مانگنے کے بھی نہ دے سکے، تو آخر خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ اچھا اسے چھوڑیئے، یہ لوگ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مباہلہ کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ میں نے کہا میں تیار ہوں۔ مگر مباہلہ کا اثر مجھ پر فوراً ہونا چاہیے۔ اس دعوی کی دلیل میں نے تفسیر معالم التنزیل سے ایک مرفوع روایت پیش کی جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

لو لا عنوا لمسخوا قردة۔

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر وہ لوگ مجھ سے مباہلہ کرتے تو فوراً مسخ کئے جاتے

ان معنی پر قادیانی پارٹی نے، جن میں بعض عربی دان بھی تھے، مجھ سے کہا کہ، فوراً، کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

میں نے تحریری جواب دیا کہ لو حرف شرط ہے۔ اس کے مدخول اور اس کی جزاء میں فصل جائز نہیں ہے۔ اس کی کئی مثالیں لکھیں جن میں سے ایک یہ تھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لو کا ن من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیراً (النساء:۸۲)

اس پر خان صاحب علاء الدین صاحب نے کہا ہم اور علماء سے بھی پوچھیں گے۔ چنانچہ دوسرے روز جامعہ عثمانیہ کے علماء کے سامنے یہ سوال بدیں الفاظ پیش ہوا:

سوال: علماء کرام مندرجہ ذیل عبارت کا کیا مطلب بیان فرماتے ہیں:

قا ل و الذی نفسی بیدہ ان الھلا ك قد تد لی علی اھل نجرا ن و لو لا عنوا لمسخوا قردۃ و خنا زیر ....الخ

(اس حدیث کے دو حصے ہیں حصہ اول ان لوگوں کے متعلق ہے جو مباہلہ میں پیش ہوتے ان کے لئے تو یہ ارشاد ہے کہ فوراً ہلاک ہو جاتے۔ حصہ دوم ان لوگوں کے متعلق ہے جو مباہلہ کرنے والوں کے ہم مذہب نصاری تھے ان کے لئے ارشاد ہے کہ سال تک وہ بھی سارے تباہ ہو جاتے مرزائیوں کی بے علمی یا خودغرضی ہے کہ وہ دو حصوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔)

الجواب: اس عبارت سے واضح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ لاعنین پر اثر مباہلہ فوراً بلا مہلت ہوتا۔

مفتی عبداللطیف پروفیسر عربی، محمد عبدالقدیر پروفیسر عربی، عبدالواسع پروفیسر عربی، مناظر احسن گیلانی پروفیسر دینیات۔

اطلاع ہمارے ناظرین کو بھی ایسا موقع ملتا ہوگا کہ مرزائی لوگ گفتگو میں تنگ آ کر فوراً مباہلہ پر اتر آیا کرتے ہیں۔ ان کو مباہلہ سے انکار نہ کرنا چاہیے مگر روایت مذکورہ کے مطابق مباہلہ کا اثر فوراً ہونے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ اگر فوری اثر نہ ہو یعنی مباہلہ کرتے ہی محمدی مباہلین پر عذاب نازل نہ ہو، تو احمدی مباہلین جھوٹے سمجھنے چاہییں۔

خیر اس ساری تمہید لکھنے سے غرض یہ ہے کہ قادیانی دروغ بافی کا ثبوت دیا جائے۔ چنانچہ اسی مباحثہ کا (جو برادران اربعہ کے مکان پر ہوا) قادیانی اخبار الفضل میں یوں ذکر کیا گیا:

۱۶ جنوری کو مولوی ثناء اللہ صاحب وارد حیدرآباد دکن ہو کر ..کو سیٹھ احمد بھائی کے پاس مدعو ہوئے جہاں جماعت احمدیہ سے کوئی چار پانچ گھنٹے تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کی نسبت بقرار حکم احمد بھائی با قاعدہ گفتگو ہوئی مولوی ثناء اللہ، حضرت اقدس (مرزا) کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کے دلائل پیش کرتے تھے اور سید بشارت احمد صاحب تردید دلائل کرتے جاتے حتی کہ اہل مجلس نے بالعموم یہ فیصلہ کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور مولوی ثناء اللہ میں کوئی مباہلہ کا ہونا ثابت نہیں۔ اس پر مولوی ثناء اللہ کھسیانے ہو کر چل دیئے۔

(الفضل قادیان ۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس رپورٹ میں اتنا جھوٹ ہے کہ کچہریوں میں جھوٹی شہادت دینے والے بھی اتنا جھوٹ نہ بولتے ہونگے۔ ہم اس کے ثبوت میں خود ان کے برادر غلام حسین اور قاسم علی صاحبان اور انکے ماموں صاحب کی تحریری شہادت پیش کرتے ہیں

شہادت:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۳ء کے ص ۲ کالم اول میں جو اس مباحثہ کا ذکر ہے جو ہمارے مکان واقع سکندر آباد دکن میں ہوا تھا اس میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کھسیانے سے ہو کر چل دیئے۔ یہ جھوٹ ہے مولوی صاحب نے بڑی خوبی سے تقریر کی اور قادیانیوں کے چلے جانے کے بعد تشریف لے گئے اس کے علاوہ امباحثہ میں مباہلہ کرنے کا ذکر بھی آیا تھا مولوی صاحب موصوف نے تفسیر معالم التنزیل سے ایک حدیث بھی پیش کی تھی اس حدیث پر بڑی دیر تک بحث ہوتی رہی اسکے بعد علماء حیدر آباد سے اس حدیث کا معنی دریافت کیا گیا تو ان سب نے بالاتفاق وہی معنی بتایا جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے بتایا تھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ الفضل میں ہمارے سامنے کا واقعہ غلط لکھا گیا ہے۔

غلام حسین اللہ دین، قاسم علی اللہ دین۔ پیر محمد حاجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل کی غلط گوئی کا سکندر آباد حیدر آباد میں چرچا ہوا تو قادیانی جماعت کو بڑی ندامت ہوئی یہاں تک کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین وغیرہ نے میرے قیام گاہ پر اعتراف کیا کہ مختصر ہونے کی وجہ سے غلطی ہوئی۔ تو مرزائی پارٹی نے اس غلطی کی تصحیح کی۔ تصحیح جو بے نظیر اور بے مثال ہے لکھتے ہیں:

اخبار الفضل میں مرقوم ہے:

سید بشارت علی کا ایک مراسلہ آج پہنچا کہ الفضل میں جو میری تحریرات کے خلاصہ میں یہ فقرہ چھپا ہے کہ، مولوی ثناء اللہ کھسیانے ہو کر چل دیئے، یہ معنیً تو صحیح ہے کیونکہ اپنے خلاف فیصلہ سن کر کھسیانے ہوئے اور بحث سے چل دیئے البتہ صورۃً وہیں رہے مکان سے باہر نہیں گئے (۲۶۔فروری)

۲۷ فروری کو میری قیام گاہ پر علماء حیدر آباد کی مجلس تھی جب انہوں نے یہ تصحیح دیکھی تو بے اختیار سب ہنسے بولے کہ یہ تصحیح ہے یا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

ناظرین ان حواریان مسیح کی باطنی صفائی اور راست گوئی و راست پسندی دیکھئے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال کو کیسے صحیح کر دکھایا۔ کیا ہی صورۃً اور معنیً میں فرق بتایا ہے۔ حالانکہ نہ مباہلہ مرزا پر بحث تھی نہ فیصلہ خلاف ہوا۔ نہ کوئی کھسیانے ہوا نہ مکان چھوڑا نہ کچھ ہوا نہ کچھ ہوا بلکہ محض بیرونی دنیا سے اپنی ذلت وخواری چھپانے کے لئے ایسی تحریر کی گئی۔

اطلاع: چونکہ کئی مرتبہ ہم ان حضرات کی کذب بیانی کا اندازہ کر چکے ہیں اس لئے بحکم اصول حدیث ان کی وہ روایات جو ممالک غیر میں اپنی اشاعت کی خبریں اڑایا کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح کی بے اصل اور بے ثبوت جاننے کے قابل ہیں

دوسرا دروغ۔

الفضل قادیان مورخہ ۲۶ جنوری میں لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارے مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے دس ہزار روپئہ انعام دینا چاہا صرف یہ حلف لے لینے پر کہ حضرت مرزا صاحب کے تمام دعاوی سراسر جھوٹ اور دھوکہ فریب اور غلط

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تاویلات پرمبنی ہیں اورعیسی کی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اوراس جسم خاکی کے ساتھ اب تک زندہ موجود ہیں۔الخ

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صرف حلف اٹھانے پر دس ہزار روپئہ دیتے ہیں حالانکہ یہ محض جھوٹ افترا اور دھوکہ اور دجل ہے۔اہل حدیث مورخہ ۲ مارچ میں عبداللہ الہ دین کا اشتہار اور میرا جواب درج ہو چکا ہے۔تاہم اگر اڈیٹر الفضل اس بیان میں سچا ہے تو وہ اپنے مکرم سیٹھ عبداللہ کو کہیں کہ دس ہزار روپئہ لے کر امرتسر شیخ خیر الدین مرحوم کی جامع مسجد میں یا اسی عیدگاہ میں آجائیں جہاں مرزا صاحب آنجہانی نے مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا تھا۔میں وہاں حلف اٹھا کر روپئہ ان سے وصول کرلونگا۔اگر اڈیٹر صاحب اس عبارت کے معنی کچھ اور کریں تو اس عبارت کی صحیح تفسیر کے لئے ان کی مسلمہ منصف خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر لاہوری ہم کو منصف منظور ہیں۔باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۱ ص ۱۔۳)

حیدرآباد کے واقعات بالاختصار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یہ تو یاد ہوگا کہ میں ۱۶ جنوری کو سکندرآباد (حیدرآباد دکن) پہنچا۔دو مہینے وہاں رہ کر ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء کو واپس امرتسر آیا۔آتے ہی ۱۷ مارچ جو قادیان کے جلسہ اسلامیہ میں چلا گیا اس عرصہ میں حیدرآباد میں جو کچھ ہوا وہ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہر ہفتہ کچھ نہ کچھ نکلتا رہا،جو آج بالاختصار درج ہے۔

۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء سے ہماری تقریریں عام جلسوں میں شروع ہوئیں۔چند روز تک مولوی محمد صاحب دہلوی میرے ساتھ رہے۔آپ تو حیدوسنت پر مضامین بیان کرتے تھے اور میں قادیانی مذہب پر۔جب آپ مجھ سے جدا ہوکر (مدراس) وغیرہ مقامات کی کی طرف چلے گئے تو میں اکیلا ہی رہ گیا،تو دوسرے مضامین بیان کرتا۔چونکہ عام رائے قادیانی مضامین سننے کی زیادہ خواہشمند تھی اسلئے زیادہ وقت اس کام پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خرچ ہوتا رہا۔ دو مہینے پے در پے وعظ ہوتے رہے۔ وعظ میں حاضرین ہزار ہا کی تعداد میں آتے اور بڑی دلچسپی سے سنتے تھے میرے خیال میں واقعات حیدر آباد میں صرف دو تین واقعہ ایسے ہیں جو بطور نتیجہ کے بیان ہو سکتے ہیں۔

حیدر آباد کی تقریروں میں مجھے مرزائی مبلغ کہا جائے تو جائز ہے کیونکہ عام طور پر میرا طریق وعظ یہی تھا کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی کی کتابوں سے مضامین سنا دیا کرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات کسی اور شخص کے ہاتھ میں کتاب دے کر پڑھوا دیتا۔ اس لحاظ سے مجھے قادیانی مبلغ کہنا بے جا نہ ہوگا چنانچہ میں اس کا اعلان بھی کرتا رہا۔

میری تبلیغ کے دو طریقے تھے۔ تقریر اور تحریر۔ تقریر تو وعظ گوئی تھی اور تحریر کی دو قسمیں تھیں۔ اشاعت کتب متعلقہ مرزا جو سینکڑوں سے متجاوز شائع ہوئیں اور دوسری قسم کی تحریر اشتہارات تھے جو حسب ضرورت وہاں پر لکھے جاتے تھے۔

میرے ورود کی وجہ: سکندر آباد میں ایک خاندان سیٹھ اللہ دین کا مشہور ہے جن کے چار بیٹے ہیں جن کے نام حسب مراتب یہ ہیں: عبداللہ اللہ دین۔ احمد اللہ دین۔ غلام حسین اللہ دین۔ قاسم علی اللہ دین۔

ان میں سے اول الذکر ۱۹۱۹ء میں حیدر آبادی تحریک سے احمدی (مرزائی) ہوگیا احمدی ہو کر انہوں نے ہر قسم کی اشاعت شروع کر دی اور گجراتی اور انگریزی زبانوں میں کئی ایک کتابیں اور اشتہارات انہوں نے شائع کئے۔ ہزار ہا روپیہ اس کام میں خرچ کیا۔ برادران کو بھی بڑے زور سے تبلیغ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان برادران کو خیال ہوا کہ ہم اگر قبول کریں تو تحقیق کر کے قبول کریں، تاکہ تبلیغ بھی کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے بمشورہ دیگر احباب اہل حدیث و احناف مجھے دعوت دی میرے انکار پر جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے موقعہ پر بمقام دہلی اپنا وکیل بھیجا کہ مجھے لے جائیں مجھے اپنے روزانہ مشاغل کی وجہ سے حیدر آباد میں جانا پہاڑ معلوم ہوتا تھا مگر آخر کار معلوم ہوا عسى ان تكرهوا شيئاً و هو خير لكم

جب تقریروں کی بھرمار اور غلغلہ ہوا تو سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ایک اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ اگر موکد بعذاب حلف اٹھائیں تو ہم ان کو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ مضمون حلف مع جواب اہل حدیث ۲ مارچ میں درج ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ اپنے حلف میں سال تک عذاب مانگے۔ حیرانی یہ ہے کہ یہ لوگ کتنا بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں مخالفوں کو کہتے ہیں عذاب مانگو۔ کیا یہی طریق انبیاء کا تھا؟ حضرات انبیاء تو حسب ضرورت خود دعا کیا کرتے تھے

ربّ لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً

یہ نہیں کہ مخالفوں کو کہیں کہ تم عذاب مانگو تو تم پر عذاب آئے گا۔ قادیانی جماعت کے ایسا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کا یقین نہیں بلکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال

خیر اس کے جواب میں میں نے اشتہار دیا کہ میں ایسی حلف کے لئے تیار ہوں مگر میرا ایک سوال ہے کہ سال تک میں موت یا عذاب شدید سے محفوظ رہا تو مجھ کو لکھ دیجئے کہ اس وقت میں سچا سمجھا جاؤنگا جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہے کہ عبداللہ الہ دین صاحب اور خلیفہ صاحب قادیان (جنہوں نے ایسے اشتہار کی اجازت دی ہے) مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کو چھوڑ کر توحید وسنت کی اشاعت میں لگ جاویں گے۔ یہ ایک ایسا مطالبہ تھا جسے ہر ایک منصف مزاج تسلیم کرے گا کہ واقعی نزول عذاب کی مدت جب سال تک ہے تو بعد سال سچا جاننے میں کیا عذر ہے۔ اس کے جواب میں عرصہ تک تو خاموشی رہی آخر جب چاروں طرف سے تقاضا ہوا تو عبداللہ الہ دین صاحب نے اشتہار دیا کہ میں بذات خود اس شرط کو ماننے کے لئے تیار ہوں مگر خلیفہ قادیان کو کیوں شریک کیا جاتا ہے اس کا جواب دیا گیا کہ ایک وجہ تو یہ کہ خلیفہ قادیان تمہارے مجیز (اجازت دہندہ) ہیں دوم یہ کہ عبداللہ الہ دین کی ملک میں اتنی وقعت نہیں کہ ان کے کسی فیصلہ کا اثر کسی دوسرے احمدی پر بھی ہو سکے۔ خلیفہ قادیان خود ذمہ دار اور مجیز ہیں بڑی بات یہ ہے کہ باپ کے قائم مقام ہیں ان کو میدان عمل میں آنا چاہیے۔

ایک معقول سوال:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سے ایک سوال ہے صاف صاف لفظوں میں بتاویں کہ اس اشتہار کی بابت انہوں نے خلیفہ قادیان سے اجازت حاصل کی تھی یا نہیں؟ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا جواب حلفیہ مطلوب ہے۔ اگر کی تھی تو پھر ان کو اس میں شریک ہونے میں کیا عذر ہے۔ اگر نہیں کی تھی تو آپ نے اپنے اصول (اطاعت) کے خلاف کیوں کیا۔

دوسرا پہلو:

یہ تو تھا عبداللہ الہ دین صاحب کا پبلک پہلو، اس کے سوا دوسرا پہلو ان کا یہ ہے کہ بھائیوں کے اصرار سے وہ ایک روز کچھ سمجھنے کو میرے پاس مع برادران کے آئے۔ اپنی تقریر کا رخ انہوں نے یوں رکھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص امام وقت کو نہ پہچانے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی امامت کے مدعی ہیں ان کو نہ ماننے سے اس وعید کا خطرہ ہے۔ میں نے کہا امام کے کئی معنی ہیں امام صلوۃ اور امام دین اور سلطان وقت۔ اس حدیث میں نہ امام صلوۃ مراد ہے نہ امام دین (جیسے آئمہ اربعہ وغیرھم) بلکہ سلطان وقت مراد ہے دلیل اس کی یہ ہے کہ دوسری حدیث میں یوں آیا ہے الامام جنة یقاتل من ورائه یعنی امام مثل ڈھال کے ہیں اس کی اوٹ میں جہاد کیا جاتا ہے۔

یہ اور اس قسم کی اور روایات سننے کے بعد عبداللہ صاحب نے کہا کہ ان احادیث سے تو بے شک یہی ثابت ہوتا ہے جو آپ کہتے ہیں مگر میں کل ایسی حدیثیں لاؤنگا جن سے ثابت ہوگا کہ امام سے مراد امام روحانی ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ اسی اثنا میں ذکر آیا کہ علماء احمدیہ بھی ساتھ ہوں؟ میں نے کہا ہوں تو خاموش بیٹھے رہیں اور اگر وہ گفتگو کریں تو تحریری ہوگی کیونکہ قادیان کے اخباروں میں واقعات کو بدل پر شائع کیا جاتا ہے نمونہ کے طور پر وہ حوالہ دکھایا جو اہل حدیث ۲۳ مارچ میں صفحہ ۳ پر کھسیانے ہونے کا درج ہے چنانچہ عبداللہ صاحب نے خود اس امر کی تصدیق کی کہ یہ فقرہ ہمارے مراسلہ میں نہ تھا۔ مگر انہوں نے ہماری مفصل تحریر سے مختصر کر لیا۔ میں نے کہا مختصر نہیں کیا بلکہ جھوٹ لکھا ہے۔ میرے اس قول کی سب حاضرین مجلس نے تردید کی۔ دوسرے روز جب نہ آئے، تیسرے چوتھے بھی نہ آئے، تو میں نے ان کو ایک خط لکھا جسکا جواب دیا کہ عند الملاقات آپ نے ہماری جماعت کی سخت ہتک کی تھی اس لئے میں نہ آؤنگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! کیا ایسے لوگ بھی دعوے کر سکتے ہیں کہ ہم محقق ہیں (افسوس) مانا کہ آپ کی جماعت کی ہتک ہوئی یا کی گئی لیکن آپ کو تو صاف صاف سمجھایا گیا تھا۔ اگر سمجھنے کی خواہش ہوتی تو اصل مضمون سمجھنے پر متوجہ رہتے زاید باتیں خود ہی حل ہو جاتیں لیکن اس کا خیال تو وہ کرے جس کو تحقیق حق سے غرض ہو۔

انعامی مضمون

دوران قیام حیدرآباد میں ایک ٹریکٹ ملا جس کا نام تھا، حضرت عیسیٰ کی وفات۔ اس کا مصنف کوئی عبدالرحمٰن ماسٹر (قادیانی) ہے اس میں لکھا ہے کہ، حضرت عیسیٰ کی وفات مولوی ثناء اللہ کے قلم سے۔ اس کے ثبوت میں تفسیر ثنائی جلد ۳ کا حوالہ دیا ہے اس پر میں نے اعلان کیا کہ میری تفسیر سے یہ مضمون دکھا دیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں تو میں ایک سو روپیہ ابھی انعام دیتا ہوں۔ وہاں تو انعام لینے کو کوئی کھڑا نہ ہوا شاید اب کوئی مرد میدان بن کر نکل آئے۔

قادیانی پارٹی کے ممبرو! راست گوئی اور راست پسندی کا بھی کوئی حکم ہے یا نہیں؟ تمہاری جماعت جو راست پسندی اور راست گوئی کی اتنی مدعی ہے کہ بغیر اپنے کسی دوسرے کو راست گو جانتی ہی نہیں اس کا یہی کام ہونا چاہیے کہ وہ جھوٹے حوالوں سے اپنا مذہب پھیلائے (تف اے چرخ گردوں تف)

حیدرآباد سے روانگی

دو مہینے کے قیام میں قادیانی خدمات انجام کو پہنچیں تو جلسہ قادیان کے لئے جو ۱۷ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو ہونے والا تھا۔ عجلت سے روانگی کا ارادہ ہو رہا تھا۔ حضور نظام کی جانب سے حکم پہنچا کہ کل صبح شرف ملاقات ہوگا۔ اس باریابی اور اس کے نتیجہ کا اظہار حیدرآبادی اخبار شیر دکن مورخہ ۱۵ مارچ میں یوں کیا گیا ہے:

پرسوں جب کہ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بارگاہ خسروی میں باریاب ہوئے تھے اس وقت آپ نے اپنی تفسیر اور بعض دیگر تصانیف بطور ہدیہ ملاحظہ خسروی میں گزارنے کا شرف حاصل کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کی روانگی وطن کے وقت آپ کی مشایعت کے لئے ریلوے سٹیشن پر بہت سے لوگوں کا مجمع تھا۔ٹرین کے حرکت میں آنے سے کچھ ہی قبل ان کو اطلاع موصول ہوئی کہ بارگاہ خسروی سے از راہ ترحم خسروانہ وعطوفات شاہانہ سو روپیہ کلدار ماہوار کا وظیفہ تا حیات جاری فرمایا گیا ہے ۔اس نوید کو تمام حاضرین نے نہایت مسرت وانبساط کے ساتھ سنا اور سب نے بارگاہ باری تعالی میں اعلی حضرت خسرو دکن کے لئے ترقی واقبال اور دینی و دنیوی مقاصد کے برآنے کی قلبی جوش کے ساتھ دعا مانگی اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب منصور و مسرور اپنے وطن کو تشریف لے گئے ۔

اس واقعہ پر حیدرآبادی احباب نے مجھے بذریعہ خطوط اور تار مبارک باد دی جس کے جواب میں میں ان احباب کو مبارک باد کہتا ہوں کہ ان کے خادم کی بارگاہ سلطانی میں قدر افزائی ہونا خود ان احباب کی قدر افزائی ہے جو دل سے اس قدر افزائی کے لئے غالباً دعائیں کرتے ہوں گے کسی کے دل میں اس قدر افزائی کی عزت بحیثیت متاع دنیا کے ہوگی مگر میرے دل میں سب سے بڑی عزت اس کی یہ ہے کہ حیدرآباد اور حیدرآبادی مخلص احباب سے میرا دوسرے ممالک کی نسبت تعلق گہرا ہو گیا گویا ایک معنی سے میں خود بھی حیدرآبادی ہو گیا۔الحمد للہ

اس واقعہ پر قادیانی جماعت نے قادیان کے جلسہ میں جس قسم کی حرکات مذبوحی کی ہیں الامان کبھی کوئی اشتہار سے کبھی کوئی اپنے دل سے ایک منصوبہ گھڑ کر مجھ سے اس کی تصدیق کراتے تھے کہ تم (ثناء اللہ) یہ لکھ دو کہ:

یہ وظیفہ مجھ کو قادیانی مذہب کی تردید کے صلے میں ملا ہے۔

اس کا جواب میں جلسہ ہی میں دے دیا کہ میں نے یہ بات نہیں کہی نہ کہتا ہوں کہ قادیانی تردید کے صلے میں ملا ہے جو سمجھے اسے پوچھو۔ میں تو واقعہ کا فقط اظہار کرتا ہوں کہ وظیفہ ملا۔رہا یہ امر کہ کس کے صلہ میں اس کی بابت میں نے کچھ نہیں کہا۔اللہ اعلم

خدا جانے قادیانی اخبار الفضل نے حلف موکد بعذاب اٹھا رکھی ہے کہ سچ کبھی نہ بولوں گا ۔ اللہ اللہ مسیح کے حواری جماعت صحابہ کرام کے مثیل اور راستی سے عداوت انا للہ چنانچہ ۲ مارچ کی اشاعت میں اڈیٹر الفضل ہاں خلیفہ صاحب کے خاص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصاحب لکھتے ہیں:

۱۸ تاریخ کو بعد دو پہر (قادیان میں) مولوی ثناء اللہ صاحب کا ذکر ہوا جس میں اس نے حیدرآباد کے متعلق بیان کیا کہ وہاں یہ کامیابی یہ انعام وغیرہ اور یہ سب مرزا صاحب کی خدمت کرنے کا صلہ تھا۔

لیکن دوسرے روز جب کہا گیا کہ یہ لکھ دو، تو اس نے انکار کر دیا کہ میں نے تو یہ نہیں کہا۔ ہاں لوگوں میں مشہور تھا کہ سو روپئہ کا جو منصب ملا ہے وہ احمدیوں کے متعلق لیکچر دینے کی وجہ سے ہے۔ مگر یہ کہتے ہوئے ثناء اللہ دروغ گو را حافظہ نباشد، کا مصداق ہو گیا کیونکہ اس نے بیان کیا تھا کہ جب میں ریل میں سوار ہو گیا اور گاڑی چلنے لگی تو سرکاری ہرکارہ لفافہ لے کر آیا جس میں سو روپئہ دینے کا ذکر تھا جب اس بات کا علم مولوی ثناء اللہ کو آخری وقت میں ہوا تو لوگوں کیلیے یہ کہنے کا کہاں موقع ملا کہ یہ منصب احمدیوں کے خلاف لیکچر دینے کی وجہ سے ملا ہے اور مولوی صاحب نے کب ان سے یہ بات سنی۔ (الفضل قادیان ۲۲ مارچ ۱۹۲۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کسی استاد کا قول ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

جب بنیاد ہی غلط ہو تو بنا کیا ہو گی۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کی بھی عادت شریفہ تھی کہ مخالف کی بات کو اپنے مطلب کے موافق ڈھالتے، پھر اس پر اپنے مفید مطلب نتائج پیدا کر کے مریدوں کے اذہان میں ایسے جماتے ہیں کہ فرمان خداوندی فهم لا یر جعون ان پر پورا صادق ہو جاتا ہے۔

میں مرزا صاحب کی صورت کو دیکھ کر اور ان کے ایسے افترایات اور کذبات

(مثال کے طور پر غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل کا واقعہ کافی ہے ان دونوں مرحوموں کے حق میں لکھا ہے کہ انہوں نے مجھ سے بدیں طریق مباہلہ کیا تھا کہ ہم، مولوی صاحبان اور مرزا، میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرے چونکہ وہ دونوں مر گئے لہذا میں، مرزا، سچا ہوں، حالانکہ یہ مقابلہ ان کا کہیں بھی نہیں۔ انعام لدھیانہ کا تین سو واپس دینے کا وعدہ ہے اگر خلیفہ قادیان اپنے باپ کی عزت رکھنے کو یہ حوالہ دکھا دے۔ اڈیٹر) کو ذہن میں لا کر بے ساختہ وہی کہا کرتا تھا جو عرب کا ایک شاعر اپنے دوست کو کہتا ہے:

تفرد بالاحکام فی اھلہ الھوی
فانت جمیل الوجہ مستحسن الکذب

(یعنی محبت کا اثر عجیب ہے کہ حسین محبوب کا جھوٹ بھی اچھا معلوم ہوتا ہے)

بندہ ءخدا! غالباً تم بھی میری تقریر سنتے ہو گے میں نے یہ کہا تھا کہ:

میں نے تو یہ نہیں کہا کہ قادیانی تردید کے صلے میں یہ وظیفہ جاری ہوا ہاں جن لوگوں نے کہا انہوں نے سمجھا ہوگا لہذا یہ سوال ان سے ہونا چاہیے

بات اصل یہ ہے کہ قادیانی مبلغ مولوی فضل دین وکیل اور شیخ عبدالرحمٰن (دیسی مصری، یہ صاحب اپنے نام کے ساتھ مصری لکھتے ہیں حالانکہ پنجابی ہیں ہم نے ان کی تصدیق کے لئے دیسی کا لفظ بڑھایا ہے کہ ان پر غلط گوئی کا الزام عائد نہ ہو یعنی اپنے دیس ہی میں بنے ہوئے مصری۔ اڈیٹر) چونکہ مجھ سے پیچھے (حیدرآباد میں) رہے تھے انہوں نے عام افواہ سنی ہوگی۔ ان حضرت نے قادیان کی آب و ہوا کے اثر سے وہی افواہ میری نسبت کر دی۔ دگر ہیچ

بہرحال یہ واقعہ ایسا وقوع پذیر ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کو بھی اس سے انکار نہیں۔ الحمدللہ...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۱ شعبان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۲ ص ۱۔۳ و ۱۱)

حیدرآبادی خدمت پر خلعت فاخرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری کو جانتے ہوں گے۔ جو نہ جانتے ہوں وہ جانیں کہ آپ ابتداء زمانہ میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بڑے مناظر مصنف تھے۔ بعد ازاں ذکر وفکر میں بہت مشغول ہوئے۔ حضرت مولانا فضل الرحمان مرحوم گنج مرادآبادی کے خلیفہ ہیں۔ اس پیرانہ سالی میں جو دنیا کی آخری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منزل ہے، ممدوح کو قادیانی فتنہ کا خیال بہت رہتا ہے۔

اس کے متعلق بھی آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں اور لکھائی ہیں۔ حضرت ممدوح نے، جب حیدر آباد میں خاکسار کی ناچیز خدمات سنیں تو، اپنے سر کی خاص پگڑی (شملہ) اور کرتہ کا کپڑا بذریعہ ڈاک پارسل اس خادم کو بھیجا، جو بلحاظ مذہبی تقدس کے حیدر آبادی منصب سے زیادہ قابل فخر ہے۔

(دونوں مادی اور روحانی) طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدر آباد میں میری خدمات خدا کے ہاں قبول ہوئی ہیں لہ الحمد۔ ثناء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۲۳ء۔ ۸ شوال ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳۰ ص ۱۳)

سکندر آباد میں قادیانی مذہب کا خاتمہ

جناب مرزا محمود علی بیگ سکرٹری انجمن اہل حدیث سکندر آباد لکھتے ہیں:

حضرات! سکندر آباد دکن میں ایک خاندان علاء الدین ہے جو چار بھائی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ، احمد، غلام حسین، قاسم علی۔ ان میں سے عبداللہ صاحب چند سال سے قادیانی امت میں شامل ہو گئے تو اپنے دیگر تین بھائیوں کو بھی تبلیغ کرنے لگے۔ اتنے میں مولانا ثناء اللہ جنوری میں ریاست حیدر آباد میں تشریف لائے تو ان بھائیوں میں اس مذہبی نزاع کے فیصلہ کی ایک صورت پیدا ہوگئی جس کی تفصیل یہ ہے۔

عبداللہ بھائی اپنے بھائیوں کو ہمیشہ کہتے تھے کہ تم لوگ اگر سچے ہو تو اپنے علماء کو کہو کہ وہ اپنے صدق اور مرزا صاحب کے کذب پر قسم کھائیں۔ پھر دیکھئے سال کے اندر مر جائیں گے چنانچہ عبداللہ بھائی خفیہ خفیہ ایک معاہدہ تینوں بھائیوں سے بموجودگی دیگر اقرباء لکھوالیا جس کی نقل درج ذیل ہے:

معاہدہ اخوان:

۱۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح موعود ہیں اور نہ نبی ہیں۔

۲۔ یہ عقیدہ غیر احمدیوں کا ہے اور اس بارے میں غیر احمدیوں کے بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مولوی ثناء اللہ کو جناب مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے بارے میں اس اردو حلف نامہ کے موافق دعا کرنا چاہیے۔

۳۔ اگر یہ اس موافق قسم کے ساتھ دعا کرنے کو راضی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوی سچے سمجھے جائیں گے اور غیر احمدیوں کی طرف سے خاں صاحب احمد علاء الدین، غلام حسین علاء الدین، اور قاسم علی علاء الدین غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہوجانے کا قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ اگر یہ اس طرح کی قسم ساتھ دعا کے کرنے کو راضی ہو جائیں اور ان کے مخالف مرزا محمود احمد بھی راضی ہو جائیں تو ایک سال تک کیا نتیجہ ہوتا ہے وہ دیکھیں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب وفات ہو جائیں اور مرزا محمود احمد صاحب حیات رہے تو مرزا صاحب سچے مان کر ہم تینوں غیر احمدی بھائی غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہو جانے کا قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۵۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسی قسم نہ کھائیں تو ہم تینوں بھائی ایک سال میں جتنے چاہیں اتنے عالموں کو بمقابل مرزا محمود احمد کے کھڑے کریں گے اور ان کو قسم کھلائیں گے اور اگر ہم ایسا نہ کر سکیں تو قسم کے ساتھ احمدی ہو جانے کا اقرار کرتے ہیں۔

یہی مضمون عبداللہ الہ دین احمدی بھائی کی طرف سے تھا۔ فرق یہ تھا کہ اس میں بجائے علمائے کرام کے مرزا محمود احمد لکھا تھا یعنی اگر مرزا محمود خلیفہ قادیان حسب معاہدہ حلف نہ اٹھائیں تو عبداللہ الہ دین بھائی احمدیت کو چھوڑ دیں گے۔

یہ معاہدہ جب مولانا فاتح قادیان کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس عہد نامہ کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں مگر ایک فقرہ میری طرف سے زائد ہوگا۔ وہ یہ کہ:

سال تک میں زندہ رہوں تو میاں محمود خلیفہ قادیان مجھ کو صادق سمجھ کر آبائی مذہب چھوڑ دیں اور بحکم کونوا مع الصادقین میرا ساتھ اختیار کریں۔

(اس مضمون کی تفصیل اہل حدیث ۲۳ فروری اور ۲ مارچ میں ہو چکی ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس شرط کو حیدر آباد کی اسلامی پبلک نے بہت معقول سمجھا اور عام جلسوں میں بالاتفاق اظہار رائے کیا کہ واقعی یہ شرط ضرور ہونی چاہیے کیونکہ جب امتیاز ہی کے لئے ہے پھر بعد سال میری صداقت ظاہر ہو جانے کی صورت میں اتفاق ظاہر کرنے میں قادیانیوں کو کیا تامل ہوگا۔ اس مزید شرط کے تسلیم کرنے پر قادیانی جماعت تیار نہ ہوئی۔ تو عہد نامہ کی آخری دفعہ کے مطابق بھائی غلام حسین وغیرہ کی درخواست علماء حیدر آباد نے ایک مختصر سی ضروری تمہید لکھ کر حلف نامہ پر دستخط کر دیئے۔ وہ تمہید مع حلف نامہ درج ذیل ہے۔

تمہید: عبداللہ الہ دین صاحب اور تینوں بھائی صاحبان کے پاس یہ معاہدہ ہوا ہے کہ اگر علماء غیر احمدی میں سے چند علماء مندرجہ بالا حلف نامہ پر دستخط کر دیں گے تو مرزا محمود خلیفہ قادیانی اس کے مقابل دوسرے حلف نامہ پر جسکا مسودہ علیحدہ ہے دستخط کر دیں گے اس حلف نامہ کا نتیجہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر غیر احمدی دستخط کنندہ کل علماء میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین صاحب کے تینوں بھائی احمدی ہو جائیں گے اور اگر کل فوت نہ ہوں یا مرزا محمود صاحب میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے توبہ کریں گے۔ اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی ایک بھی فوت نہ ہو یا فریق غیر احمدی میں سے کل فوت نہ ہوں، اگر ایک بھی بچ رہے، تب بھی عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں احمدیت سے تائب ہو جائیں گے۔

اس معاہدہ کی بنا پر ہم تمام اس معاہدہ کی شرائط کے تحت اس حلف نامہ پر بخوشی دستخط کرتے ہیں لیکن اس حلف نامہ اور دستخط کا نفاذ اس تاریخ سے سمجھا جائے گا جس روز مرزا محمود صاحب کا دستخط شدہ حلف نامہ غلام حسین الہ دین کے قبضہ میں آجائے گا اور جس کی میعاد تاریخ ہذا سے زائد ایک ماہ ہوگی۔

حلف نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہم مقران خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا بالاتفاق اظہار کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ احادیث صحیحہ میں عیسی بن مریم اور حضرت مہدی موعود کے آنے کا تذکرہ ہے اس کے لحاظ سے ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔اس بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جتنے دعوے ہیں وہ تمام سرا سر جھوٹ اور افتراء دھوکہ اور فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔اور وہ مسیح موعود اور مہدی موعود اور چودھویں صدی کے مجدد اور امام وقت امتی نبی ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسی وفات نہیں پائے بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز زندہ موجود ہیں اور وہی قبل قیامت آسمان سے اتریں گے۔اگر مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعووں میں خدا تعالی کے نزدیک سچے ہیں تو اے قادر ذوالجلال خدا! جو رمام آسمان وزمین کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے،تو ہی قہار و جبار اور غالب و منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر وسمیع وبصیر ہے۔

پس ہم سب تجھ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہی ایسی موت وارد کر جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔اور یہ کہ ہم سے کوئی ایک بھی باقی ومحفوظ نہ رہے تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ ہم ناحق پر تھے اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہے تھے جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے ہم سب کو یہ سزا ملی ہے۔اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی رہا تو ہم سب تیرے پاس سچے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کیخلیفہ ثانی مرزا محمود جو ہماری قسم کے مدمقابل ہیں جیسا کہ ہمارا دعوی ہے جھوٹے مفتری کافر و دجال وخارج از اسلام ہیں۔آمین آمین آمین۔

دستخط۔ سید محمد عبدالرؤف دہلوی بقلم خود ، و(مولانا) عبدالحی عفا عنہ حیدرآبادی، مقصود علی خان حیدرآبادی، سید حسن رائے بریلوی بقلم خود، محمد عبدالغفور عفی عنی حیدر آبادی، خداداد خان حیدرآبادی تاج الدین حیدرآبادی۔ مناظر احسن گیلانی(پروفیسر نظام کالج۔حیدرآبادی)۔محمد عمر حیدرآبادی، نور محمد (مدرس مدرسہ دینیات) عبدالقدیر صدیقی پروفیسر حیدرآبادی۔سید محمد بادشاہ حیدرآبادی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فریق ثانی کا رویہ

حسب معاہدہ حلف نامہ مکمل کر کے محمدی بھائیوں نے احمدی بھائی عبداللہ کو دے کر تقاضا کیا کہ حسب وعدہ مرزا محمود خلیفہ قادیان سے حلف نامہ پر دستخط کرا کر منگا دیں۔ انہوں بصد مشکل قادیان سے ایک تحریر حاصل کی جو درج ذیل ہے

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد یہ امام جماعت احمدیہ اللہ کو حاضر ناظر جان کر اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ تمام مخلوق کا نیک اور بد اس کے اختیار میں ہے وہ جس کو چاہے ترقی دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے اور جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے مار دے ، مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود کہتا ہوں اور اس پر مجھے کامل یقین ہے میرے نزدیک آپ کے بعداب کوئی ایسا مسیح نہیں آنے والا جس کی اناجیل اور احادیث میں خبر دی گئی ہے اور میرے نزدیک وہ اپنے دعوی میں سچے اور راست باز تھے اور خدا تعالی کی وحی کے مہبط تھے اور اس کے ماموراور مرسل تھے۔ اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں یا اخفاء سے کام لیتا ہوں تو اللہ تعالی کا غضب مجھ پر نازل ہو اور وہ کوئی عبرت ناک سزا مجھے دے۔ اے خدا تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ان پر حق کھول دے اور سچائی کو قبول کرنے کے لئے ان کے دلوں کو فراخ کر دے۔

خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

ناظرین! ذرہ انصاف فرمائیں محمدی بھائیوں نے معاہدہ اخوان کی پابندی کیسی پوری پوری کی مگر احمدی بھائی کو اس میں کامیابی نہ ہوئی۔

ایک تو حلف نامہ کی تبدیلی کر دی۔، دوم اس میں سال کی مدت کا ذکر چھوڑ دیا۔،سوم، موت کا نام تک نہیں لیا۔

موت دوسروں کے حق میں کیسی آسان چیز ہے مگر اپنے لئے کیسی خوفناک ہے۔ قادیانی امت کی عادت ہے کہ ذرہ کوئی مخالف بولا تو اسے مباہلہ کا نوٹس دے دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آؤ مباہلہ کرلو۔ اور یہ بھی دھمکی ساتھ ہی سنا دی کہ مباہلہ کے بعد سال تک ضرور مرو گے۔ مگر جب اپنے پر وارد ہوئی تو موت کا نام تک نہیں لیا۔ کیوں: سچ فرمایا اللہ نے

و لن یّتمنّوہ ابداً بما قدّ مت اید یھم (یہ لوگ موت کبھی نہیں مانگیں گے)

مگر یاد رکھیں ایسا کرنے سے یہ نہ ہوگا کہ موت کے پنجہ سے بچ سکیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے و اللّٰہ علیم با لظّا لمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۲۳ء۔ ۲۱ ذی قعد ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۶ ص ۱۔۳)

مباحثہ دکن

(یہ مباحثہ احتساب قادیانیت جلد ۹ سے نقل کیا جارہا ہے۔ بہاء)

بسم اللہ الر حمن الر حیم

الحمد للہ و الصلوۃ و السلا م علی عبادہ الذین ا صطفی

مباحثہ ہذا پر علماء کرام کی آراء

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب احمدی میں جو مناظرہ بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء سکندرآباد میں ہوا، زمرہ سامعین میں ہم لوگ بھی شریک تھے۔ دونوں فریق کی گفتگو سننے کے بعد ہم لوگ جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

بحث اس میں تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے الہامی دعوی میں سچے تھے یا نہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کی حسب ذیل عبارت پیش کی

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو (انجام آتھم ص ۳۱ حاشیہ۔ قادیانی خزائن جلد ۱۱ص ایضاً)

اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا آخری فیصلہ ان لفظوں میں درج کیا ہے کہ:

اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائیگی ایضاً

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے بعد یہ بیان دیا؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ داماد احمد بیگ (مسمی سلطان محمد) اس وقت تک زندہ ہے۔

۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت آ چکی۔

احمدی جماعت نے ان کے اس بیان کو تسلیم کیا۔ اس لئے ہم لوگ نہایت آسانی کے ساتھ اس نتیجہ تک پہنچ گئے کہ مرزا صاحب اپنے قول کے موافق جھوٹے ہیں اور یہی مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعوی تھا۔

اگر چہ اس کے بعد احمدی مناظر نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود مرزا صاحب کے اقوال و یقینیات کی تردید میں مصروف تھے۔

مثلاً مرزا صاحب اپنی پیش گوئیوں کے متعلق یہ یقین رکھتے تھے کہ:

میری سچائی کے جانچنے کے لئے میری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸۔ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے تمہید میں ان کے اس نظریہ کا ذکر بھی کر دیا تھا لیکن احمدی مناظر خدا جانے کیوں اس کی تردید کی۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

پیش گوئی اصل چیز نہیں۔

مرزا صاحب تو پیش گوئی کو سب سے بڑھ کر محک امتحان خیال کرتے تھے لیکن ان کے وکیل نے دعوی کیا کہ پیش گوئی سے کھرے کھوٹے کا امتیاز مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

پیش گوئی کا ایسا پورا ہونا جس سے غیب کا پردہ اٹھ جائے ناممکن ہے،

حتی کہ سب سے بڑھ کر محک امتحان کو انہوں نے متشابہات میں داخل کر دیا۔

اسی طرح مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو تقدیر مبرم قرار دیا تھا۔ لیکن ان کے وکیل نے اسے مشروط ثابت کرنے کی کوشش کی۔

قطع نظر اس سے کہ یہ خود مرزا صاحب کی تردید تھی، مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب شرائط کی تشریح پوچھی، تو انہوں نے ایسی عبارتیں پیش کیں جن سے کسی اور شرط کا بالکل پتہ نہیں چلتا۔ اور زبردستی وہ مرزا صاحب کی بعض عبارتوں سے شرط پیدا کرنا چاہتے تھے لیکن عبارت اس سے اباء (انکار) کر رہی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر اسے، تقدیر مبرم، بھی مان لیا جائے تب بھی اس کا ٹلنا مشکل نہیں۔ ثبوت میں انہوں نے مجدد الف ثانی کا حوالہ دیا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ تقدیر مبرم کی ایک قسم ٹل سکتی ہے۔

عبارت مانگی گئی تو انہوں نے دینے سے انکار کیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہاں تک کہا کہ اگر یہ عبارت مجدد صاحب کے کلام میں نکل آوے، تو میں اپنے تمام دعووں سے باز آجاؤں گا۔ لیکن اس پر بھی ان کو انکار پر اصرار رہا۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مجدد صاحب کے کلاموں میں ہم لوگوں کے نزدیک بھی ایسی کوئی عبارت نہیں ہے من ادعی فعلیه البیان

علاوہ اس کے گفتگو سے بھی یہ بات غیر متعلق تھی۔ سوال تو یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت کے ساتھ مرزا صاحب کی صداقت وابستہ تھی۔ جب وہ نہ مرا تو ان کی صداقت بھی قطعی ہوا ہوگئی۔

ہم لوگوں کو اس پر سخت حیرت ہوئی کہ جب سلطان محمد، مرزا صاحب کی دھمکیوں سے اعراض کر کے ان کی منکوحہ آسمانی پر قابض رہا، اور ان کے الہام کے مقابلہ میں اس نے استقلال کے ساتھ احمد بیگ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھا، تو پھر اس کے توبہ کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔

لیکن جب خط دیکھا گیا تو اس میں سلطان محمد نے کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ نہ اس نے مرزا صاحب کو نبی مانا ہے، نہ مسیح، نہ مہدی، کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اس نے یہ جملہ لکھ کر کہ، پہلے بھی جو خیال کرتا تھا وہی اب بھی سمجھتا ہوں،

خط کے الفاظ میں ایک دوسرے معنی پیدا کر دیئے ہیں۔ مثلاً اس نے مرزا صاحب کو شریف النفس نیک وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے، اور کہتا ہے ان کو ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہوں تو اب سوال یہ ہے کہ منکوحہ آسمانی سے نکاح کرنے کے وقت اور مرزا صاحب کی دھمکیوں کے بعد نکاح کو قائم رکھنے کے وقت کیا، وہ مرزا صاحب کو اس معنی میں نیک سمجھتا تھا جس معنی میں مرزائی سمجھتے ہیں؟

کس قدر عجیب ہے کہ ایک شخص کسی کو موت کی بددعا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیری بیوی سے نکاح کروں گا اور وہ ایسے شخص کو نیک شریف بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال کرتا ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ بیان کہ اس خط میں تعریضی چوٹیں ہیں، بالکل صحیح ہے۔اوران الفاظ کے وہی معنی ہیں جواس شعر میں ہے

بڑے پاک باطن بڑے صاف دل
ریاض آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں

بہر حال اگر مرزا صاحب کی پیش گوئی کو مبرم نہیں، بلکہ مشروط بھی مان لیا جائے، یا مبرم کے ٹل جانے کو بھی بفرض محال تسلیم کرلیا جائے ،اوراخیر میں پھراس خط کو بھی سلطان محمد کا صحیح خط سمجھ لیا جائے ،اگر چہ اس کی صحت میں کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا ، پھر بھی توبہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور ہر حالت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ قضی الرجل علی نفسه (مرزا صاحب اپنا فیصلہ خود کر کے دنیا سے تشریف لے گئے ہیں) بالکل صحیح ہے الہام کا دعوی خود مرزا صاحب نے کیا تھا حجت انہی کی بات ہوسکتی ہے دوسروں کو اس میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دستخط: حکیم مقصود علی خان ۔محمد عبدالقدیر صدیقی پروفیسر جامعہ عثمانیہ۔
محمد عبدالواسع پروفیر کلیہ جامعہ عثمانیہ۔ عبدالحی پروفیسر جامعہ عثمانیہ،
مناظر احسن گیلانی پروفیسر کلیہ عثمانیہ ۔ابوالفداءنور محمد مدرس مدرسہ دینیات سرکار عالی
سید محمد بادشاہ قادری،مولوی محمد بن ابراہیم دہلوی،مولوی محمدامین پنجابی،
مولوی الہ داد خان۔ مفتی عبداللطیف پروفیسر جامعہ عثمانیہ۔حکیم شیخ احمد

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی النبی و آله الکریم

عرصہ سے ممالک محروسہ سرکار عالی (حیدرآباد دکن وغیرہ اضلاع) میں قادیانی مذہب کی تحریک بڑے زور سے پھیل رہی تھی جس کی وجہ سے دین دار طبقہ مسلمانوں میں سخت پریشانی تھی کیونکہ سیٹھ الہ دین مرحوم سوداگر سکندرآباد کے بڑے بیٹے عبداللہ الہ دین نے قادیانی مذہب قبول کر کے اس کی اشاعت شروع کردی تو خود ان کے بھائیوں میں اختلاف پیدا ہوا۔اب ضرورت محسوس ہوئی کہ قادیانی مذہب کے متعلق فیصلہ کن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ کیا جائے۔ اس خدمت جلیلہ کے لئے دور دراز ملک پنجاب پر نظر پڑی تو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب فاتح قادیان کو تکلیف دی گئی۔ جناب ممدوح مع مولانا محمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد امین صاحب امرتسری کے ۱۶ جنوری ۱۹۲۳ء وارد سکندر آباد ہوئے۔ پہلی تقریر آپ صاحبوں کی ۱۹ جنوری کو سکندر آباد ہی میں ہوئی، جس میں سکندر آباد اور بلدہ حیدر آباد کے لوگ بکثرت شریک تھے۔

مولانا فاتح قادیان کی تقریر کا تمام علاقہ میں ایک غلغلہ بلند ہوا۔ حیدر آباد میں کئی جگہ وعظ کے جلسے ہوئے۔ جن میں مولانا محمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد امین صاحب امرتسری کی تقریر عموماً توحید وسنت پر ہوتی تھی اور مولانا فاتح قادیان کی تقریر کا اکثر حصہ قادیانی مذہب کے متعلق ہوتا۔ مولانا موصوف کا طرز بیان عجیب دل فریب ہے۔ مرزا صاحب کی کتابیں تو گویا آپ کو حفظ ہیں۔ ہر بات میں مرزا صاحب کی کتابوں سے حوالہ موجود۔ ان وعظوں کے اثر سے قادیانی جماعت بہت گھبرائی تو عبداللہ الہ دین قادیانی نے قادیان سے مرزائی عالموں کو بلایا اور مباحثہ کی بابت تحریک ہوئی۔

انجمن اہل حدیث سکندر آباد سے ان کی خط وکتابت ہو رہی تھی جس میں مباحثہ کے بعد مباہلہ کا ذکر بھی آتا تھا۔ انجمن اہل حدیث نے لکھا کہ ہم شرعی مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ ایک روز الہ دین صاحب کے بنگلہ پر چاروں بھائیوں نے مع بعض دیگر اصحاب کے ایک مجلس منعقد کی جس میں مباہلہ کا ذکر بھی آیا تو قادیانی جماعت نے کہا مولانا ثناء اللہ ہم سے مباہلہ کریں تو ایک سال میں خدائی فیصلہ ہو جائے گا۔

مولانا موصوف نے فرمایا کہ سال کی مدت کا ثبوت قرآن میں یا حدیث میں نہیں، بلکہ حدیث شریف میں تو یہ ثابت ہے کہ مباہلہ کنندگان میں سے جو کاذب ہوتا اس پر فوراً اثر ہوتا اور اس کی ساری قوم ایک سال تک تباہ ہو جاتی۔

قادیانی جماعت نے انکار کیا کہ اس حدیث سے فوراً نزول عذاب کا ثبوت نہیں ہوتا۔

مولانا فاتح قادیان نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی کسی اچھے عالم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم کئے جائیں۔

بعد ردوکد کے دوسرے روز چار بھائیوں میں سے خان صاحب احمد الہ دین (قادیانی) صاحب نے مولانا مناظر احسن گیلانی پروفیسر عثمانیہ کالج پر حسن ظن ظاہر کیا۔ چنانچہ وہ عبارت عثمانیہ کالج کے علماء کی خدمت میں پیش کی گئی جو مع جواب درج ذیل ہے

سوال: علماء کرام مندرجہ ذیل عبارت کا کیا مطلب بیان فرماتے ہیں؟

قال و الذی نفسی بیده ان العذاب قد تدلی علی اهل نجران و لو یلا عنوا لمخوا قردة و خنازیر و لا ضطر علیهم الوادی نارا و لا استاصل الله نجران و اهله حتی الطیر علی الشجر و لما حال الحول علی النصاری کلهم حتی هلکوا

(معالم التنزیل ج۱ص۱۶۴)

اس عبارت سے موجود ملاعنین کا ذہن پر فوری اثر پہنچنا چاہیے یا بالتراخی؟

الجواب: اس عبارت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ملاعنین پر اثر مباہلہ فوراً بلا مہلت ہوتا۔

عبداللطیف پروفیسر۔ محمد عبدالقدیر صدیقی، محمد عبدالواسع پروفیسر۔ مناظر احسن گیلانی پروفیسر

خدا کا شکر ہے کہ بجائے ایک عالم کے چار علماء نے عبارت کے وہی معنی بتائے جو مولانا فاتح قادیان کہتے تھے تاہم فریق ثانی نے ان معنی کو تسلیم نہ کیا مگر مباحثہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مواعظ کے جلسوں میں بار بار فرماتے رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ قادیانیوں سے ہمارا مناظرہ فیصلہ کن ہو جس کی صورت یہ بتائی کہ سرکار عالی فریقین کی گفتگو سن کر سرکاری فیصلہ فرمائیں جو اسلامی دنیا میں کارآمد ہو۔ اس کے متعلق کارروائی ہو ہی رہی تھی کہ ان چار بھائیوں کی خواہش سے ایک مختصر سا مباحثہ ان کے مکان پر تجویز ہوا جس کی روئداد درج ذیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجلس مباحثہ میں جو حضرات علماء کرام تشریف فرما تھے ان کے اسماء گرامی مع ان کی تصدیقات کے اول درج ہو چکے ہیں

مباحثہ شروع ہونے سے پہلے جو واقعات اور اضطرابی حرکات جماعت احمدیہ سے ظاہر ہوئیں ان کو بیان کیا جائے تو طول ہوگا اس لئے ہم ان سب کو چھوڑتے ہیں اور اصل بات پیش ناظرین کرتے ہیں۔

قرار پایا تھا کہ جلسہ کے انتظام کے لئے سید ہمایوں مرزا بیرسٹر حیدرآباد صدر ہوں۔ صدر صاحب کے فیصلہ سے مولانا فاتح قادیان کو پہلا وقت ۲۰ منٹ تحریر پرچہ کے لئے دیا گیا۔ موصوف نے ۱۵ منٹ میں پرچہ پورا کر دیا چنانچہ پرچہ اول یہ ہے

پرچہ اول منجانب مولانا ثناء اللہ امرتسری

جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں خدا کی طرف سے الہام پاتا ہوں میری سچائی کے جانچنے کے لئے میری پیش گوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸) شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰ پر جناب موصوف نے ایک پیش گوئی خاص مسلمانوں کے لئے کی ہے جس کے کئی ایک حصے ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اس کا داماد اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے وغیرہ۔ (شہادۃ القرآن۔ص ۸۱)

یعنی داماد مرزا احمد بیگ کی موت کے متعلق اسی حوالہ میں کہا ہے کہ اس کی میعاد ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے (شہادۃ القرآن ص ۷۹) جو اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہوتی ہے یعنی مرزا صاحب کے الہام کے مطابق مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ اگست ۱۸۹۴ء کے بعد بقید حیات دنیا میں نہیں رہ سکتا۔ جب وہ اس مدت کے بعد بھی زندہ رہا تو جناب مرزا صاحب نے آخری ایگریمنٹ (اقرارنامہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لفظوں میں شائع کیا

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالی ضرور اس کو بھی ایسا ہی پوری کر دے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیش گوئی پوری ہوگئی،

(انجام آتھم حاشیہ ص ۳۱ ۔خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

(ہمیں ان دونوں کے پورا ہونے پر اعتراض ہے)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد یعنی اس لڑکی کا خاوند جس سے مرزا قادیانی نے الہامی نکاح کا دعوی کیا تھا وہ اگر مرزا صاحب کی زندگی میں نہ مرے تو جناب مرزا قادیانی کے دعوی الہام و رسالت وغیرہ بقول ان کے جھوٹے ہوں گے اس کا نام جناب مرزا قادیانی تقدیر مبرم رکھا ہے یعنی ان ٹل فیصلہ الٰہی ۔

(حوالہ رسالہ انجام آتھم ص ۳۱)

اسی کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ پر اس دعوی کو دوسرے لفظوں میں یوں شائع کیا ہے فرماتے ہیں:

یادرکھو اس پیش گوئی (متعلقہ مرزا احمد بیگ) کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی (یعنی داماد مرزا احمد بیگ مسمی سلطان محمد ناکح محمدی ساکن پٹی فوت نہ ہوا) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

سلطان محمد مذکور اگست ۱۸۹۴ء تک نہ مرا۔ بلکہ وہ آج تک بعد انتقال جناب مرزا قادیانی زندہ ہے۔ حالانکہ اس اثنا میں وہ جنگ عظیم کے دوران فرانس بھی گیا جہاں اس کی گدی میں گولی لگ کر سر سے نکل گئی۔ مگر زندہ رہا اور آج تک بھی زندہ ہے اور اس کی اولاد بھی بہ کثرت آج تک خدا کے فضل سے موجود ہے۔ شریعت اسلامیہ کی تعلیم کا مفہوم ہے یؤخذ المرء باقراره ۔یعنی انسان اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے حضرت مرزا صاحب نے اقرار کیا نہ صرف کیا بلکہ شائع کیا کہ مرزا سلطان محمد کا مرنا میری زندگی میں ان ٹل فیصلہ الٰہی ہے یہ بھی فرمایا اگر وہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا بلکہ یہ بھی صاف اقرار کیا کہ میں اس صورت میں یعنی مرزا سلطان محمد کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہ مرنے کی صورت میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ جس صورت میں جناب مرزا صاحب کا یہ اقرار ہے اور الہامی اعلان ہے، اب پبلک فیصلہ کرسکتی ہے کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک سچے تھے قضی الرجل علی نفسہ ۔

ابوالوفاء ثناء اللہ مناظر محمدی سکندرآباد دکن۔ دستخط سید ہمایوں مرزا صدر جلسہ

(نوٹ از مولف: اس پرچہ کا مضمون بالکل صاف ہے۔ حضرت مولانا ثناء اللہ کی تقریر کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ مختصراس پرچہ کا دو لفظوں میں ہے کہ مرزا صاحب کے اقرار و اعلان کے مطابق مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ اب فریق ثانی کا جواب ملاحظہ ہو)۔

پرچہ اول منجانب مولوی شیخ عبدالرحمٰن احمدی مناظر

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک پیش گوئی پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ پیشتر اس کے کہ میں اس پیش گوئی کے متعلق جواب دوں ضروری سمجھتا ہوں کہ مختصر طور پر بپابندی وقت پیش گوئیوں کے سمجھنے کے متعلق جو اصل قرآن شریف واحادیث صحیحہ سے معلوم ہوئے ہیں عرض کردوں۔

یادرہے کہ پیش گوئی کوئی اصل چیز نہیں۔ اصل چیز انبیاء علیھم السلام کی صداقت ہے اور ان کی اس غرض کا پورا ہونا ہے جس غرض کے لئے وہ اللہ تعالی کی طرف سے دنیا میں بھیجے جاتے ہیں اور وہ غرض خدا تعالی اور اس کی تمام صفات پر کامل ایمان پیدا ہونا ہے پیش گوئی یا کوئی اور دلیل صحیح انبیاء کی صداقت کو ظاہر کرنے والی وہ اس اصل کے خلاف نہیں ہوسکتی اصل چونکہ ایمان ہے اور ایمان کے متعلق شریعت نے قرار دیا ہے کہ وہ ایمان بالغیب ہے اس لئے کوئی دلیل ایسی نہیں ہوسکتے کہ وہ غیب کے پردہ کو اٹھادے اور پیش گوئی چونکہ دلائل میں سے ایک دلیل ہے اس لئے اس پیش گوئی کا پورا ہونا جس سے غیب کا پردہ اٹھ جائے ناکافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں تمام انبیاء کی پیش گوئیوں کے متعلق لوگوں کو ابتلاء آتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت رسول کریم ﷺ کی وفات پر یہ فرمایا کہ اللہ کی قسم نبی کریم فوت نہیں ہوئے اور اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں سوائے اس کے کہ کوئی خیال نہیں گذرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور بھیجے گا اور پھر آپ منافقوں کے ہاتھ کاٹیں گے۔ (درمنثور بحوالہ بخاری ونسائی جلد۲ص ۸۱) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر یہ سمجھتے تھے کہ نبی کریم خود منافقوں کے ہاتھ کاٹین گے مگر ایسا وقوع میں نہ آیا۔

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ کو یہ بتایا گیا کہ آپ خانہ کعبہ کا طواف فرمائیں گے آپ نے اسی وقت صحابہ کو سفر کا حکم دیا چنانچہ تمام صحابہ کرام مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں مقام حدیبیہ پر کفار مکہ نے آکر روکا اور ایک معاہدہ فریقین کے درمیان قرار پایا جس کی رو سے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف لوٹنا پڑا۔ اس پر تمام صحابہ کو شک پیدا ہوا اور حضرت عمرؓ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا آپ خدا کے رسول نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں خدا کا رسول ہوں، تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں کہا تھا مگر یہ نہ کہا تھا کہ اس سال کریں گے۔ صحابہ کو اس سال حج نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر ابتلاء آیا کہ رسول کریم نے ان کو حکم دیا کہ قربانیاں ذبح کر دو اور سر منڈ والو۔ تو لکھا ہے کہ ایک صحابی بھی اس حکم کی تعمیل میں نہ اٹھا یہاں تک کہ آپ نے تین بار فرمایا۔ (فتح الباری ج ۵ص ۲۵۴۔۲۵۵)۔ مگر کسی نے تعمیل نہ کی۔ یہ ابتلاء اس لئے آیا کہ یہ سمجھا گیا تھا کہ پیش گوئی اسی طور پر پوری ہونی چاہیے جس طرح کہی جائے یا حضور ﷺ نے جس طرح سمجھا ہے۔ پس پیش گوئیوں کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس میں محکمات بھی ہوتی ہیں اور متشابہات بھی۔ یعنی بعض ایسی پیش گوئیاں ہوتی ہیں جو کئی حصوں پر مشتمل ہوتی ہیں بعض اوقات نبی ایک معنی سمجھتا ہے لیکن اس کے لحاظ سے پوری نہیں ہوتیں اس سبب سے لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں حضرت (مرزا) کی یہ پیش گوئی بھی اسی طرح کی پیش گوئیوں میں سے ہے حضرت مسیح موعود کی بہت سی پیش گوئیاں ایسی بھی ہیں جو بیّن طور پر پوری ہوئی ہیں اگر مجھے موقع دیا گیا تو میں انشاء اللہ ان کو پیش کروں گا۔ فی الحال چونکہ مجھے ایسی پیش گوئی کے متعلق بیان کرنا ہے جو متشابہات میں سے ہے اور جس کے متعلق فریق ثانی نے اعتراض کیا ہے اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

متعلق یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ پیش گوئیوں کی غرض کیا ہے اللہ تعالی قرآن میں فرماتے ہیں

و ما نر سل با لآ یات ا لا تخو یفاً

(ہم نشان نہیں بھیجا کرتے مگر ڈرانے کے لئے)۔

پھر فرماتے ہیں:

فا خذ نا ھم بالبا ساء و الضرا ء لعلھم یتضر عو ن (ہم لوگوں کو دکھوں اور بیماریوں سے پکڑتے ہیں تا کہ وہ ہمارے حضور عاجزی وگریہ زاری کریں)

ان دونوں آیتوں سے البتہ یہ پتہ لگتا ہے کہ اللہ کی غرض ایسی پیش گوئیوں سے جن میں کسی پر عذاب نازل ہونے کا ذکر ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ ضرور اس کو مورد عذاب ہی بنایا جائے بلکہ اصل منشاء الہی خوف پیدا کرنا ہوتا ہے اور توبہ واستغفار کی طرف توجہ دلانی ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالی صفت جہاں شد ید العقا ب ہے یعنی عذا ب دینے والا وہاں غا فر الذ نب و قا بل التو ب بھی ہے یعنی گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا۔ اس بات کی تصدیق کہ اللہ تعالی عذاب کو چھوڑ بھی دیتا ہے اس آیت سے ہوتی ہے ر حمتی وسعت کل شیء یعنی میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے پس اگر انسان آپ اعمال میں تغیر کر لے تو اللہ تعالی کی رحمت اس کو پکڑ لیتی ہے اور حدیث شریف میں بھی آتا ہے

لا یر د القضاء الا با لدعا خدا کی قضا یعنی تقدیر کو نہیں ٹلا سکتی ہے مگر دعا۔

ان چند باتوں کے بعد میں اصل اعتراض کی طرف آتا ہوں مرزا احمد بیگ اور ان کے داماد کے متعلق پیش گوئی کی جو غرض تھی وہ حضرت مرزا صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے کہ

اس پیش گوئی کی یہ بنیاد نہ تھی کہ خواہ مخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی بلکہ بنیاد یہ تھی کہ فریق ثانی جن میں مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار مگر دین کے مخالف تھے خدا تعالی نے چاہا کہ ان پر اپنی حجت پوری کرے تو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا جس کا ان تمام بے دین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اصلی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الفاظ کو بھی زیرِنظر رکھا جائے۔:

خدا تعالیٰ نے اپنے الہام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی اس رشتہ سے دور کر دے گا اور آپ کو آفات سے محفوظ رکھ کر برکت پر برکت دے گا

۲۔ اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی یہ دونوں طرف برکت اور موت کے ایسے ہیں کہ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق اور کذب معلوم ہوسکتا ہے آپ جس طرح چاہو آزمالو۔

(پرچہ نور افشاں ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اپنا صدق و کذب بتلانا منظور تھا۔

فریق مخالف نے حضور کے صدق و کذب کو پرکھنے کے لئے دوسرا طریقہ اختیار کیا یعنی لڑکی کی شادی نہ کی اگر اس کے نتیجہ میں ان پر تکالیف اور موت نہ آتی تو اب تک پیش گوئی جھوٹی نکلتی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ادھر لڑکی کی شادی دوسری جگہ ہونی تھی کہ مرزا احمد بیگ یعنی لڑکی کا والد حسب پیش گوئی چار ماہ کے اندر ہلاک ہوگیا اور اس کے ساتھ اس کی دو بہنیں اور اس کی ساس جو اس پیش گوئی میں روک پیدا کرنے والی تھیں فوت ہوگئیں۔ اور احمد بیگ کا ایک لڑکا بھی ہلاک ہوا۔ اس قدر زبردست تباہی نے اس خاندان پر ایک سخت ہیبت وارد کی اور اس بھیانک اور خوف ناک نظارہ کو دیکھ کر ان لوگوں کے دلوں میں توبہ اور خشیت کا خیال پیدا ہوا۔ اور قرآن شریف کی آیت کے ماتحت کہ ہم نشان خوف اور تضرع پیدا کرنے کے لئے بھیجتے ہیں ان کے خوف کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ جو گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا اور بڑی وسیع رحمت والا ہے اس نے ان پر رحم کیا

(پانچ منٹ اور دیئے گئے) چنانچہ ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کی خدمت میں بیعت کے خطوط لکھنے شروع کئے اور خاندان کے بہت سے لوگ احمدی ہوئے اور پیش گوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہ شرط محفوظ تھی۔ چنانچہ پیش گوئی کے الفاظ یہ تھے

ر أیت ھذا المر أۃ ا ثر البکا ء علی و جھھا فقلت ایتھا المرأۃ

تو بی تو بی فا ن البلا ء علی عقبک و المصیبۃ نازلۃ علیک۔

یعنی میں نے اس عورت کو دیکھا کہ رونے کے نشان اس کے چہرے پر ہیں۔ میں نے کہا اے عورت توبہ کر، توبہ کر، کیونکہ مصیبت تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر آنے والی ہے اور تجھ پر بھی آنے والی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود نے احمد بیگ کے داماد کے متعلق اور اس لڑکی کے نکاح میں آنے کے متعلق ایام الصلح ص ۹۰۔ اردو یہ پیش گوئی بھی مشروط بشرائط کی تھی اور ضرور ہے کہ اس وقت تک اس کا دورا حصہ یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت اور لڑکی کا نکاح میں آنا معرض توقف میں ہے، جب تک کہ خدا تعالی کی نظر میں اسباب نقض شرائط کے جمع ہوں۔ یعنی جب احمد بیگ کا داماد اس شرط کو توڑے یعنی اپنی توبہ اور رجوع سے باز آجائے تو پھر وہ ضرور مرے گا اور لڑکی نکاح میں آجائے گی لیکن اگر وہ خشیۃ اللہ پر قائم رہا تو ایسا نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ احمد بیگ کا داماد خشیۃ اللہ پر قائم رہا۔ یہ ہے خط

السلام علیکم، نوازش نامہ آپ کا پہنچا۔ یادآوری کا مشکور ہوں۔

میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگ شریف النفس اسلام کا خدمت گذار، خدایاد، پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔ مجھے ان کے مریدوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ چند ایک امورات کی وجہ سے ان کی زندگی ان کا شرف حاصل نہ کرسکا۔

نیاز مند سلطان محمد

یہ خط مرزا صاحب کی زندگی کے بعد لکھا گیا ہے۔

دستخط عبدالرحمٰن احمدی مناظر۔ دستخط سید ہمایوں مرزا پریذیڈنٹ جلسہ۔ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء۔ ختم ۱۰ بج کر ۵ منٹ پر

(نوٹ از مولف: ناظرین اس سارے مضمون میں احمدی مناظر نے ایک لفظ کا جواب بھی دیا؟ مولانا ثناء اللہ کی تقریر کا سارا مدار مرزا صاحب کی بتائی ہوئی تقدیر مبرم پر تھا، تقدیر مبرم کے معنی صاف ہیں، قضا ان ٹل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی نہ ٹلنے والا حکم الٰہی ، پھر جس کو خود ملہم اور صاحب الہام ان ٹل کہے وہ کیوں کر ٹل جائے ۔اس کا جواب کچھ نہیں آیا بہرحال مولانا کا دوسرا پرچہ ملاحظہ کریں)

منجانب مولانا ثناء اللہ دوسرا پرچہ

۱۰ بج کر ۲۰ منٹ پر شروع ہوا۔

لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

شیخ عبدالرحمٰن صاحب احمدی مناظر نے اپنے پرچہ میں جو کچھ تحریر کرایا وہ مرزا صاحب کی تصریحات کے بالکل برخلاف ہے۔ میں اصل فریق اس بحث میں مرزا صاحب کو سمجھتا ہوں مناظر کو ایک وکیل کی پوزیشن سے زیادہ نہیں دے سکتا۔آپ نے پیش گوئی کو ایمان بالغیب کہا ہے۔مرزا صاحب لکھتے ہیں :

> پیش گوئی سے صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ دوسروں کے لئے بطور دلیل کام آئے ..پیش گوئی میں وہ امور پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ سکے اور پہچان سکے (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۱۔۱۲۲۔خزائن ج ۱۶ص ۳۰۱

شیخ عبدالرحمٰن کو دراصل غلط مبحث ہو گیا ہے اس لئے میرے سوال کو نکاح کے ساتھ ملا دیا۔ میں نے دانستہ اس لڑکی کے نکاح کو نہیں چھیڑا تھا بلکہ صرف سلطان محمد والا حصہ لیا تھا۔آپ نے عجیب دورنگی اپنے پرچہ میں دکھائی ہے جو اہل علم کے لئے قابل عبرت ہے۔آپ اس پیش گوئی کو متشابہ بتلاتے ہیں پھر اس کے معنی کی تشریح بھی کرتے ہیں اور شرط شروط بیان کرتے ہیں

هل هذا الا تهافة قبيح و تناقض صريح۔

میں مطلب کی کہتا ہوں مرزا صاحب کے اصلی عربی الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں

> فا لهمنی ر بی و قا ل سا ر يهم آ ية من انفسهم و ا خبر نی و قال انی سا جعل بنتا من بنا تهم آ ية لهم فسما ها انها سيجعل ثيبة و يموت بعلها و ابو ها الی ثلاث سنة من يو م النكاح ثم نر د ها اليك بعد مو تهما و لا يكو ن ا حد هما من العاصمين (کرامات الصادقین سرورق اخیر خزائن ۔ج ۷ص ۱۶۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی خدا نے مجھے الہام سے کہا کہ ان لوگوں کی ایک لڑکی تیرے لئے نشان بناؤں گا جس کا نام بھی لیا فرمایا کہ وہ لڑکی بیوہ کی جائے گی اور اس کا خاوند اور باپ نکاح کے دن سے تین سال تک مرجائیں گے پھر فرمایا کہ کان اصل المقصود الا هلاك

(انجام آتھم ص ۲۱۶۔خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

یعنی اصل مقصود پیش گوئی سے مانعین کو ہلاک کرنا مار ڈالنا ہے۔

مرزا صاحب کا الہام ہے شاتان تذبحان دو بکریاں ذبح کی جائیں گی پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے (جو آسمانی منکوحہ کا باپ تھا) دوسری بکری سے اس کا داماد ہے۔فرماتے ہیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیش گوئی اس کے باپ اور اس کے داماد کی طرف اشارہ ہے جو آج سے سترہ سال پیشتر براہین احمدیہ میں شائع ہوچکی ہے۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷)

میرے مخاطب نے حضرت عمرؓ اور حدیبیہ کا جو واقعہ بیان کیا ہے شکر ہے کہ اس کا جواب خود ہی دے دیا (یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسی سال ہو جائے۔ مولف) حضرت عمر کو آنحضرت ﷺ کے انتقال پر جو خیال زندگی کا پیدا ہوا تھا وہ از راہ محبت تھا نہ از راہ پیش گوئی۔حدیبیہ میں حضرت عمر کے سوال کا جواب دربار رسالت سے مل گیا اور حضرت عمر خاموش ہو گئے بلکہ اس جواب سے ایسے شرمندہ ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کئی خیراتی کام کئے تا کہ میری یہ غلطی خدا کے ہاں رفع ہو جائے۔یہ فقرہ بھی اسی جگہ لکھا ہے جو احمدی مناظر نے (کتاب) پیش کی تھی اس کے علاوہ قرآن شریف میں اس پیش گوئی کے متعلق صاف فیصلہ ہے

لقد صدق الله رسوله الرؤیا بالحق یعنی خدا نے اپنی نبی کا خواب سچا کر دیا۔

اس فیصلہ الہٰی کے بعد کسی کا حق نہیں کہ وہ اس پیش گوئی کو غلط یا مشتبہ کہہ سکے ورنہ قرآن کا انکار ہے مجھے حیرت ہے کہ احمدی مناظر نے اپنے بیان میں اتنے تناقض اور تضاد کیوں اختیار کئے پہلے تو پیش گوئی کو ایمان بالغیب کے تحت لاتے ہیں اور آگے چل کر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی کئی ایک پیش گوئیاں بیّن طور پر ظاہر ہوئیں کیا وہ ایمان بالغیب کے ماتحت نہ ہوں گی؟ ذرا سوچ سمجھ کر بات کیجئے اور کم سے کم یہ خیال کر کے کہیے کہ سامنے کون ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

میرے اس جواب میں بہت سے حوالے موجود اور غیر موجود دیئے گئے جن کو جواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا مدار دلیل ایک ہی لفظ ہے یعنی تقدیر مبرم جس کے معنی نہ ٹلنے والا حکم الہی۔ غیر مشروط، نا قابل اپیل، نا قابل استرداد، مبرم اسم مفعول کا صیغہ ہے ابرام سے، ابرام کے معنی مضبوط کرنا قرآن شریف میں ہے ام اببر موا امرا فا نا مبر مو ن۔ اگر مبرم تقدیر بھی کسی ایک آدھ چٹھی لکھنے سے ٹل جائے تو وہ مبرم کیا ہوئی؟ مرزا سلطان محمد کا خط جو پیش کیا گیا ہے وہ خود غیر مصدقہ ہے اس کے باریک نکتہ کو احمدیہ جماعت نہیں پہنچی وہ کس بلاغت سے احمدیہ فریق پر چوٹ کرتا ہے وہ کہتا ہے مجھے مرزا صاحب کی تقدیر مبرم کا شکار ہونا چاہیے تھا مگر نہ ہوا۔

لہذا ضروری ہے کہ میں اس خط کی تشریح کر دوں اس خط میں جو یہ لکھا ہے کہ چند امورات کی وجہ سے شرف حاصل نہ کر سکا اس کے ان امور سے مراد وہی بڑا امر ہے جس کا مرزا صاحب کو ساری عمر صدمہ رہا میں اس صدمہ کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وہ دوسری پیش گوئی ہے۔ بہر حال میں اپنی تقریر کا خاتمہ اس پر کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے سلطان محمد کا مرنا اپنی زندگی میں تقدیر مبرم یعنی ان ٹل قرار دیا اور اس کے نہ مرنے کو اپنے جھوٹے ہونے کی علامت قرار دیا حالانکہ آج تک وہ مع ایک درجن بچوں اور بیوی موصوفہ کے زندہ موجود ہے میں اس شعر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

میں اخیر میں مرزا صاحب کے ابتدائی اشتہار سے ایک فقرہ سناتا ہوں جو جولائی ۱۸۸۸ء کا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لڑکی جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح اس لڑکی کا ۷۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو ہوا (دافع الوساوس ص ۴۸۰) مجھے بھی حضرت مرزا صاحب کے اس نازک موقع پر بسا اوقات رحم آیا اور احمدی جماعت کے اضطراب پر میں رات دن پریشان رہتا ہوں کہ الٰہی تیرے نام سے ایک اللہ کا بندہ اظہار کرتا ہے اور اسے تقدیر مبرم قرار دیتا ہے تیرے پاس کیا کمی تھی جہاں تیرے حکم سے رات دن ہزاروں لاکھوں انسان مرتے رہتے ہیں سلطان محمد کو بھی مار ڈالتا، مجھے خدا کی طرف سے القائی جواب ملتا ہے انی اعلم ما لا تعلمو ن میں اپنے مخاطب کو اور دیگر حضرات (حاضرین) کو علم اور خشیت الٰہی کا واسطہ دے کر تقدیر مبرم کے لفظ پر توجہ دلاتا ہوں فقط۔

دستخط ابوالوفاء ثناء اللہ مناظر از جانب فریق محمدی۔

دستخط سید ہمایوں مرزا پریذیڈنٹ جلسہ ختم ۱۰ بج کر ۴۰ منٹ پر

(مولف: اس پرچہ کا مضمون ہمارے نوٹ کا محتاج نہیں صاف ہے کہ تقدیر مبرم کے ماتحت مرزا سلطان محمد کو مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرجانا چاہیے تھا مگر مرا نہیں)

جواب منجانب شیخ عبدالرحمٰن مناظر احمد۔ پرچہ دوم

وقت ۱۱ بج کر ۱۰ منٹ

قل جاء الحق و زهق البا طل ان البا طل كا ن زهو قا

مجھے افسوس ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میری تقریر سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور باوجود اس کے مجھ پر یہ الزام لگایا کہ میرے کلام میں تناقض ہے۔ مولوی صاحب مجھے کہتے ہیں کہ یہ خیال رکھ کر تقریر کرنا سامنے کون بیٹھا ہے۔ جناب مولوی صاحب کو یاد رہے کہ میں اپنے سامنے اپنا شکار سمجھتا ہوں۔ مولوی صاحب کا بڑا زور اس بات پر ہے کہ سلطان محمد کیوں فوت نہ ہوا میں نے قرآن شریف کی آیات کے حوالوں سے اس بات کو ثابت کیا تھا کہ عذاب کی پیش گوئیاں تضرع اور رجوع سے ٹل جایا کرتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس شخص کو معاف کر کے عذاب کو ہٹا لیتا ہے اور ان پیش گوئیوں کی صرف اتنی ہی غرض ہوتی ہے۔ ان آیات کا قطعاً مولوی صاحب نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی جواب نہیں دیا اور ان کے ماتحت میں نے ثابت کیا تھا کہ مرزا سلطان محمد نے خشیۃ اللہ کو اپنے دل میں داخل کیا اور وہ حضرت مرزا صاحب کو بجائے کاذب اور مکار خیال کرنے کے خدا پرست اور نیک اور بزرگ یقین کرنے لگ پڑا جس کے ثبوت میں میں نے اس کا ایک خط پیش کیا تھا مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ خط غیر مصدقہ ہے اس رسالہ میں اس خط کا فوٹو دیا ہوا ہے جس کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اگر یہ خط غیر مصدقہ تھا تو کیوں مرزا سلطان محمد سے اس وقت تک اس کی تردید نہیں کرائی یا خود اس شخص نے اس کی تردید نہیں کی۔

باقی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ چند امورات میں نکاح کا امر داخل ہے خارج از بحث بات ہے مجھے اس خط کے پیش کرنے سے صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ وہ شخص پیش گوئی کے وقوع کے بعد ڈرا اور حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس کو یقین ہو گیا کہ آپ خدا پرست اور بزرگ انسان ہیں اگر کوئی کہے رجوع سے تو یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ شخص بیعت میں داخل ہو جائے تو اس کے جواب میں قرآن شریف کی یہ آیت مدنظر رہے اللہ تعالی نے فرعون کا ذکر کر کے فرمایا

ما نریھم من آیۃ الا ھی اکبر من اختھا و اخذ ناھم بالعذاب لعلھم یرجعون یعنی ہم نہیں دکھاتے ان کو کوئی نشان مگر وہ پہلے نشان سے بڑا ہوتا ہے اور ہم نے ان کو عذاب سے پکڑ لیا تاکہ وہ رجوع کریں (الزخرف:۴۸)

اس کے بعد رجوع کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ ان الفاظ میں ہے

وقالوا یاایھاالساحر ادع لنا ربك بما عھد عندك اننا لمھتدون۔
فلما کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون (الزخرف:۴۹۔۵۰)۔

یعنی انہوں نے موسیٰ کو کہا کہ اے جادوگر تو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر۔
یہ ہے ان کا رجوع

اس رجوع پر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا۔

جب اتنے رجوع پر بھی عذاب ہٹ سکتا ہے تو مرزا سلطان محمد صاحب کے اس قدر عظیم الشان رجوع پر کیوں عذاب نہیں ہٹ سکتا۔ جب کہ اس کے باقی عام رشتہ دار یعنی لڑکی کی والدہ اور اس کی کئی لڑکیاں اور اس کے داماد اس کے رشتہ دار احمدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں (ثبوت دربطن قائل ۔مولف) اوراس خاندان کا سب سے بڑا سردار مرزا محمود بیگ صاحب بھی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں ۔اگر یہ پیش گوئی جھوٹی ہوتی تو سب سے پہلا اثر اس خاندان پر پڑنا چاہیے تھا مگر عجیب بات ہے کہ وہ سارا خاندان (سارے خاندان سے کیا کام، دیکھنا تو یہ ہے کہ خود مرزا سلطان محمد کا کیا حال ہے کیا اس نے توبہ کی، کیا اس نے اپنی بیوی مرزا صاحب کی منکوحہ کو چھوڑا بھی ؟ پھر خالی خولی خشیۃ سے کیا فادہ۔مولف) تو احمدی ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگ انکار کر رہے ہیں۔ میں نے ایام الصلح کے حوالہ سے بتایا تھا کہ یہ پیش گوئی بعض شرائط کے ساتھ معلق تھی اس حوالہ پر جناب مولوی صاحب نے کوئی اعتراض نہیں کیا پھر میں نے اس شرط کے متعلق الہام بھی بتلایا تھا اس کی بھی کوئی تردید نہیں کی گئی ۔مولوی صاحب نے سب سے بڑا زور تقدیر مبرم کے لفظ پر دیا ہے مگر افسوس مولوی صاحب نے اس کے بعد کی چند سطریں چھوڑ دی ہیں میں ان کو پڑھ دیتا ہوں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں (انجام آتھم ص۳۲)

اگر یہ بات اٹل تھی تو حضرت مرزا صاحب یہ کیوں فرماتے کہ تکذیب کرنے پر عذاب آ سکتا ہے ۔اگر کوئی کہے کہ پھر تقدیر مبرم کیا ہوئی تو یاد رہے کہ تقدیر مبرم نہ تو قرآن شریف کی اصطلاح ہے نہ حدیث کی ۔ یہ صوفیاء کرام کی اصطلاح ہے ۔پس ہمیں صوفیاء کرام ہی کی کتب سے اس کے معنی تلاش کرنے پڑیں گے ۔امام مجدد صاحب الف ثانی سرہندی اپنے مکتوبات ۲۷۰ جلد اول ص۲۴۴ پر فرماتے ہیں کہ تقدیر مبرم کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو ٹل جایا کرتی ہے اوراس کی تائید میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا قول لائے ہیں اس کے مطابق حضرت مسیح موعود بھی فرماتے ہیں کہ مومن کامل کا خدا تعالی کے نزدیک بڑا درجہ اور مرتبہ ہوتا ہے اوراس کی خاطر سے اوراس کی تضرع ودعا سے بڑے بڑے پیچیدہ کام درست کئے جاتے ہیں اور بعض ایسی تقدیریں بھی جو تقدیر مبرم کے مشابہ ہوں بدل جاتی ہیں (آسمانی فیصلہ ص۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مرزا سلطان محمد صاحب کی وفات شرطی تھی اگر وہ خشیۃ اللہ کو چھوڑ دیتا تو ضرور اس کی موت ہو جاتی مگر چونکہ اس نے خشیۃ اللہ سے کام لیا حتی کہ اس کی یہ خشیۃ اللہ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد بھی دور نہ ہوئی تھی اور اس کو حضرت مرزا صاحب کی تکذیب کی قطعاً جرأت نہ ہوسکی پس ایسی حالت میں خدا تعالی کی طرف سے عذاب کا آنا قانون الہی کے بالکل خلاف تھا۔

جناب مولوی صاحب نے میرے بیان پر جو اعتراض کئے ہیں وقت کے ختم ہونے کے خیال سے مفصل جواب نہیں دے سکتا مگر اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ جو صاحب بھی میری پہلی تقریر کو غور سے پڑھیں گے اسی میں ان کے جواب پائیں گے

مولوی صاحب نے کہا ہے کہ اصل پیش گوئی مانعین کو ہلاک کرنا تھا۔ میں نے پہلے ہی بتلا دیا ہے کہ تمام مانعین ہلاک کر دیئے گئے تھے۔

مولوی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ میں ان کی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو نشان بنا دوں گا سو یہ پیش گوئی واقع میں پوری ہوگئی۔ ان کی لڑکی زبردست نشان بنی اور اس لڑکی کی وجہ سے مطابق پیش گوئی سخت تباہی آئی اور جو باقی بچے ان کو ہدایت نصیب ہوئی۔ باقی اس کا بیوہ بن جانا یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ مشروط تھا سلطان محمد کی وفات کے ساتھ اور سلطان محمد نے رجوع کیا اس لئے وہ قانون اور قرآن شریف کی تعلیم کے ماتحت بیوہ نہیں ہوسکتی تھی پس میں اپنی تقریر کو بوجہ ختم ہونے وقت کے ختم کر دیتا ہوں

دستخط عبدالرحمٰن احمدی۔ دستخط سید ہمایوں مرزا پریذیڈنٹ جلسہ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء

(نوٹ از مولف: اس تحریر کے سنانے کے وقت عجیب نظارہ تھا۔ مولانا ثناء اللہ نے اعلان کر دیا کہ اگر مجدد صاحب کی کتاب میں یہ مضمون ہو کہ تقدیر مبرم بھی ٹل جاتی ہے، تو میں اپنا دعوی واپس لے لوں گا۔ لایئے کتاب دکھایئے۔ مگر فریق ثانی نے کتاب نہ دکھائی کیونکہ اس میں یہ نہیں لکھا کہ تقدیر مبرم بدل جاتی ہے۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ بعض دفعہ اولیاء اللہ اپنے کشفوں میں کسی امر کو تقدیر مبرم جان جاتے ہیں حالانکہ وہ مبرم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ دعا یا صدقہ سے ٹل جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اصل تقدیر مبرم بھی ٹل جاتی ہے۔ احمدی مناظر کی چالاکی قابل داد ہے کہ آپ خود بھی تقدیر مبرم ٹل جانے کے قائل نہیں ہوئے۔ اس لئے بڑی ہوشیاری سے مشابہ تقدیر مبرم کہتے ہیں۔ اللہ اللہ کس قدر کمزوری ہے کہ خود صاحب الہام بلکہ نبی بلکہ رسول تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنا پر زار دعوی کریں کہ سلطان محمد کا مجھ سے پہلے مرنا تقدیر مبرم ہے۔ یہ بھی کہیں کہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا، مگر احمدی مناظر کہتے ہیں کہ یہ تقدیر باوجود مبرم ہونے کے ٹل گئی حالانکہ قرآن میں خدا فرماتا ہے لاتبدیل لکلمات اللہ خدا کے حکم تبدیل نہیں ہو سکتے

مباحثہ دو روز ٹھہرا تھا دوسرے روز فریق ثانی نے انکار کر دیا۔ خط پر خط لکھا۔ نہ آئے۔ آخر یہ لکھا گیا کہ سامنے نہ آؤ تو اپنے اپنے مکان میں سے پرچہ لکھ بھیجو۔ اس پر بھی راضی نہ ہوئے۔ تو تیسرا پرچہ بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء صبح کے ۹ بجے عبداللہ الہ دین قادیانی کو بھیج کر لکھا گیا کہ آج مغرب تک جواب کا انتظار رہو گا۔ وہ پرچہ انہوں نے واپس کر کے لکھا کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو حیدرآباد (ہیں وہاں) بھیج دیں۔ ان کے اس لکھنے پر پرچہ مذکور بذریعہ ڈاک مکتوب الیہ کو بھیجا گیا تھا جو یہاں درج ہے)۔

پرچہ نمبر ۳ منجانب مولانا ثناء اللہ امرتسری مناظر محمدی

شیخ عبدالرحمٰن صاحب! راستی موجب رضائے خدا است۔

یہ ایک سنہرا مصرع ہے جس کی پابندی ہر ایک انسان پر فرض ہے۔ میں اس کی پابندی میں آپ کے سامنے آپ کے نبی، رسول، پیشوا، مسیح موعود، حضرت مرزا صاحب کا کلام مختلف مقامات سے رکھ دیتا ہوں۔ ایک تو وہی انجام آتھم صفحہ ۳۱ سے کہ مرزا سلطان محمد کا مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرنا تقدیر مبرم ہے۔

دوسرا کرامات الصادقین کے سرورق صفحہ اخیر خزائن ج ۷ ص ۱۶۲، سے جس کا ترجمہ یوں ہے:

سلطان محمد یوم نکاح سے تین سال میں مرجائے گا

اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی خدا کے احکام بدلا نہیں کرتے،

چونکہ آپ نے مرزا سلطان محمد کی پیش گوئی اور نکاح والی پیش گوئی دونوں کو ملا دیا ہے کیونکہ ایام الصلح کے جس مقام کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہاں نکاح کا ذکر ہے اس لئے میں ان دونوں پیش گوئیوں کے الفاظ یکجا کر کے با انصاف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔انجام آتھم صفحہ ۳۱ ...جس میں لکھا ہے کہ مرزا سلطان محمد کا مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرنا تقدیر مبرم ہے۔

۲۔کرامات الصادقین سرورق صفحہ اخیر خزائن ج ۷ ص ۱۶۲ پر مرزا سلطان محمد کا مرنا اور اس کی بیوی کا بیوہ ہونا اور مرزا صاحب کے نکاح میں آنا، تین دعوی کئے گئے ہیں۔ اور ان تینوں دعووں کو مدلل کیا گیا ہے۔اس الہامی عبارت لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی خدا کے حکموں میں تبدیلی نہیں ہوسکتی سے ثابت ہوتا ہے کہ مذکورہ تینوں دعوی غیر متبدل ہیں۔

انجام آتھم صفحہ ۲۲۳ خزائن جلد ۱۱ صفحہ ایضاً کا حوالہ یہ ہے

بل الامر قائم علی حالہ و لا یردہ احد باحتبالہ والقدر قدر مبرم من عند رب العظیم

یعنی یہ کام (نکاح مرزا) ہو کر رہے گا کوئی اس کو نہیں روک سکے گا یہ خدائی تقدیر مبرم ہے۔آپ نے تقدیر مبرم کو قابل تبدیل بنانے کی کوشش کی ہے قطع نظر اس کے کہ آپ اس میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ یہ کوشش آپ کی مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہے۔آیئے ذرا خدا کا خوف دل میں رکھ کر اور یہ جان کر کہ ایک دن اس کے سامنے حاضری ہے جس کی شان یہ ہے

لایعذب عذابہ احد و لا یوثق وثاقہ احد

مرزا صاحب کی مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھیں جو یہ ہے

نفس پیش گوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز (مرزا غلام احمد) کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس گر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا۔

(قادیانی اشتہار ۶۔اکتوبر ۱۸۹۴ء) (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۳)

یہ ہیں تقدیر مبرم کے معنی اور مراد جو مرزا صاحب نے خود بیان فرمادی ہے پس ان ساری عبارتوں کو ملا کر مندرجہ ذیل نتیجہ غور سے سنئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کا نکاح مرزا میں آنا موقوف ہے مرزا سلطان محمد کی موت پر ۔
قاعدہ اصولی ہے مقدمۃ الواجب واجب ۔نکاح جب اٹل ٹھہرا تو سلطان محمد کی موت بھی مرزا صاحب کی زندگی میں ضرور ہی اٹل ٹھہری ۔چونکہ محمدی بیگم کا بعد انتقال اپنے خاوند سلطان محمد کے بیوہ ہوکر نکاح مرزا میں آنا ضروری تھا، جونہیں ہوا، اس لئے میں آپ کو اس خدائے علیم کے نام کا واسطہ دے کر حوالہ جات مذکورہ کے بعد (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸) پر توجہ دلاتا ہوں جس میں مرزا سلطان محمد کی موت نہ آنے پر مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں تمام مخلوق سے بدترین بننے کا فیصلہ کے ہوا ہے۔ میں حیران ہوں کہ ایسی منصوصات صریحہ کے ہوتے ہوئے آپ انجام آتھم ص ۳۲ کی عبارت کیوں پیش کرتے ہیں جس میں مرزا سلطان محمد کی اڑھائی سالہ میعاد گذر جانے کا جواب ہے۔ وہ میری پیش کردہ عبارت تقدیر مبرم سے بے تعلق ہے۔
اصل بات یہ ہے کہ سلطان محمد کی بابت جناب مرزا صاحب کی پیش گوئی دو صورتوں میں ہے۔ ایک اڑھائی سالہ جس کی میعاد اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہونے پر اعتراضات شروع ہوئے تو آپ نے اس کو انذاری پیش گوئی قرار دے کر التواء میں پڑ جانے کا اعلان کیا۔ اس التواء کی وجہ سلطان محمد کا خوف بتلایا اور اسی پر اس کو قسم کھانے کا صفحہ مذکور پر ذکر کیا ہے مجھے اس پیش گوئی اور اس کے التواء سے اس وقت بحث نہیں ہے۔
دوسری صورت اس پیش گوئی کی یہ ہے جس کی عبارت میں نے نقل کی ہے کہ وہ تقدیر مبرم یعنی مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں اس کا مرنا ضروری ہے جس کی دنوں یا مہینوں یا سالوں سے تحدید نہیں کی گئی بلکہ اتنا ہی بتایا گیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں مرے گا اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوہ محمدی بیگم مرزا صاحب کے الہام کے نکاح ثانی سے مرزا صاحب کی منکوحہ بنے گی جو نہ بنی، اور نہ سلطان محمد مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں مرا، بلکہ آج تک فوت نہ ہوا۔
ان صحیح واقعات سے چشم پوشی کر کے جو شخص یا جماعت مرزا صاحب کی اس پیش گوئی کو سچا سمجھے میں ان کے حق میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں

مالھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اس شعر کے سوا میں کیا کہہ سکتا ہوں

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

اطلاع: اس پرچہ کا جواب آج ۲۵ فروری ۱۹۲۳ء تک نہیں آیا۔ ناظرین پرچوں کو ملاحظہ کر کے حق و باطل میں فیصلہ کر سکتے ہیں اللہ تعالی سب کو ہدایت دے۔ آمین

خاکسار مرزا محمود علی بیگ سکرٹری انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن۔

مرقوم ۲۵ فروری ۱۹۲۳ء

قادیانیوں کے ہتھکنڈے اور ان کا جواب

ناظرین کرام! پنجابی نبی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی اور ان کی امت کے دعوے اور عقاید یہ ہیں کہ جو شخص مرزا صاحب قادیانی کو نبی رسول مسیح موعود مہدی مسعود امام الزمان اور مجدد وغیرہ نہیں مانتا وہ کافر ہے اور اس کے پیچھے کسی مرزائی کی نماز درست نہیں چاہے مرزا صاحب کا منکر کیسا ہی عالم دین دار موحد متبع سنت ہو وہ کافر کا کافر ہی رہے گا اور جہنم میں جائے گا قادیانی امت نے دنیا بھر کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا رکھا ہے عام مسلمان جب مرزا صاحب قادیانی کے جھوٹے دعوے اور الہامات اور غلط پیش گوئیوں کا انکار کرتے اور ان ہی کی کتابوں سے ان کا جھوٹ ثابت کرتے ہیں تو قادیانی لوگ تنگ آکر دو باتیں پیش کیا کرتے ہیں ایک یہ کہ مباہلہ کر لو جس میں دونوں فریق (محمدی اور احمدی) جھوٹے پر لعنت کریں۔ پھر دیکھو سال تک کیا ہوتا ہے۔ اس کا جواب مولانا ثناء اللہ نے یہ دیا ہے کہ سال بھر کی مدت کی روایت کہیں نہیں بلکہ تفسیر معالم التنزیل سے دکھایا کہ مباہلہ کی دعوت دینے والے کا اثر فریق ثانی پر فوراً ہونا چاہیے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

لو یلاعنوا لمسخوا (الحدیث) معالم التنزیل۔ ج ۱ ص ۱۶۴۔

یعنی مباہلہ کرنے والے اگر مباہلہ کرتے تو فوراً مسخ کئے جاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ لو حرف شرط ہتے اور شرط کی جزاء متصل ہوتی ہے۔ پس جب کبھی قادیانی لوگ مباہلہ کی دعوت دیں تو ہمارے برادران اسلام ان سے لکھوالیں کہ مباہلہ ہوتے ہی ہم پر اثر نہ ہوا تو قادیانی جھوٹے ہوں گے اور مرزائی مذہب سے تائب ہوں گے تائب نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم بطور تاوان ادا کریں گے بلکہ اقرارنامہ کے ساتھ ہی رقم تاوان کسی امانت دار کے پاس رکھوالیں

دوسرا ہتھ کنڈا ان کا یہ ہے کہتے ہیں کہ آؤ قسم کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر ایک سال تک موت یا عذاب آئے اس کا جواب مولانا فاتح قادیان نے جو دیا ہے وہ مسلمان بھائیوں کے یادرکھنے کے قابل ہے

قادیانی جماعت کو جواب

ملخص از اشتہار مولانا ثناءاللہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۲۳ء

برادران اسلام! میں جب سے آیا ہوں میری تقریریں آپ نے سنیں آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ قادیانی مذہب کے جواب میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتا میں تو صرف ان کے نبی رسول قادیان کے الفاظ سنا دیتا ہوں اس پر بھی میرے عنایت فرما قادیانی لوگ خفا ہیں چنانچہ جناب عبداللہ الہ دین صاحب احمدی سوداگر سکندرآباد نے ایک اشتہار دیا ہے جس میں موصوف نے لکھا ہے کہ مولوی ثناءاللہ تکذیب مرزا صاحب پر ہماری پیش کردہ عبارت میں حلف اٹھائیں تو ہم ان کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ اس عبارت میں سوائے طول فضول کے کچھ فائدہ نہیں، بات صرف اتنی ہے کہ

میں حلف اٹھاؤں کہ مرزا صاحب قادیانی دعوی مسیحیت وغیرہ میں جھوٹے تھے اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر ہلاک ہو جاؤں وغیرہ

میں جلسہ ۵ فروری ۱۹۲۳ء میں اعلان کر چکا ہوں کہ میں عبداللہ الہ دین کے الفاظ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں مبلغ پانچ سو روپئے پہلے انعام لوں گا لیکن ایک سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک زندہ سلامت رہا تو یقیناً احمدیوں کے نزدیک بھی سچا ثابت ہوں گا۔ پس عبداللہ الہ دین صاحب اور میاں محمود احمد (خلیفہ قادیان) تحریر کر دیں کہ بعد سال ہم آپ کو سچا جان کر بحکم قرآن شریف کونوا مع الصادقین مرزا صاحب قادیانی کا مذہب چھوڑ کر مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ ہو کر تبلیغ کریں گے اور دونوں یا کوئی ایک ایسا نہ کریں تو دس ہزار روپیہ انعامی رقم مولوی ثناء اللہ کو دیں گے اگر خیال ہو کہ عبداللہ الہ دین صاحب اس عہد کے ذمہ اس لئے ہوں گے کہ انہوں نے اشتہار دیا خلیفہ قادیانی کیوں عہد لکھیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسی مضمون کا ایک اشتہار منشی قاسم علی سہ صدی قادیانی نے دیا تھا تو اس پر لکھا تھا کہ بحکم خلیفہ صاحب قادیان۔ چونکہ حیدرآبادی اشتہار کا مضمون دراصل وہی مضمون ہے نیز خلیفہ قادیان سب کی جڑ بنیاد ہے اس لئے دونوں سے عہد لیا جائے گا۔

اطلاع عام

مولانا امرتسری کا مذکورہ بالا جواب سن کر قادیانی امت چوکڑی بھول گئی اور ہوش میں آکر خاموش بیٹھ گئی اور آئندہ بھی امید نہیں کہ مولانا کے تجویز کردہ شرائط کو قبول کر کے کوئی قادیانی میدان میں آسکے

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی جاتی رہی دو گھڑی کے بعد

برادران اسلام سے توقع کی جاتی ہے کہ قادیانی لوگ جب کبھی سر اٹھائیں تو ان سے بطریق مذکورہ بالا اقرار نامہ لکھوا لیا کریں تا اس جھوٹے نبی اور اس کے فرقہ باطلہ کی پوری قلعی کھل جائے۔

خاکسار۔ سکرٹری جماعت اہل حدیث سکندرآباد حیدرآباد دکن

قادیانی مباحثہ دکن کا اثر

اخبار رہبر دکن مورخہ ۳ رجب ۱۳۱۴ھ مین غلام صمدانی خان صاحب ساکن پل قدیم حیدرآباد نے اپنے اور اپنے ۹ متعلقین کے قادیانی مذہب سے تائب ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اطلاع درج کرائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے وعظوں اور خصوصاً سکندر آباد کے مناظرہ کے اثر سے قادیانی مذہب کو ترک کر دیا آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر قادیانی مذہب سچے اصول پر قائم ہوا ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ لوگ دب جاتے۔ میں نے دیکھا کہ حضرات احمدی کی مناظرے کے روز عجیب حالت تھی کوئی گفتگو ان کی قرینہ کی نہ تھی

مذکورہ بالا دس حضرات کے علاوہ شیخ حسین صاحب ضلع میدک اور مزمل اللہ صاحب اور محمود علی صاحب حیدر آبادی وغیرہ کے قادیانی مذہب سے تائب ہونے کی اطلاعیں اخبار مذکور میں درج ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔ (مولف)

(منقول از احتساب قادیانیت جلد ۹ ص ۵ تا ۲۹)

☆☆☆

شہادات مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

ملک پنجاب کے ضلع گورداسپور قصبہ قادیان میں ایک صاحب مرزا غلام احمد پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے دعوی کیا ہے کہ جن احادیث میں حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کے قبل قیامت آنے کا ذکر ہے، ان سے مراد میں ہوں۔ یعنی میں عیسی موعود ہوں۔

ان کے اس دعوی کی تردید میں خاکسار کی کئی ایک کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں زیادہ تر توجہ مرزا صاحب کی ان پیشگوئیوں پر ہے جو موصوف نے اپنی صداقت کے اظہار کرنے کیلئے وحی اور الہام کے نام سے کی ہیں۔ اس لئے میرے بعض مخلص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستوں نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ ایسی بھی کوئی کتاب لکھوں جس میں دلائل حدیثیہ سے بھی گفتگو ہو ۔یعنی ان احادیث کا بھی ذکر ہو جن میں حضرت عیسی موعود کا آنا مذکور ہے ۔اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہو،تو مضائقہ نہیں ۔اس لئے اس مختصر رسالہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کی تردید میں تین طرح کی شہادات ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے:

اول: احادیث صحیحہ سے۔

دوم: مرزا صاحب کی وحی اور الہام سے۔

سوم: مرزا صاحب کے اپنے معیار اور اقوال سے۔

امید ہے کہ ناظرین اس رسالہ کو اس بحث میں اچھوتا پائیں گے اور مقدور بھر اس کی اشاعت کر کے خدمت دین بجا لائیں گے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

ابوالوفا ثناءاللہ ملقب بہ فاتح قادیان

صفر ۱۳۴۲ھ ۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء

دعوی مرزا صاحب

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی خود انہی کے الفاظ میں نقل کرنا مناسب ہے گو آپ کا دعوی اس قدر مشہور و معروف ہے کہ کسی کو مجال انکار نہیں ۔گو ان کے دعوی نبوت وغیرہ کے متعلق ان کی امت میں اختلاف ہے لیکن ان کے دعوی مسیحیت کی بابت اختلاف نہیں ۔تاہم ہم انہی کے الفاظ میں انکا دعوی سناتے ہیں ۔فرماتے ہیں

و كنت اظن بعد هذه التسمية ان المسيح الموعود خارج وما كنت اظن انه انا حتى ظهر السر المخفى الذى اخفاه الله على كثير من عباده ابتلاءً من عنده و سمانى ربى عيسى بن مريم فى الهام من عنده و قال يا عيسى انى متوفيك و رافعك الى و مطهرك من الذين كفروا و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كفروا الى يوم القيامه انا جعلناك عيسى ابن مريم و انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق و انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى و انك اليوم لدينا مكين امين ۔ فهذا هو الدعوى الذى يجادلنى قومى فيه و يحسبوننى من المرتدين۔

(حمامۃ البشریٰ۔ص ۸) (ترجمہ از مرزا صاحب) (خدا نے میرا نام متوکل رکھا۔ میں بعد اس کے بھی سمجھتا رہا کہ مسیح موعود آئے گا، اور میں نہیں سمجھتا تھا کہ میں ہی ہوں گا۔ یہاں تک کہ مخفی بھید کھل گیا جو بہت سے لوگوں پر نہیں کھلا۔ اور میرے پروردگار نے اپنے الہام میں میرا نام عیسی بن مریم رکھا۔ اور فرمایا اے عیسی ہم (خدا) نے تجھے عیسی بن مریم کیا۔ اور تو مجھ سے ایسے مقام میں ہے کہ مخلوق اس کو نہیں جانتی اور تو (اے مرزا) میرے نزدیک میری توحید اور وحدت کے رتبے میں ہے۔ اور تو آج ہمارے نزدیک بڑی عزت والا ہے۔ پس یہی (مسیح موعود ہونے کا) دعوی ہے۔ جس میں مسلمان قوم مجھ سے جھگڑتی ہے اور مجھ کو مرتد جانتی ہے)

یہ عبارت صاف لفظوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی بتا رہی ہے کہ آپ اس بات کے مدعی تھے کہ احادیث میں جس عیسی موعود کی بابت خبر آئی ہے کہ وہ دنیا میں قریب قیامت کے ظاہر ہوں گے، وہ میں ہوں۔ یہ بھی اس عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان مرزا صاحب قادیانی سے اسی دعوی میں بحث ونزاع کرتے ہیں۔ یعنی وہ آپکو عیسی موعود وغیرہ نہیں مانتے۔ اصلی نزاع یہی ہے اور باقی کوئی ہے تو فرعی۔

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کی تقریر جو انہی کے الفاظ میں نقل کی گئی۔ تاہم امت احمدیہ (مرزائیہ) مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی مسیحیت موعودہ کے اثبات سے عاجز آکر کبھی وفات عیسی پر بحث کرنے لگ جاتی ہے، کبھی دجال اور اس کے گدھے کی بابت ادھر ادھر کی بات شروع کر دیتی ہے، جس سے اصل مقصد دور ہو جاتا ہے۔ اس لئے فریقین (محمدی اور احمدی) با انصاف سے امید ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے اس بیان کو غور سے پڑھ کر بس اسی (دعوے مسیحیت موعودہ) پر مدار بحث رکھا کرینگے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور دیکھیں گے تو بہت سی نئی معلومات پائینگے۔ اس لئے مصنف کی درخواست ہے کہ اول سے آخر تک بغور مطالعہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول: متعلق احادیث

چونکہ عیسی موعود کا منصب اور تشریف آوری حدیثوں سے ثابت ہے، اس لئے ہم ذیل میں چند حدیثوں سے شہادات نقل کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ ان حدیثوں کے مطابق جناب مرزا غلام احمد صاحب، مسیح موعود ہیں؟

پہلی شہادت

سب سے پہلے بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے جس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ و الّذی نفسی بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتّى لا يقبله احد حتّى تكون السّجدة الواحدة خيراً من الدنيا وما فيها ثمّ يقول ابو هريرة فاقرئوا ان شئتم : و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته .. الآيه متفق عليه (مشکوۃ شریف ص ۴۷۹ باب نزول عیسی علیہ السلام) یعنی ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ پاک کی بہت جلد ابن مریم منصف حاکم ہو کر تم میں اتریں گے۔ پھر وہ عیسائیوں کی صلیب کو (جس کو وہ پوجتے ہیں) توڑ دینگے اور خنزیر (جو خلاف حکم شریعت عیسائی کھاتے ہیں اس) کو قتل کرائینگے اور کافروں سے جو جزیہ لیا جاتا ہے اسے موقوف کر دینگے اور مال بکثرت لوگوں کو دینگے یہاں تک کہ کوئی اسے قبول نہ کریگا۔ لوگ ایسے مستغنی اور عابد ہوں گے کہ ایک ایک سجدہ انکو ساری دنیا کے مال و متاع سے اچھا معلوم ہوگا (حدیث کے یہ الفاظ سنا کر) ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ تم اس حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو ان من اهل الكتاب .. الخ (اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے اترنے کے وقت کل اہل کتاب ان پر ایمان لے آویں گے)۔

یہ حدیث اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح کی محتاج نہیں۔ صاف لفظوں میں حضرت عیسی موعود کو منصف حاکم یعنی بادشاہ قرار دیا ہے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب کو یہ وصف حاصل نہ تھا۔ چنانچہ اس کا ذکر آگے آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری شہادت

اس سے بھی زیادہ صاف اور فیصلہ کن ہے جو صحیح مسلم میں مروی ہے

عن النّبی ﷺ و الّذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفجّ الرّوحاء حاجاً او معتمراً او لیثنیھما [باب جواز التمتع فی الحج و القران ۔ (مسلم) (یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسیح فج الروحاء سے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان جگہ ہے (نووی شرح مسلم) حج کا احرام باندھیں گے)۔

یہ حدیث حضرت مسیح موعود کی تشریف آوری کے بعد ان کے حج کرنے اور ان کے احرام باندھنے کے لئے مقام کا بھی تعیین کرتی ہے ۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بابت تو بلا اختلاف مسلمہ ہے کہ وہ حج کو نہیں گئے ۔ مقام معین سے احرام باندھنا تو کجا۔

حیرت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور انکی احمدی امت نے اور حدیثوں کے جوابات دینے پر تو توجہ کی، چاہے کسی قسم کی ہو، مگر اس حدیث کا نام بھی ان کی تحریروں میں ہم نہیں دیکھا ۔ حالانکہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۵ ۔شوال (یکم جون ۱۹۲۳ء) میں یہ حدیث نقل کر کے جواب طلب کیا گیا تھا۔

تیسری شہادت

وہ ہے جسے مرزا صاحب قادیانی نے خود بھی نقل کیا ہے ۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوّج و یولد له و یمکث خمساً و اربعین سنة ثمّ یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر (مشکوۃ باب نزول عیسی)۔

(یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ زمین کی طرف اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی اور آپ پینتالیس سال زمین پر رہیں گے پھر فوت ہوکر میرے مقبرہ میں میرے ساتھ دفن ہونگے ۔ پھر میں (محمد رسول اللہ) اور حضرت عیسیٰ ایک ہی مقبرہ سے قیامت کو اٹھیں گے جبکہ ہم ابوبکر اور عمر کے درمیان ہوں گے)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ حضرت عیسی موعود کا انتقال مدینہ طیبہ میں ہوگا۔(حدیث سے مدینہ میں ان کے انتقال کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ان کی تدفین کا ذکر ہے کہ وہ مقبرہ محمدی میں ہوگی۔کسی دور کے مقام پر حضرت عیسی کا انتقال ہو جانے کے باوجود مدینہ منورہ میں ان کی تدفین ممکن ہے۔بہاء) اس حدیث کو مرزا غلام احمد صاحب نے خود اپنے استدلال میں لیا ہوا ہے ۔اس میں جو حضرت عیسی موعود کے تزوج (نکاح) کا ذکر ہے اسکی نسبت مرزا غلام احمد صاحب نے بہت کوشش کی ہے کہ یہ ان پر صادق آئے۔

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے ایک نکاح کی بابت الہامی پیش گوئی فرمائی تھی۔جس کو اعجازی نکاح (اس کی تفصیل آگے آتی ہے) کہتے تھے۔جناب ممدوح لکھتے ہیں کہ یہ نکاح جو حضرت عیسی بن مریم موعود کا مذکورہ حدیث میں آیا ہے اس سے وہی اعجازی نکاح مراد ہے جس کی بابت میں نے پیش گوئی کی ہوئی ہے۔چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

انّه يتزوج و ذالك ايماء الى آية يظهر (هكذا فى الاصل بصيغة المذكر ۔ ثناء الله) عند تزوجه من يد القدرة و ارادة حضرت الوتر و قد ذكرناها مفصلاً فى كتابنا التبليغ و التحفة و اثبتنا فيها ان هذه الآيت سيظهر على يدى ۔(حمامۃ البشری ص ۲۶)۔

(یعنی حضرت عیسی موعود نکاح کریں گے۔یہ اس نشان کی طرف اشارہ ہے جو اس کے نکاح کے موقعہ پر قادر کی قدرت سے ظاہر ہوگا۔اور ہم نے اس نشان کو مفصل اپنی دو کتابوں تبلیغ اور تحفہ میں ذکر کیا ہوا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا)۔

یعنی یہ نکاح وہی ہے جو میرا ہوگا۔تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ اسکو دوسری کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں یوں لکھتے ہیں:

اس پیشگوئی (یعنی میرے نکاح) کی تصدیق کیلئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ يتزوّج و يولد له ۔یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں۔کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۳)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کو اس حدیث کی تسلیم سے انکار نہیں بلکہ اسکو اپنی دلیل میں لایا کرتے تھے۔ اس لئے ہم بھی اس حدیث سے استدلال کرنے کا حق رکھتے ہیں جو یوں ہے کہ چونکہ مرزا صاحب مدینہ شریف میں فوت ہوکر روضہ مقدسہ میں دفن نہیں ہوئے اس لئے عیسی موعود نہیں۔

الحمد للہ کہ از روئے احادیث شریفہ ہم نے ثابت کردیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی مسیحیت موعودہ کا صحیح نہیں۔

آں کس کہ بقرآن و خبر از ندہی
این ست جوابش کہ جوابش ندہی

احادیث اس مضمون کی بکثرت ہیں مگر ہم نے بہ نیت اختصار بطور نمونہ انہی تین حدیثوں پر اکتفا کیا ہے۔ کیونکہ ماننے والے کیلئے یہ بھی کافی سے زیادہ ہیں۔

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

مختصر مضمون احادیث ثلاثہ کا تین فقروں میں ہے۔

۱۔ حضرت عیسیٰؑ حاکمانہ صورت میں آئیں گے

۲۔ حضرت عیسیٰؑ حج کریں گے انکے احرام باندھنے کی جگہ کا نام فج الروحاء ہے۔

۳۔ حضرت عیسی موعود علیہ السلام نکاح کرکے پینتالیس سال دنیا میں زندہ رہینگے۔

ان تینوں مضامین کے لحاظ سے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں نتیجہ صاف ہے کہ 'حضرت مرزا غلام احمد قادیانی عیسی موعود نہ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تتمہ باب اول

شائد کسی صاحب کو خیال ہو کہ جو الفاظ حضرت عیسی موعود علیہ السلام کی بابت آئے ہیں ان سے انکی حقیقت مراد نہیں بلکہ مجاز مراد ہے۔ مثلاً

بقول ان کے عیسی مسیح سے خاص حضرت عیسی مراد نہیں بلکہ مثل عیسی مراد ہے

یا ' حکم عدل ' سے ظاہری حاکم مراد نہیں بلکہ روحانی مراد ہے۔

غرض یہ کہ ان جملہ اوصاف مسیحیہ میں سے جو وصف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں نہیں پایا جاتا اس سے مجازی وصف مراد ہے۔

اس کا جواب آسان ہے کیونکہ علماء بلاغت کا قانون ہے کہ مجاز وہاں لی جاتی ہے جہاں حقیقت محال ہو (ملاحظہ ہو مطول بحث حقیقت مجاز)۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ ان الفاظ کی حقیقت کی بابت جو حضرت عیسی موعود علیہ السلام کے حق میں آئے ہیں مرزا صاحب قادیانی کیا فرماتے ہیں۔ کیا ان کی حقیقت کو محال جانتے ہیں یا ممکن؟ پس مرزا صاحب قادیانی کی عبارت مندرجہ ذیل کو بغور ملاحظہ کریں۔ فرماتے ہیں:

بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔ اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کیلئے اشکال ہی کیا ہے۔ ممکن ہے کسی وقت انکی مراد بھی پوری ہو جائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص ۲۰۰)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو تسلیم ہے کہ حقیقت مسیحیہ محال نہیں ہے، بلکہ ممکن ہے۔ یہ بھی تسلیم ہے کہ ان کی حقیقت حکومت ظاہریہ ہے جو مجھ میں نہیں۔ پس جب حقیقت ممکنہ ہے تو امکان حقیقت کے وقت مجاز کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ فافہم

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

گو مرزا غلام احمد صاحب کے اقرار کے بعد کسی شہادت کی حاجت نہیں، تاہم ایک گواہ ایسا پیش کیا جاتا ہے جسکی توثیق جناب مرزا صاحب قادیانی نے خود اعلی درجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کی ہوئی ہے۔فرماتے ہیں:

مولوی نور الدین صاحب بھیروی کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کرسکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر کے ساتھ اپنی خدمتوں میں جاں نثار پایا'۔(ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۷۷۷)

یہی مولوی نور الدین ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال کے بعد خلیفہ اول ہوئے۔ وہی مولوی صاحب اصولی طور پر ہماری تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے، استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق کلمات طیبات لاسکتا ہے۔اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے۔(ضمیمہ ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۸)

پس ثابت ہوا کہ چونکہ عیسی موعود علیہ السلام کا اپنی اصل حقیقت کے ساتھ آنا ممکن ہے۔ لہذا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، عیسی موعود نہیں ہیں۔ (الحمدللہ)

دوسرا باب

مرزا قادیانی کے الہامات سے اس کے برخلاف شہادات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامات تو بکثرت موجود ہیں جن میں امور غیبیہ کا دعوی کر کے انہیں اپنی صداقت کی شہادات بنایا ہے۔ان سب کو دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ کریں۔اس مختصر رسالہ میں ہم چند الہامات پیش کرتے ہیں۔

پہلا الہام: چوتھی شہادت

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی صداقت کے لئے ایک پیش گوئی فرمائی تھی جو دراصل دو حصوں پر منقسم ہو کر دو پیش گوئیاں تھیں۔ان دونوں پیش گوئیوں کی وجہ یہ پیش آئی تھی کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنے قریبی رشتہ میں ایک نوعمر لڑکی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح کا پیغام دیا جس کی بابت وہ لکھتے ہیں:

و هی حدیثة السن و انا متجاوز علی الخمسین (یعنی وہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میں پچاس سال سے زیادہ ہوں) (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۷۴)

اس لڑکی کے والد نے رشتہ کرنے سے انکار کردیا تو آپ نے اعلان پر اعلان جاری کرنے شروع کر دئے کہ خدا نے مجھے بذریعہ الہام فرمایا ہے کہ اگر یہ لڑکی کسی اور جگہ بیاہی گئی تو تین سال کے عرصہ میں اسکا خاوند مر جائیگا اور وہ بیوہ ہوکر میرے ساتھ بیاہی جائیگی۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جاویگا اور نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہائت ہی برا ہو گا۔ اور (ناظرین اس فقرے کو ذہن میں رکھیں کہ) جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال میں فوت ہو جائے گا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالی نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد آخر کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بنا دے گا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے

كذبوا بآياتنا و كانوا بها يستهزئون۔ فسيكفيكهم الله و يردها اليك لا تبديل لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد۔ انت معی و انا معك عسے ان يبعثك ربك مقاماً محموداً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مدد گار ہوگا۔ اور انجام کار اسکی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائیگی۔

یعنی اول گو احمق اور نادان لوگ بد باطنی و بدظنی کی راہ سے بد گوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں، لیکن آخر کار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔

یہ عبارت مرزا صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کی ہے۔ اس میں مسماۃ مذکورہ کو خطبہ نکاح کے بعد دھمکی دی ہے۔ دھمکی بھی معمولی نہیں بیوہ ہونے کی۔ پھر اس کے بعد اصل مقصود یعنی اپنے نکاح میں آنے کی۔

اس پیشگوئی نے مرزائی امت کو پریشان کر رکھا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی کچھ فرماتا ہے۔ ان سب کا جواب دینے سے جناب مرزا غلام احمد صاحب نے ہم کو سبکدوش فرما دیا ہے۔ کیونکہ آپ بذات خود اس پیش گوئی کے متعلق ایک اعلان دے چکے ہیں جس کے سامنے غیر کی نہیں چل سکتی۔ امت مرزائیہ اللہ تعالی کو حاضر و ناظر جان کر حضرت مرزا صاحب قادیانی کا فرمان سنیں۔ حضرت موصوف فرماتے ہیں:

نفس پیش گوئی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز (مرزا صاحب) کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے، جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات الله یعنی میری یہ بات نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالی کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(قادیانی اشتہار ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء مندرجہ کتاب تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۱۵)

ناظرین! اس سے بڑھ کر بھی کوئی صاف گوئی ہوگی جو مرزا غلام احمد صاحب نے اس عبارت میں فرمائی ہے۔ بات بھی صحیح ہے کہ خدا جس امر کی بابت خبر دے پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تاکید کیلئے لا تبدیل فرمائے پھر وہ تبدیل ہو جائے تو خدائی کلام کے جھوٹ ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ خدا جزائے خیر دے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جنھوں نے ایسی صاف گوئی کرکے ہمیں اپنی امت کی بیجا تاویلوں سے چھڑایا۔ عاملهم الله بما هم اهله

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح مرزا صاحب قادیانی سے ہو گیا؟

آہ! اس کا جواب بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ نفی میں دیا جاتا ہے کہ تا حیات مرزا صاحب کا نکاح نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کے دن بیچارے اس حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ اب ان کی قبر سے گویا یہ آواز آتی ہے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

دوسرا الہام: پانچویں شہادت

جو دراصل اسی پیش گوئی کیلئے بطور تمہید کے تھی یعنی یوں کہ اس لڑکی کا خاوند یعنی جس شخص سے وہ لڑکی باوجود پیغام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے بیاہی گئی تھی جس کا نام مرزا سلطان محمد ساکن پٹی ضلع لاہور ہے۔ اسکے حق میں اسی پہلی پیش گوئی میں فرما چکے ہیں کہ روز نکاح سے اڑھائی سال میں مر جائیگا۔ اسکی بابت یہ امر اظہار کرنا ضروری ہے کہ نکاح کس تاریخ کو ہوا، اور اسکی آخری مدت حیات کیا تھی۔ اور وہ اس مدت میں مرا یا نہیں؟

پس واضح ہو کہ نکاح مذکور حسب اطلاع خود مرزا صاحب قادیانی ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا تھا (رسالہ آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۰۔ مصنفہ مرزا صاحب قادیانی)۔ اس حساب سے ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کا دن مرزا سلطان محمد کی زندگی کا آخری روز ہوتا ہے۔ مگر وہ آج (اکتوبر ۱۹۲۳ء) تک زندہ ہے۔ حالانکہ اس عرصہ میں وہ فرانس کی جنگ عظیم میں بھی شریک ہوا جس میں اس کے سر میں گولی بھی لگی، مگر وہ زندہ رہا۔

جب اکتوبر ۱۸۹۴ء گذر گیا اور مرزا سلطان محمد زندہ رہا اور مخالفوں نے طعن و تشنیع کرنے شروع کئے تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ان کو ٹھنڈا کرنے کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک آخری اعلان شائع فرمایا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ) کی تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے۔ اسکی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی۔ (رسالہ انجام آتھم۔ص ۳۱)

بس یہ آخری فیصلہ تھا جو خدا کے فضل سے ہوا بھی آخری کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود تو مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے اور ان کا رقیب جس کی موت کی پیش گوئی تقدیر مبرم کی صورت میں کرتے تھے ان کی دعا سے آج (اکتوبر ۱۹۲۳ء) تک زندہ ہے۔ سچ ہے

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

تیسرا الہام: چھٹی شہادت

یوں تو مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات اتنے ہیں کہ شمار بھی مشکل ہے لیکن ہم شہادت میں ان کو پیش کرتے ہیں جو بطور تحدی (دعوت) کے انہوں نے پیش کئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے ارادہ فرمایا ہے کہ میری پیش گوئی سے صرف اس زمانہ کے لوگ ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ بعض پیش گوئیاں ایسی ہوں کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہوں۔ جیسا کہ براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں میں یہ پیش گوئیاں کہ میں اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔ اور مخالفوں کے ہر ایک الزام سے تجھے بری کرونگا۔ وغیرہ' (تریاق القلوب۔ص ۱۳ حاشیہ)

یہ عبارت مرزا صاحب قادیانی کی عمر کی بابت پیش گوئی ہے کہ اسّی (۸۰) سال کے ارد گرد ہوگی۔ اسی پیش گوئی کو دوسری کتاب میں جو اس کے بعد چھپی ہے بہت اچھے لفظوں میں آپ نے صاف کر دیا۔ فرماتے ہیں:

جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر (۷۴) اور چھیاسی (۸۶) کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ج پنجم صفحہ ۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت خوب! آخری مدت تو معین ہوگئی ۔اب دیکھنا باقی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیدائش کب کی ہے۔

شکر ہے کہ اس کے متعلق بھی ہمیں دماغ سوزی کی ضرورت نہیں ۔ بلکہ مرزا صاحب نے ہم کو اس تکلیف سے سبکدوش فرمادیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں کہ چودھویں صدی کے شروع ہوتے وقت میری عمر چالیس سال تھی ' (تریاق القلوب ص ۶۴)۔

اس کے علاوہ فیصلہ کن شہادت بھی ہمارے پاس ہے جو مرزا صاحب کے خلیفہ اول مولوی حکیم نورالدین صاحب نے مرزا صاحب کی زندگی میں شائع کی تھی ۔ حکیم صاحب موصوف نے مرزا صاحب کی پیدائش سے اکسٹھ سالوں تک کا نقشہ یوں دیا ہے کہ پیدائش ۱۸۴۰ ء بتا کر ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۹ سال بتائی ہے ۔(ملاحظہ ہو رسالہ نورالدین ۔ص ۱۷۱۔۱۷۰)

پیدائش کا معاملہ صاف ہوگیا ۔ رہا انتقال کا واقعہ، سو یہ تو بالکل صاف ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا ۔ (تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۶۲ ۔مصنفہ مرزا محمود خلیفہ قادیان)

ناظرین! خود مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی نورالدین خلیفہ اول قادیان کی شہادت سے مرزا صاحب قادیانی کی عمر بمشکل ۶۹ سال تک پہنچتی ہے حالانکہ آپ بوحی الٰہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ میری عمر چوہتر سے چھیاسی سال کے درمیان ہوگی ۔

احمدی دوستو! خدا کو حاضر ناظر جان کر بحکم الٰہی مثنٰی و فرادیٰ ہو کر سوچو کہ یہ کیا بات ہے کہ جس بات کو مرزا صاحب قادیانی ، وحی الٰہی جتا کر بطور ثبوت پیش کرتے ہیں وہی غلط ثابت ہوتی ہے۔ گویا مرزا صاحب بزبان حال کہتے ہیں

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

اس مذکورہ عبارت میں قادیانی نے یہ بھی ایک ضمنی پیش گوئی فرمادی ہے کہ

' کہ مخالفوں کے ہر الزام سے تجھے بری کرونگا ' ۔

اور الزام تو رہے بجائے خود، آپ پر یہ الزام عمر کا بھی بحال رہا۔ سچ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

ساتویں شہادت: اقوال مرزائیہ سے

مرزا غلام احمد کے اپنے اقوال سے مرزا صاحب کا معاملہ خدا کے فضل سے ایسا آسان ہے کہ کسی بیرونی شہادت کی حاجت نہیں۔ بلکہ خود ان کے اپنے بیانات ہی ایسے ہیں کہ ان کے مخالف کو بہت کچھ مفید ہو سکتے ہیں۔ عدالتی اور شرعی طریق پر مدعا علیہ کا اپنا بیان جس قدر کارآمد ہوتا ہے دوسرے گواہوں کا نہیں۔ اس لئے عدالتی طریق ہے کہ مدعی چاہے تو اپنے مدعا علیہ سے بحیثیت گواہ کے بیان لے سکتا ہے۔ اس بیان میں مدعا علیہ اگر اقرار کر جائے تو دوسرے گواہوں کی نسبت بہت مفید ہوتا ہے

ٹھیک اسی طرح بفضلہ تعالی مرزا صاحب قادیانی کے اپنے بیانات اتنے مفید ہیں کہ بیرونی شہادت اتنی مفید نہیں۔ کیونکہ مدعا علیہ کے بیان کے متعلق یہ مثل ہے جو بہت صحیح ہے۔ قضى الرجل على نفسه (آدمی نے خود اپنے اوپر ڈگری کر لی)

پس اس اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب قادیانی کے اقوال بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ جن سے ہمارا دعوی (تکذیب مرزا) بآسانی ثابت ہو سکے۔

پہلا بیان: مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

تیسری مشابہت حضرت عیسی علیہ السلام سے میری یہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہوئے جب تک حضرت موسی کی وفات پر چودھویں صدی کا ظہور نہیں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں'۔ (رسالہ تحفہ گولڑویہ۔ ص ۷۱)

اسکی تردید: مرزا صاحب قادیانی ایک دوسری کتاب میں یوں لکھتے ہیں:

اور منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز (مرزا) کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں پائی جاتی ہیں۔ وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز (مرزا) کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ میں سپرد کی گئی ہیں۔ کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چوداں سو برس بعد تھا کہ جب ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا تھا۔

پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز (مرزا غلام احمد) آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا۔

اور یہ زمانہ حضرت مثیل موسیٰ (یعنی آنحضرت ﷺ) کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۹۳۔۶۹۲)

اس بیان میں جناب مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے درمیانی زمانہ کو چودہ سو برس سے کچھ زیادہ قرار دیا ہے کیونکہ، چودہ سو برس بعد، کا لفظ چودہ سو پر زیادتی چاہتا ہے ۔عیسائیوں یہودیوں کی شہادت اس بارے میں ۱۴۵۱ ہے (دیکھو تقدیس اللغات)۔ حالانکہ پہلے بیان میں تیرہ سو برس ختم ہو کر چودھویں صدی کے سر پر آنا لکھا ہے ۔ اس دوسرے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ایک سو سال قبل از وقت تشریف لے آئے ۔ کیونکہ اس بیان کے مطابق مسیح موعود کی تشریف آوری کا وقت چودہ سو سال کے بعد ہے اور آپ چودھویں صدی کے شروع میں آئے ہیں ۔ پس ثابت ہوا کہ آپ ایک سو سال سے بھی کچھ پہلے تشریف لے آئے ہیں لہذا سر دست تشریف لے جائے ہم آپ پر ایمان لانے کو تیار نہیں ہیں ۔

دوسری تردید : مذکورہ بالا تردیدی بیان کے سوا دوسرا ایک بیان مرزا صاحب کا ایسا صاف ہے جو ان دونوں کے مخالف ہے۔ آپ ایک جگہ مسلمانوں کو سمجھاتے ہیں:

پیش گوئیوں میں ہمیشہ ابہام ہوتا ہے ۔ صاف اور مفصل بیان نہیں ہوتا ۔ کیونکہ پیش گوئیوں میں سننے والے کا امتحان (ابتلاء) کرنا منظور ہوتا ہے ۔ چنانچہ توریت میں آنحضرت ﷺ کے حق میں پیش گوئی اسی قسم کی مبہم ہے ۔ جس میں وقت ملک اور نام نہیں بتایا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیش گوئی کا بیان کرنا ارادہ الٰہی ہوتا تو پھر اس طرح پر بیان ہونا چاہیے تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں بنی اسماعیل میں ایک نبی پیدا کرونگا جس کا نام محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ ہوگا۔ ‘ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۷۸)

اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے صاف تسلیم کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سرور کائنات ﷺ پوری اکیس صدیاں گذار کر بائیسویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔

احمدی دوستو! عبارت مرزا قادیانی کو پھر غور سے پڑھو۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضور سرور کائنات ﷺ کا درمیانی زمانہ کتنا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت سنہ عیسوی کے حساب سے ۲۲۔ اپریل ۵۷۱ء کو ہوئی اور بعثت [رسالت] ۱۲۔ فروری ۶۱۰ء کو ہوئی تھی۔ یہ چھ سو سال اکیس صدیوں سے نکال دیں تو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا درمیانی زمانہ پندرہ سو سال رہتا ہے۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب اپنے ہی بیان کے مطابق مقررہ وقت پر نہیں آئے بلکہ بہت پہلے [بیفور ٹائم] تشریف لے آئے۔ لہذا آپ عیسی موعود نہیں۔ غالبًا اسی لئے قبل از تکمیل کار تشریف لے گئے

ایسا جانا تھا تو جاناں تمہیں کیا تھا آنا

آٹھویں شہادت: اقبالی بیان مرزا قادیانی

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا مسیح موعود ہونا ایک اور طریق سے بھی ثابت کیا ہے۔ آپ کا دعوے ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

’بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا ‘

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۹۳)

اور آنحضرت ﷺ پانچویں ہزار میں پیدا ہوئے ہیں اور مسیح موعود کا چھٹے ہزار میں پیدا ہونا مقدر تھا۔ اس دعوی کو اس آیت سے ثابت کرتے ہیں جو سورۃ جمعہ میں ہے و آخرین منهم لما يلحقوا بهم پھر فرماتے ہیں کہ بس میں چونکہ چھٹے ہزار سال میں پیدا ہوا ہوں لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ اب سنئے آپ کے اپنے الفاظ۔ جناب موصوف فرماتے ہیں:

’ ہمارے نبی ﷺ کے دو بعث ہیں (بعث کے معنی ہیں خلعت نبوت ملنا یعنی نبی ہونا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثناءاللہ) اوراس پر نص قطعی آیت کریمہ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے ۔ تمام اکابر مفسرین اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہونگے ۔ اور صحابہ رضی اللہ عنھم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرتﷺ سے فیض اور ہدائت پائیں گے ۔

پس جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ آنحضرتﷺ کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا ۔ تو اس صورت میں آنحضرتﷺ کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا ۔

اور اس تقریر سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ آنحضرتﷺ کے دو بعث ہیں ۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرتﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے ظہور سے پورا ہوا ۔

غرض جبکہ آنحضرتﷺ کے دو بعث ہوئے تو جو بعض حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرتﷺ ہزار ششم کے اخیر میں مبعوث ہوئے تھے تو اس سے بعث دوم مراد ہے جو نص قطعی آیت کریمہ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم سے سمجھا جاتا ہے ۔

یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی انتظار کر رہے ہیں ۔ مگر قرآن شریف ہمارے نبیﷺ کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی و آخرین منھم کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمدﷺ جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کریگا جیسا کہ وہ ہزارہ پنجم میں افاضہ کرتا تھا اور مبعوث ہونے کے اس جگہ یہی معنی ہیں کہ جب ہزار ششم آئے گا اور مہدی موعود اس کے آخر میں ظاہر ہوگا تو گو بظاہر مہدی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معہود کے توسط سے دنیا کو ہدائت ہوگی لیکن دراصل آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نئے سرے سے اصلاح عالم کی طرف ایسی سرگرمی سے توجہ کریگی کہ گویا آنحضرت ﷺ دوبارہ مبعوث ہوکر دنیا میں آگئے ہیں۔ یہی معنی ہیں اس آیت کے و آخرین منهم لما یلحقوا بهم ۔ پس یہ خبر جو آنحضرت ﷺ کی بعث دوم کے متعلق ہے جسکے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ بعث ہزار ششم کے اخیر پر ہوگا اسی حدیث سے اس بات کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے کہ ضرور ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو مظہر تجلیات محمدیہ ہے جس پر آنحضرت ﷺ کا بعث دوم موقوف ہے وہ چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے'(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۵۔۹۴)

اس عبارت کا مطلب ناظرین کے فہم عالی سے قریب کرنے کو اتنی تشریح کی ضرورت ہے کہ بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کا دو دفعہ نبی ہوکر ظاہر ہونا مقدر تھا۔ ایک تو اس وقت جب آپ بصورت محمد مکہ معظمہ میں ظہور پذیر ہوئے۔ دوم اس وقت جب بشکل مرزا صاحب بہ عہدہ عیسی موعود قادیان میں رونق افروز ہوئے۔ پہلی صورت میں آپ کا نام محمد تھا دوسری میں احمد۔ محمدی صورت جلالی تھی یعنی جنگی اور احمدی صورت جمالی یعنی صلح جو ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے دوسرے مقام پر مرزا صاحب نے اس مضمون کو منجمانہ طریق میں یوں لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یعنی یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنے کیلئے تھا۔ مگر بعث دوم جسکی طرف آیت کریمہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جلالی ہے جیسا کہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہوکر اپنی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی۔ یعنی یہ کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں (شریک نہیں بلکہ اصل مصداق تھا۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۷۳۔ ثناء اللہ) ۔ اور اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ انکی ہمیشہ سے عادت ہے شور مچایا تھا۔ حالانکہ اگر اس سے انکار کیا جائے تو تمام سلسلہ اس پیش گوئی کا زیر و زبر ہو جاتا ہے۔ بلکہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے جو نعوذ باللہ کفر تک نوبت پہنچاتی ہے۔ لہذا جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جسکی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے محمد رسول الله و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ۔ دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جسکی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے و مبشراًبرسول یاتی من بعدی اسمه احمد (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۹۶)

گو اس عبارت کا مطلب صاف ہے تاہم اس کی مزید تشریح کیلئے مرزا صاحب قادیانی اس عبارت پر حاشیہ لکھتے ہیں جو یوں ہے:

یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعث دوم میں تجلی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے۔ کیونکہ بعث دوم آخر ہزار ششم میں ہے اور ہزار ششم کا تعلق مشتری کے ساتھ ہے جو کوکب ششم منجملہ خنس کنس ہے اور اس ستارہ کی یہ تاثیر ہے کہ مامورین کو خونریزی سے منع کرتا اور عقل اور دانش اور مواد استدلال کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے اگرچہ یہ بات حق ہے کہ اس بعث دوم میں اسم محمد کی تجلی سے جو جلالی تجلی ہے اور جمالی تجلی کے ساتھ شامل ہے مگر وہ جلالی تجلی بھی روحانی طور پر جمالی رنگ کے مشابہ ہو گئی ہے کیونکہ اس وقت جلالی تجلی کی تاثیر قہر سیفی نہیں بلکہ قہر استدلالی ہے۔ وجہ یہ کہ اس وقت میں مبعوث پر پرتوہ ستارہ مشتری ہے نہ پرتوہ مریخ۔ اسی وجہ سے بار بار اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ ہزار ششم فقط

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسم احمد کا مظہر اتم ہے جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے۔' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۶)

اب تو مضمون صاف ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا اقرار ہے کہ عیسی موعود دنیا کی عمر سے چھٹے ہزار سال میں آئیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ چھٹا ہزار کہاں تک ہے۔ ہم مرزا صاحب قادیانی کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس عقدہ کا حل بھی خود فرمادیا۔ آپ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ حضرت آدم سے قمری حساب کے رو سے چار ہزار سات سو انتالیس (۴۷۳۹) برس بعد پیدا ہوئے۔ اور شمسی حساب کے رو سے چار ہزار پانچسو اٹھانوے (۴۵۹۸) برس بعد۔' (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۹۲)

اب مطلع صاف ہے۔ پس ہجرت سے پہلے تیرہ سال آنحضرت مکہ معظّمہ میں رہے۔ اس حساب سے پورے تیرہ سو ہجری ہونے کے وقت آنحضرت ﷺ کا سن نبوت ۱۳۱۳ ہوتا ہے یہ عدد قمری حساب سے ۴۷۳۹ میں ملائیں تو تیرھویں صدی کے اخیر پر دنیا کی عمر چھ ہزار باون سال ہوتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب کس سنہ میں مسیح موعود کے عہدہ پر مبعوث (فائز) ہوئے۔ اس کے متعلق بھی ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خود مدعا علیہ کا بیان ہمارے پاس ہے۔ آپ لکھتے ہیں

'یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہنچا۔ تب خدا تعالی نے الہام کے ذریعہ میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔' (تریاق القلوب۔ ص ۶۸)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے شروع میں چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر مسیحیت پر مامور ہوئے تھے۔ اسی مضمون کو دسری کتاب میں مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:

مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام پر توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی ہے اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص کا نام غلام احمد نہیں ۔ بلکہ [اہل علم اہل انصاف اس بلکہ کو ملاحظہ کریں ۔ نام تو ہے غلام احمد ۔ چنانچہ قصبہ میں ہم نام کی نفی کرتے ہوئے صرف غلام احمد ہی لکھتے ہیں ۔ مگر جب ترقی کر کے دنیا بھر کی نفی کرتے ہیں تو نام کے ساتھ مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے غلام احمد قادیانی پورا نام بتاتے ہیں ۔ سچ ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب گر بہ شاشید گفت باراں شد مصنف] میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں ۔ ' (ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۸۶ ۔ ۱۸۵)

اس عبارت میں پہلی عبارت کی مزید تشریح ہے کہ کسی غبی سے غبی کو بھی شک نہیں رہتا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی بعثت چھٹا ہزار ختم ہو کر ساتویں ہزار میں سے باون سال گذر کر ہوئی ۔ لہذا بقول آپ کے، آپ مسیح موعود نہیں ۔

ایک اور طرح سے :

ہمارے گذشتہ بیان سے (جو در حقیقت جناب مرزا صاحب کا ذاتی بیان ہے) ساتویں ہزار کے باون سال گذرنے پر مرزا صاحب قادیانی مبعوث ہوئے ہیں جو ان کے ' لیٹ ' پہنچنے کی وجہ سے موجب ' فیل ' کے ہے ۔ اب ایک اور حساب سے بھی مرزا غلام احمد صاحب کا لیٹ ہونا ثابت کرتے ہیں ۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

' میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے '

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ۔ ص ۹۵)

بہت خوب ! اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ چھٹا ہزار مرزا غلام احمد صاحب کی گیارہ سال کی عمر پوری ہونے تک ختم ہو گیا ۔ مگر گیارہ سال کی عمر میں تو مبعوث نہ ہوئے ہوں گے ۔ بلکہ بالغ ہو کر ۔ بلکہ بحکم بلغ اربعین سنة چالیس سال کو پہنچ کر مسیحیت کے درجہ پر مبعوث (مامور) ہوئے تو بھی ساتویں ہزار میں چلے گئے جو خلاف وقت مقرر کے ہے ۔

یاد رہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریرات میں خود قمری حساب پر بنا کر رہے ہیں ۔ یہاں تک فرما چکے ہیں کہ میں :

چھٹے ہزار میں سے گیارہ سال رہتے میں پیدا ہوا تھا ' ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کسی ان کے حالی موالی کو یہ حق نہیں کہ وہ شمسی حساب سے چھ ہزار کا شمار کرے ۔ کیونکہ ایسا کرنا ہم کو نہیں ان کو مضر ہو گا ۔ اس لئے کہ شمسی حساب سے چھ ہزار سال ۲۰۱۲ء میں پورے ہوں گے ۔ اس حساب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیدائش ۲۰۱۰ء میں ہونی چاہیے ۔ حالانکہ وہ ۱۹۰۸ء میں انتقال بھی کر گئے ۔

ناظرین! یہ ہیں وہ دلائل جن کی بابت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں ۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا کہ میں [مرزا] خدا کی طرف سے ہوں ‘ (تحفہ گولڑویہ ۔ ص ۱۰۲)

کچھ شک نہیں کہ ہم بھی انہی دلائل کی شہادت سے اس مرحلہ پر پہنچے ہیں:

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

نویں شہادت: حرمین شریفین کے درمیان ریل

سلطان عبدالحمید خان مرحوم نے اسلامی دنیا میں تحریک کی تھی کہ حاجیوں کی تکلیف دور کرنے کے لئے حجاز (مکہ، مدینہ) میں ریل بنائی جائے ۔ چنانچہ مسلمانان دنیا نے اس تحریک کو قومی جان کر بطیّب خاطر چندہ بھی دیا ۔ چنانچہ ریل مذکور دمشق سے چل کر مدینہ طیبہ تک پہنچ گئی ۔ آمد و رفت بھی مدینہ منورہ تک شروع ہو گئی ۔ اس وقت کے جوش کو دیکھ کر قرین قیاس بلکہ یقین تھا کہ چند ہی روز میں ریل مکہ معظّمہ سے گذر کر بندر جدہ تک آنے والی ہے ۔ اتنے میں مرزا صاحب قادیانی نے اعلان کر دیا کہ یہ ریل میری صداقت کی دلیل ہو گی کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے و اذا العشار عطلت یعنی اونٹ بے کار ہو جائیں گے ۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ مسیح موعود کے آنے کے وقت مکہ مدینہ میں ریل بن کر اونٹوں کی سواری بند ہو جائیگی ۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا یعنی اونٹ چھوڑ دیئے جائیں گے ان پر سواری نہ کی جائیگی ۔ یہ بھی مسیح موعود کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پس حجاز میں ریل بننے سے میرے دعوے کا ثبوت ہوتا ہے۔اس تشریح کے بعد مرزا صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ سنئے۔آپ فرماتے ہیں:

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ و اذا العشار عطلت پوری ہوئی۔اور پیش گوئی حدیث (و لیترکن القلاص فلا یسعی علیها) نے اپنی پوری چمک دکھلا دی۔یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے' (اعجاز احمدی۔ص۲)

اس سال کے حاجی بھی شہادت دیتے ہیں کہ حرمین (مکہ مدینہ) کے درمیان اونٹوں پر سفر کر کے آئے ہیں۔ہم حیران تھے کہ تمام مسلمانان دنیا کی ضرورت کے مطابق ریل کا انتظام ہوا۔بہت سا حصہ اس کا بن بھی گیا مگر عین موقع پر

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

مدینہ شریف پہنچ کر ریل کی تیاری رک گئی۔نہ بانی تحریک عبدالحمید خان رہے، نہ وہاں ترکی سلطنت رہی۔غرض

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

آخر مسلمانوں کی اس ناکامی کی وجہ کیا ہوئی؟ ظاہری اسباب تو درحقیقت باطنی حکمت کی تکمیل کیلئے ہوا کرتے ہیں۔غور کرنے سے ہماری سمجھ میں یہی رمز آئی کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اس ریل کو اپنے غلط دعوے کی دلیل میں پیش کیا تھا۔خدائی حکمت نے ریل کو بند کر کے دکھا دیا کہ مرزا صاحب اس بیان کی رو سے بھی غلطی پر ہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانان دنیا کی ضروریات سفر کے مقابلہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کرانا خدا کے نزدیک زیادہ اہم ہے۔سچ ہے

و الله یعلم و انتم لا تعلمون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دسویں شہادت: قطعی فیصلہ

ان فی ذالك لآيات لاولی النهی (طه:٥٤)

قرآن مجید میں ارشاد ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دين الحق ليظهره علی الدين كله (التوبة:٣٣)۔ خدا نے اپنا رسول ہدائت اور دین حق کیساتھ بھیجا تا کہ اس کو سارے مذاہب پر غالب کرے۔

اس آیت کی تفسیر کے طور پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دين الحق ليظهره علی الدين كله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔' (براہین احمدیہ حاشیہ۔ص ۴۹۹۔۴۹۸)

اس جگہ جناب موصوف نے مسیح موعود کیلئے آیت موصوفہ سے یہ بات بتائی کہ وہ با سیاست یعنی ظاہری حکومت کے ساتھ آئینگے (بہت خوب)۔ مگر جب آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوی خود کیا۔ تو باوجود سیاست اور حکومت حاصل نہ ہونے کے آپ نے اس آیت پر قبضہ رکھا اور اپنے ہی حق میں اسکو چسپاں کیا۔ وہ بیان ایسا لطیف ہے کہ ہم ناظرین سے اسکو بغور پڑھنے کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

چونکہ آنخضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوای آنخضرت ﷺ کی زندگی ہی میں کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا کہ آپ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح کی بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں ۔زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔اور اس تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین كله یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدائت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔' (چشمہ معرفت۔ص۸۲۔۸۳)

اس عبارت کی تشریح یہ ہے کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب زمانہ محمدی کی ابتدا رسالت محمدیہ علی صاحبها الصلوۃ والتحیۃ سے ہوئی پھر وہی زمانہ ممتد ہو کر مسیح موعود کے زمانہ تک ایک ہی رہا۔اس زمانہ کے ایک سرے پر آنحضرت ﷺ ہیں تو دوسرے سرے پر مسیح موعود (مرزا صاحب) ہیں۔زمانہ محمدی سے اشاعت اسلام شروع ہو کر زمانہ مسیح موعود میں تکمیل کو پہنچ جائے گی۔یعنی دنیا کی کل قومیں مسلمان ہو کر ایک واحد اسلامی قوم (مسلمان) بن جائے گی۔چونکہ یہ سب کام مسیح موعود کی معرفت ہوگا اس لئے آئت هو الذی ارسل مسیح موعود (مرزا صاحب) کے حق میں چسپاں ہے۔بہت خوب ۔اب سوال یہ ہے کیا مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانے میں یہ نتیجہ پیدا ہو گیا؟ بترتیب غور کرنے کیلئے ہم مسیح موعود کے گھر سے چلتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیا قادیان کے کل ہندو مسلمان ہو گئے؟ کیا قادیان کے ضلع گورداسپور کے کل غیر مسلم اسلام میں آ گئے؟ کیا پنجاب کے کل منکرین اسلام قائل اسلام بن گئے؟ کیا ہندوستان میں اسلامی وحدت پیدا ہو گئی؟

ہندوستان سے باہر چلو۔ کیا انگلستان، فرانس، جرمنی وغیرہ ممالک یورپ اسلام قبول کر گئے؟ کیا افریقہ اور امریکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے؟

اگر سب سوالوں کا جواب ہاں میں ہے تو ہمارا یقین ہونا چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو احمدی دوستو! للہ فی اللہ غور کر کے بتاؤ کہ مرزا صاحب قادیانی کون ہیں؟

ہمیں افسوس ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے اس فرض کی ادائیگی میں بہت قاصر رہے اور بغیر ادا کئے فرض (اشاعت) کے جلدی چلدیئے

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

فتنہ ارتداد اور سنگھٹن

کفر اور مخالفت کا زور جیسا اب ہے، مرزا صاحب قادیانی کے زمانہ میں نہ تھا۔ خود ہندوستان کو دیکھئے کہیں فتنہ ارتداد ہے تو کہیں سنگھٹن۔ خطرہ ہے کہ کوئی مرزائی دوست گھبرا کر جلدی میں نہ کہہ دیں کہ فتنہ ارتداد میں ہم نے یہ خدمت کی، وہ کی، اس لئے ہم خادمان اسلام ہیں اور ہمارا پیشوا سچا ہے۔

بات کو ذرا سوچ سمجھ کر منہ سے نکالنا چاہیے۔ سنئے۔ فتنہ ارتداد کیا ہے؟ اور اس کی تہ میں کیا ہے؟ ہم سے پوچھو تو یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے کی قدرتی تردید ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب قادیانی تو کہتے تھے میرے زمانے میں کل کفری قومیں مٹ کر ایک اسلامی وحدت پر آ جائیں گی۔ مگر واقعہ یہ ہوا کہ غیر مسلموں اور اسلام کے دشمنوں نے یہاں تک غلبہ کیا ہے کہ بجائے اس کے کہ داخل ہو کر ایک اسلامی وحدت پیدا کرتے۔ کلمہ گویوں کو داخل کفر کر کے ہندو سنگھٹن بنا رہے ہیں جس سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے کی بہت کافی تردید ہوتی ہے کہ آئے تھے اسلامی وحدت پیدا کرنے اور ہو گئی ہندو سنگھٹن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

ناظرین آپ شہادت دے سکتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کی دعوے کی تکذیب پر جوشہادات عشرہ پیش کی ہیں ایسی ہیں کہ ہر ایک دانا منصف مزاج ان کو تسلیم کرے گا۔اس لئے امید ہے کہ احمدی دوست بھی ان سے مستفید ہوں گے۔

اور اگر وہ اس کو قبول کرنے کی بجائے جواب دینے کی کوشش کریں تو میں ان کی محنت کی قدر کرنے کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔

احمدی دوستو! جواب کا ارادہ کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ مخاطب کون ہے ؟

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امر تسری

ربیع الاول ۱۳۴۲ھ۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء طبع اول

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد قادیانی

پہلے مجھے دیکھئے

ناظرین کو اعتراف ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات سے خاکسار (ثناءاللہ) کو خاص شغف ہے۔ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے متعلق میں نے متعدد کتب لکھی ہیں جو ملک میں شائع ہو کر قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

کتاب ہذا کی تصنیف کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت مرزائیہ نے ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کو ہندوستان کے مختلف مقامات میں جلسے کرائے جن میں آنحضرت ﷺ کی سیرت اور حالات زندگی سنائے اور سنوائے۔ لاہوری جماعت مرزائیہ نے دیکھا کہ مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کا طریقہ یہ بہت اچھا ہے اس لئے انہوں نے بھی اعلان کیا اور ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کی بارہ وفات (۲۹۔ اگست ۱۹۲۸ء) کے روز ایسے جلسے کرنے کا اشتہار اخبارات میں دیا جو درج ذیل ہے

چودھویں صد سالہ سالگرہ

یوم میلاد النبی ﷺ جو عام طور پر بارہ وفات کے نام سے مشہور ہے۔ بعض مسلمان کچھ دلچسپی لیتے اور اپنے شہروں میں اس موقعہ پر جلسوں کا انتظام کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ جس طرح اور امور میں مسلمانوں میں جمود کی حالت ہے، اس موقعہ پر بھی بیشتر شہروں میں بالکل خاموشی رہتی ہے اور علماء اور نیا تعلیم یافتہ طبقہ دونوں اس کی اہمیت سے غافل ہیں۔ ایسے مبارک دن کو یوں ہی گذار دینا اس نعمت کی ناشکری ہے جو رحمۃ للعالمین کے وجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دنیا میں ظاہر ہوئی۔ آپ کے احسانات نسل انسانی پر اس قدر ہیں کہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کو مسلّم ہیں۔ دنیا میں کوئی مصلح ایسا نہیں ہوا جس نے تئیس سال کی قلیل مدت میں ایک عظیم الشان ملک کے ملک کو نہائت ہی ذیل حالت سے اٹھا کر جسمانی علمی اور اخلاقی فتوحات کے لحاظ سے بلند سے بلند مقام پر پہنچا دیا ہو۔ وہ قوم جس کی اصلاح یہودیوں اور عیسائیوں کی صدیوں کی کوشش کچھ نہ کر سکی حالانکہ ان کی پشت پر حکومتیں اور سلطنتیں تھیں، ایک اکیلا انسان اٹھا اور ایک صدی کے چوتھائی عرصہ سے بھی کم میں اس ملک کی ایسی کایا پلٹ دی کہ دنیا ایسے انقلاب کا کوئی دوسرا نمونہ پیش کرنے سے عاجز ہے اور پھر نہ صرف یہ کہ اس ملک اور قوم کی اپنی حالت ہی تبدیل ہوئی بلکہ ان کے ذریعہ سے دوسری قوموں اور ملکوں میں اخلاق تہذیب اور علم کی مشعل روشن ہو کر دنیا کے تاریک سے تاریک کونے منور ہوئے اور توحید الٰہی اور وحدت نسل انسانی کا غلغلہ دنیا میں بلند ہوا آپ کی یہ کامیابی ایک ایسا زبردست اور بے نظیر واقعہ ہے کہ انسائکلو پیڈیا بری ٹینکا میں آپ کو دنیا کی سب سے زیادہ کامیاب مذہبی شخصیت قرار دیا گیا ہے بہت سی بدیاں آپ کے وجود سے دنیا سے ناپید ہو گئیں اور نسل انسانی کا قدم ترقی کی شاہراہ پر تیز رفتاری سے اٹھا۔

(سکرٹری احمدیہ اشاعت اسلام لاہور)

اس اشتہار کو دیکھ کر میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ جو کمالات اس اشتہار میں آنحضرت ﷺ کے دکھائے گئے ہیں بالکل صحیح ہیں، اس لئے انہی کو معیار صداقت اور محک امتحان مرزا قادیانی بنا کر قادیانی دعوی کا فیصلہ کیا جائے۔

واضح رہے کہ مرزائی دعاوی کی تحقیق کرنے کے لئے کئی ایک معیار ہیں۔

۱۔ ان کی پیش گوئیاں۔

۲۔ ان کی صداقت کلام۔

۳۔ قرآن اور احادیث کی تصریحات، وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج جو معیار ہم پیش کرتے ہیں وہ اچھوتا ہے اس میں ہم صرف اس معیار پر گفتگو کریں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ اپنے آپ کو بروز محمد (ﷺ) کہا کرتے تھے۔اسی لئے وہ محمد ثانی بنتے اور اپنی اتباع کو اصحاب محمد میں داخل کرتے تھے (ملاحظہ ہو خطبہ الہامیہ ص ۲۵۸۔۲۵۹۔قادیانی خزائن ج ۱۶ص ۱۶)

لہذا دیکھنا ضروری ہے کہ محمد ثانی (مرزا قادیانی۔معاذ اللہ) کو محمد اول (ﷺ) کے کاموں سے کہاں تک مشابہت ہے؟ اسی اصطلاح پر ہم نے اس رسالہ کا نام محمد قادیانی تجویز کیا ہے۔اس میں ہم دکھائیں گے کہ محمد اول (علیہ السلام) نے کیا کام کئے اور ان کے بروز محمد ثانی قادیانی نے کیا کئے، تاکہ ان کاموں کی مطابقت یا عدم مطابقت سے مرزا قادیانی کے صدق وکذب کا ثبوت ہو سکے۔

ان ارید الا الا صلاح و ما توفیقی الا باللہ۔

ابوالوفاء ثناءاللہ کفاہ اللہ امرتسر نومبر ۱۹۲۸ء

محمد قادیانی کا دعوی بروز

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نسبت لکھتے ہیں:

فجعلنی اللہ آدم و اعطانی کلما اعطا لابی البشر و جعلنی بروز الخاتم النبیین و سید المرسلین (خطبہ الہامیہ۔ص ۲۵۴)

(خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں جو ابوالبشر آدم کو دی تھیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا)۔

اسی کتاب کے دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

و انزل اللہ علیّ فیض ھذا الرسول (محمد) فاتمہ و کملہ و جذب الی لطفہ و جودہ حتی صار وجودی وجودہ فمن دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ سیدی خیر المرسلین و ھذا ھو معنی و آخرین منھم۔خدا نے مجھ (مرزا) پر اس رسول کا فیض اتارا اور اس کو پورا اور مکمل کیا اور میری طرف اس رسول کا لطف اور جود پھیرا یہاں تک کہ میرا وجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا وجود ہو گیا۔ پس اب جو کوئی میری جماعت (احمدیہ) میں داخل ہوگا وہ میرے سردار خیرالمرسلین کے اصحاب میں داخل ہو جائے گا یہی معنی ہیں و آخرین منھم کے)

(خطبہ الہامیہ، ص ۲۵۸۔۲۵۹)

ان دونوں عبارتوں کا مطلب صاف ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، محمد اول (آنحضرت ﷺ) کی پوری تصویر بلکہ ہو بہو محمد ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس مضمون کو ایک اور کتاب میں اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ لکھا ہے جس کے الفاظ نقل کرنے سے پہلے ایک تمہیدی نوٹ کی ضرورت ہے قرآن مجید میں سورہ جمعہ میں ارشاد ہے

هو الذى بعث فى الا ميين رسو لا منهم يتلوا عليهم آ يا ته و يز كيهم و يعلمهم الكتا ب و الحكمة و ان كا نوا من قبل لفى ضلا ل مبين (الجمعہ:۲)۔یعنی اللہ پاک نے اپنا رسول (محمد ﷺ) ان پڑھ عربوں میں بھیجا اللہ کے احکام ان کو سناتا ہے اور اپنی صحبت کے اثر سے ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے۔

اس کے بعد فرمایا:

و آ خر ين منهم لما يلحقوا بهم و هو العزيز الحكيم (الجمعہ:۳)

(ان عربوں کے سوا پچھلے لوگوں میں بھی یہی رسول (محمد ﷺ) بھیجا ہے جو ابھی (پیچھے آنے والے ہیں) ان موجودہ لوگوں سے وہ نہیں ملے اور خدا بڑا غالب حکمت والا ہے)۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں ان آیتوں میں جو آنحضرت ﷺ کی بابت فرمایا ہے کہ خدا نے آپ کو عربوں میں رسول کر کے بھیجا ہے، اس سے مراد تو حضور کی ذات خاص ہے اور جو فرمایا کہ پچھلے لوگوں میں بھی حضور کو بھیجا اس سے میری ذات خاص (مرزا قادیانی خود بدولت) مراد ہے یعنی میں بصورت مرزا، محمد ثانی ہوں۔، اب آپ کے الفاظ۔ سنئے فرماتے ہیں:

اس وقت حسب منطوق آیت

و آ خر ين منهم لما يلحقوا بهم،

اور نیز حسب منطوق آیت

قل يا ايها الناس انى رسو ل الله اليكم جميعا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث (رسالت) کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندؤوں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوی ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے، اسی ملک میں اس کو آنا چاہیے تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہوکر دائرہ پورا ہو جائے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت و آخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۔ قادیانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۲۔۲۶۳)

ایک مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی نہایت لطیف پیرایہ میں اپنے آپ کو محل نزول روح محمد ﷺ قرار دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: یہ تو ناظرین کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود دونوں عہدوں کے مدعیہ تھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور مرزا صاحب قادیانی کا پیدائشی نام غلام احمد تھا اس لئے آپ متصوفانہ ادعا میں فرماتے ہیں

و اما الكلام الكلى فى هذا المقام فهو ان للانبياء الذين ارتحلوا الى حظيرة القدس تدليات الى الارض فى كله برهة من ازمنة يهيج الله تقاريها فيها فاذا جاء وقت التدلى صرف الله اعينهم الى الدنيا فيجدون فيها فسادا او ظلما و يرون الارض قد ملأت شرا و زورا و شركا و كفرا فلما ظهر على احد منهم ان تلك الشرور و المفاسد من بغى امته فتضطر روحه اضطرارا شديدا و يدعوا الله ان ينزله على الارض ليهينى لهم من وعظه رشدا فيخلق له الله نائبا ليشابهه فى جوهره و ينزل روحه بتنزيل انعكاسى على وجود ذلك النائب و يرث النائب اسمه و علمه فيعمل على وفق ارادته عملا فهذا هو المراد من نزول ايليا فى كتب الاولين و نزول عيسى عليه السلام و ظهور نبينا محمد ﷺ فى المهدى خلقاً و سيرتاً (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳۹۔ خزائن ج ۵ ص ایضا)

یعنی قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو انبیاء اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں ان کے لئے ہر زمانہ میں زمین کی طرف توجہات ہوتی ہیں جن میں خدا ان کو زمین کے واقعات پر متنبہ کرتا ہے جب ان کی توجہ کا وقت آتا ہے تو خدا ان کی آنکھیں دنیا کی طرف پھیرتا ہے تو وہ اس میں فساد اور ظلم پاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ زمین شرارت جھوٹ شرک اور کفر سے بھر گئی ہے جب ان انبیاء میں سے کسی نبی پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شر اور فساد اس کی امت کی بغاوت سے ہے تو اس نبی کی روح پھڑکتی ہے اور اللہ سے دعا مانگتی ہے کہ مجھے زمین پر بھیجئے تاکہ میں ان لوگوں کو وعظ و نصیحت کے ذریعہ ہدایت کروں تو خدا تعالیٰ اس نبی کا نائب پیدا کرتا ہے جو اس نبی کے اصل جوہر میں اس سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی روح اس نائب کے وجود پر عکسی طور پر اترتی ہے اور وہ نائب اس نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نام اور علم وراثت میں لیتا ہے اور اس کے ارادے کے موافق عمل کرتا ہے پہلی کتابوں میں ایلیا نبی کے اترنے سے یہی مراد ہے اور عیسیٰ کے اترنے سے بھی اور ہمارے نبی ﷺ کے ظہور کرنے سے امام مہدی میں جو خلق اور سیرت میں ان (محمد ﷺ) جیسا ہوگا۔)

اس آخری اقتباس میں لطیف پیرایہ میں بتایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجھ میں نزول عکسی فرما چکی ہے حضور کا نام محمد اور علم معرفت میں وراثت میں پایا ہے اس لئے آپ نے تریاق القلوب صفحہ ۳ پر اپنے حق میں یہ شعر لکھا ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

آنحضرت ﷺ کے کاموں میں سے صرف ایک کام میں مقابلہ

آج ہم نے جس کام کے کرنے کو قلم اٹھایا ہے سچ تو یہ ہے کہ ہمیں ندامت ہے مکہ ہم کیا کرتے ہیں کن دو ہستیوں کے کاموں کا مقابلہ کرتے ہیں جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے

شیر قالیں دگرست شیر نیستاں دگرست

تاہم چونکہ ہماری نیت حق و باطل میں تمیز کرنے کی ہے اس لئے بظاہر ناپسندیدہ فعل کے عنداللہ پسندیدہ ہونے کی توقع رکھتے ہیں انما الاعمال بالنیات

آنحضرت ﷺ کی زندگی کے کل کاموں میں مقابلہ دکھانا تو بہت طویل کام ہے نیز ان کے ذکر میں ممکن ہے بعض امور پر مرزا قادیانی کے مریدوں کو بحث ہو اس لئے ہم ایک ایسا نمایاں کام پیش کرتے ہیں جس میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو

تمہید کار: دنیا میں ہر ایک اپنا پرایا سب متفق ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کا ملک جہالت ضلالت فسق و فجور کے علاوہ سیاسی حیثیت سے بھی کوئی وقعت نہ رکھتا تھا۔ چنانچہ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم نے ابیات مندرجہ ذیل میں عرب اور اہل عرب کا نقشہ بتایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا
نہ کشور ستاں تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا
کہیں آگ پجتی تھی واں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا
کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی
قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزے پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر
چلن ان جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل وغارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ٹلتے تھے ہر گز جو اڑ بیٹھتے تھے
سمجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا
وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی انہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک ان کی جہالت کا تھا وہ
جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی
جوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی
بہت اس طرح ان پہ گذری تھیں صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ عرب کا ملک ہر قسم کے تنزلات انسانیہ کا معدن بنا ہوا تھا۔ خدا سے ہٹ کر ہر ایک برائی ان میں موجود تھی۔ بڑی بات یہ کہ سیاسی دنیا میں ان کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ آنحضرت ﷺ نے چند ایام کی محنت سے ان کو مٹی سے سونا بنایا شیطان سے فرشتہ وحشی سے متمدن۔ سب سے بڑی بات یہ کہ تختہ ذلت سے اٹھا کر تخت عزت پر بٹھا دیا کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے جب دنیا سے رحلت فرمائی تو عرب دین اور اخلاق کا مجسمہ نظر آتا تھا اور سیاسی حیثیت میں عرب کی حیثیت ایک بڑی معزز احکومت کی تھی ہمارے اس دعوی کے دونوں جزؤں کو خواجہ حالی مرحوم نے کیا اچھا بتایا ہے۔ فرماتے ہیں

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت
ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت
نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی
سب اسلام کے حکم بردار بندے
سب اسلامیوں کے مدد گار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے
یتیموں کے رانڈوں کے غم خوار بندے
رہ کفر و باطل سے بے زار سارے
نشے میں مئے حق کے سرشار سارے
جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دین پر جھکا دینے والے
خدا کے لئے گھر لٹا دینے والے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

یہ تو ہے ان کی مذہبی اور اخلاقی کیفیت کا نقشہ۔ اب دیکھئے ان کی علمی اور سیاسی تصویر

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اٹھی
پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
کڑک اور دمک دور دور اس کی پہنچی
جو تیکس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی
کیا امیوں نے جہاں میں اجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا
ہر ایک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانے میں پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق
ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں
پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتش کدوں میں
لگی خاک سی اڑنے سب معبدوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر اجڑ کر
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر
لئے علم و فن ان سے نصرانیوں نے
کیا کسب اخلاق روحانیوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادب ان سے سیکھا صفاہانیوں نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا
ارسطو کے مردہ فنوں کو جلایا
فلاطوں کو پھر زندہ کرکے دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یوناں بنایا
مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا بر طرف پردہ چشم جہاں سے
جگایا زمانہ کو خواب گراں سے
ہر ایک میکدہ سے بھرا جام ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ حکم پیغمبر
کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو
ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ
ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ
سیاحت میں مشہور دنیا ہوئے وہ
ہر ایک ملک میں ان کی پھیلی عمارت
ہر ایک قوم نے ان سے سیکھی تجارت
کیا جا کے آباد ہر ملک ویران
مہیا کئے سب کی راحت کے سامان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیاباں
انہیں کر دیا رشک صحن گلستاں
بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے
یہ ہموار سڑکیں یہ راہیں مصفا
دو طرفہ برابر درختوں کا سایا
نشاں جا بجا میل و فرسخ کے برپا
سر راہ کنویں اور سرائیں مہیا
انہی کے ہیں سب یہ ....
اسی قافلہ کے نشان ہیں یہ سارے
سدا ان کو مرغوب سیر و سفر تھا
ہر اک بر اعظم میں ان کا گذر تھا
تمام ان کا چنا ہوا بحر و بر تھا
جو لنکا میں ڈیرا تو بربر میں گھر تھا
وہ گنتے تھے یکساں وطن اور سفر کو
گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو
جہاں کو ہے یاد ان کی رفتار اب تک
کہ نقش قدم ہیں نمودار اب تک
ہیں سیلون میں ان کے آثار اب تک
انہیں رو رہا ہے ملیبار اب تک
ہمالہ کو ہیں واقعات ان کے ازبر
نشانان کے باقی ہیں جبرالٹر پر

مختصر یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی اصلاحات مذہبی اور اخلاقی کا کوئی منکر ہو تو ہو مگر اس امر سے کوئی منکر نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کہ رسول اللہﷺ نے اپنی مخاطب قوم کو اپنی زندگی ہی میں تختہ ذلت سے اٹھا کر تخت عزت پر بٹھا دیا گویا اس شعر کا مضمون تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل کس ادا سے لیتے ہیں بتلا دیا کہ یوں
آہن کو مقناطیس پہ دکھلا دیا کہ یوں

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کامیابی کو کن لفظوں میں بیان کریں کیونکہ نہ اس کا کوئی منکر ہے نہ اس کی کوئی مثال ہے یہ ایک کھلی صداقت ہے۔ حضور ﷺ کے ہر کام سے حتی کہ نبوت و رسالت بلکہ صداقت کلام سے بھی کوئی دشمن انکار کرسکتا ہے مگر حضور ﷺ کے اس کام سے انکار نہیں کرسکتا کہ حضور ﷺ کو سیاسی حیثیت سے جو کامیابی ہوئی کسی نبی کو نہیں ہوئی

اللھم صل علی محمد و علی آ ل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابرا ھیم انك حمید مجید

محمد قادیانی کے کارہائے نمایاں

مرزا غلام احمد (محمد قادیانی) نے اپنی بعثت کے مقاصد یوں لکھے ہیں:

۱۔ تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو کر وحدت قومی ہو جائیگی (چشمہ معرفت ص ۷۶)

۲۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا

۳۔ غیر معبود مسیح وغیرہ کی پوجا نہ رہے گی اور خدائے واحد کی عبادت ہوگی اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اوع ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اس کو بالکل بھول جائے خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(مقولہ مرزا در اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

یہ مقاصد کہاں تک پورے ہوئے۔ سردست ہمیں اس سے بحث نہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تھا کہ:

میں تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۵۱)

اصلاح کہاں تک ہوئی؟ سب کو معلوم ہے کہ اور تو اور مسلمان بھی دن بدن فسق و فجور میں ترقی کر رہے ہیں مگر ہمارا موضوع اس وقت خاص ہے جو بالکل نمایاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ یہ کہ چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے انتقال کرنے سے پہلے دیکھ لیتے کہ مسلمان یا کم سے کم ان کے اتباع مثل اتباع محمد (ﷺ) تختہ ذلت سے اٹھ کر تخت عزت پر متمکن ہو گئے۔ اسی طرح ان کی اپنی حکومت ہوتی ان کا سکہ رواں ہوتا۔ ان کے نام کے خطبے پڑھے جاتے۔ غرض سیاسی حیثیت میں ان کا وہی رتبہ ہوتا جو محمد اول (ﷺ) اور ان کے اتباع کو بتائید الٰہی حاصل ہوا تھا۔

مگر آہ! ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس بارے میں بالکل فیل نظر آتے ہیں۔ آپ کی سیاسی حیثیت ساری کی ساری عمر اخیر تک یہ رہی کہ آپ انگریزی حکومت کے ماتحت رہے۔ نہ صرف ماتحت رہے بلکہ اس کی غلامی اور خدمت گذاری کو اپنا مقصد وحید ظاہر کرتے رہے۔ چنانچہ اس خدمت گذاری کو بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

> میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب۔ ص ۱۵۔ قادیانی خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵۔۱۵۶)

ناظرین! ہمیں اسوقت نہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے اس شاعرانہ مبالغہ پر سوال ہے کہ آپ نے انگریزی حکومت کی خدمت گذاری میں اتنی کتابیں کون سی لکھی ہیں جن سے پچاس الماریاں بھریں، نہ اس خدمت کے حسن و قبح پر بحث ہے۔ بلکہ سوال صرف یہ ہے کہ آپ محمد ثانی ہو کر محمد اول (ﷺ) کے مشابہ بنتے تھے مگر آپ کا یہ کام آپ کے دعوی کی تکذیب کرتا ہے اور بس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی اپنے ذرہ عدم وفا کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

قرآن مجید میں مسلمانوں کو ارشاد ہے:

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (نساء:۵۹)

اللہ کی تابعداری کرو رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو

اس آیت میں جو لفظ اولی الامر آیا ہے اس کی بابت مرزا غلام احمد فرماتے ہیں:

میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزی حکومت کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں (ضرورۃ الامام۔ص ۲۳)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کی رعیت تھے اور رعیت ہونے پر قانع بلکہ خوش تھے اور اپنے اتباع کو انگریزی رعیت رہنے کی تاکید کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے کہ جنگ عظیم میں جب ترکوں کی اسلامی حکومت بغداد سے اٹھی اور انگریزی حکومت غالب آئی تو قادیانی اخبار میں مندرجہ ذیل نوٹ نکلا:

میں اپنے احمدی بھائیوں کو جو ہر بات میں غور اور فکر کرنے کے عادی ہیں ایک مژدہ سناتا ہوں کہ بصرہ اور بغداد کی طرف جو اللہ تعالی نے ہماری محسن گورنمنٹ کیلئے فتوحات کا دروازہ کھول دیا ہے اس سے ہم احمدیوں کو معمولی خوشی حاصل نہیں ہوئی بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں برسوں کی خوش خبریاں جو الہامی کتابوں میں چھپی ہوئی تھیں آج ۱۳۳۵ھ میں وہ ظاہر ہو کر ہمارے سامنے آگئیں۔

اس بات سے میری غیر احمدی بھائی ناراض ہوں گے لیکن اگر غور کریں تو اس میں ناراضگی کی کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جب دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت دجلہ فرات خشک ہو چکے تھے یعنی وہ حقیقی اسلام کا پانی جس نے آسمان سے اتر کران ملکوں کو سیراب کیا تھا آسمان پر اٹھایا گیا جیسا کہ اللہ تعالی نے آیت و انا علی ذھاب بہ لقادرون میں اشارہ فرمایا۔ اور حضرت اقدس اس کے متعلق ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۸ میں تحریر فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آیت و انا علی ذھا ب به لقا درو ن جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔

الغرض مدت کی پیش گوئیاں آج پوری ہورہی ہیں۔ ہمارے بھائیوں کو چاہیے کہ ان پر غور کریں

فشکر الله کل الشکر علی ما امننا من کل خو ف تحت ظل هذه الدو لة البر طا نية البا ر كة للضعفا ء و كهف الله للفقراء و الغر باء و سو ط الله علی کل عبد ذی الخیلاء ...

اللهم فا جز ذ لك الملك منا حیز جزا ئك و انصره على اعدا ئه اعدا ئك و ا د خله من كل شر فی ذرا ك و ار زقه من نعمائك و اهل قبله و ذرار يه الى دينك دين ا لاسلا م ۔

(اخبار الفضل ۱۰۔۱۴۔اپریل ۱۹۱۷ء ص ۳۔۴)

ناظرین کرام! مرزا غلام احمد کی خدمات خادمانہ متعلقہ حکومت برطانیہ پڑھ کر ان کا دعویٰ ایک بار پھر پڑھیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

جب کہ مجھ (مرزا قادیانی) کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اس وجہ سے کہ ہمارا آقا مخدوم (یعنی آنحضرت ﷺ) تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کیلئے ضروری تھیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۱)

انصاف! اس عبارت اور اس جیسی متحدیانہ عبارات کو دیکھ کر انصاف کی ضرورت ہے۔ کیا مرزا غلام احمد ان دعاوی کو ثابت کر گئے؟ انصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

ناظرین! کیا یہی وہ سیاسی غلبہ ہے جس کی بنا پر محمد قادیانی، محمد اول (ﷺ) سے مشابہت دکھا سکتے ہیں۔

کیا اس واقعہ میں کسی اپنے پرائے کو شک ہے؟ کہ حضرت محمد ﷺ انتقال کے وقت شاہانہ حیثیت رکھتے تھے اور مرزا قادیانی (محمد ثانی) غلامی کا طوق زیب گلو کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے دنیا سے رخصت ہوتے ہیں اور حکومت برطانیہ کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جائے
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جائے

قادیانی دوستو! اتنے بڑے دعاوی کا مدعی یوں بے نیل مرام چلا جائے تو اس کے حق میں یہ شعر صادق آئے گا یا نہیں

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

ضمیمہ کتاب ہذا

مرزا غلام احمد (محمد قادیانی) کے دعاوی

ا۔مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالی فرماتا ہے

فبهدا هم اقتده یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کا اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔پس اس دعا کے سکھانے میں جو سورۃ فاتحہ میں (صراط الذین .. الخ) ہے یہی راز ہے کہ تا کاملین امت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں ۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس امت کو ایک مردہ امت خیال کرتے ہیں اور خدا تو جامع الکمالات ہونے کے لئے ان کو دعا سکھاتا ہے مگر وہ محض مردہ رہنا چاہتے ہیں ان کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات ہے مثلاً کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ میرے پر مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ (چشمہ مسیحی ص ٦٦ ـ ٦٧ ـ قادیانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

اس اجمال کی تفصیل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یوں کی:

۲۔ خدا تعالی نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسی ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسی ہوں، اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۷۳۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ حاشیہ ص ۷٦)

۳۔ یعنی (ملاحظہ ہو براہین احمدیہ پنجم ص ۱۰۳):

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

۴۔ آپ کا یہ بھی قول ہے:

دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا م مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسی ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسی بن مریم ہوں، میں محمد ہوں یعنی بروزی طور پر (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۴ ـ ۸۵ ـ قادیانی خزائن۔ ج ۲۲ ص ۵۲۱)

۵۔

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
آدمم نیز احمد مختار
در برم جامہء ہمہ ابرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام
(نزول المسیح ص ۹۹۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

ترجمہ: میں ہر آن کربلا کی سیر کرتا ہوں۔ سو امام حسین تو میری جیب میں ہیں۔ میں آدم ہوں۔ حضرت احمد ہوں۔ تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔ خدا نے جو پیالیاں ہر نبی کو دی ہیں ان پیالیوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔

۶۔ جامع الکلام (تریاق القلوب۔ ص ۳ پر) فرماتے ہیں
منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(ترجمہ: میں زمانہ کا مسیح ہوں۔ میں موسیٰ کلیم اللہ ہوں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد برگزیدہ ہوں)۔

۷۔ میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم ۱۷، ۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰ کالم ۴)

۸۔ میرا کام جسکے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ: یہ دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی کے اصلی الفاظ میں پیش کر کے ہم اپنے ناظرین سے عموماً اور احمدی احباب سے خصوصاً سوال کرتے ہیں کہ کیا مسلمان ایسے متقی بن گئے؟ کیا ان میں صداقت دیانت پاکبازی اور راست گوئی وغیرہ صفات حسنہ سب پیدا ہوگئیں۔ کیا صلیب توڑی گئی؟ کیا عیسی پرستی کا ستون گر گیا؟ کیا عیسائیوں کے معبود، یسوع مسیح، کو دنیا بھول گئی۔ کیا مشرق و مغرب دنیا میں اسلام پھیل گیا۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی مدعی ابھی مرے نہیں۔

ان سوالوں کا جواب صرف ایک ہی ہے جس سے کسی کو انکار نہیں کہ عیسی پرستی اور صلیب پرستی دن بدن بڑھ رہی ہے۔

ہمارا دعوی احمدیوں کو اگر غلط معلوم ہو تو وہ خود اپنا بیان سنیں لاہوری احمدی جماعت کا آرگن پیغام صلح لکھتا ہے:

> آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۶ مارچ ۱۹۲۸ء)

اور سنئے:

> ۱۹۲۸ء میں عیسائیوں نے ۱۹ لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائیبل کے شائع کئے ہیں۔ (پیغام صلح ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

اور مفصل سنئے اور دل کے کان لگا کر سنئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ عیسی پرستی کا ستون کہاں تک گرا ہے یا گڑا ہے۔ پیغام صلح بتاتا ہے:

> اس وقت دنیا میں مسیحیت کی اشاعت کے لئے جو بڑی بڑی انجمنیں سرگرمی اور مستعدی سے کام کر رہی ہیں ان کی تعداد سات سو ہے اور یہ صرف انگلیکن اور پراٹسٹنٹ سوسائیٹیاں ہیں رومن کیتھولک کلیسا کی جمیعتیں ان کے علاوہ ہیں ۔۱۹۲۳ء میں جن ممالک نے اول الذکر انجمنوں کو مالی امداد دی ان کی فہرست حسب ذیل ہے
>
> امریکہ: ۹۷ لاکھ ۳۶ ہزار ۸۴ پونڈ۔ کینیڈا: ۷ لاکھ ۲۲ ہزار ۹۴ پونڈ۔ برطانی جماعتیں: ۲۷ لاکھ ۶۹ ہزار ۳ سو ۵۳ پونڈ۔ ناروے سویڈن ہالینڈ وسوٹزرلینڈ ۔ ۷ لاکھ ۸۰ ہزار ۹ سو ۲۰ پونڈ۔ جرمنی: ۶ ہزار ۳ سو ۹۵ پونڈ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میزان: ایک کروڑ ۴۱ لاکھ ۱۴ ہزار ۸ سو ۴۶ پونڈ

یہ اعداد صاف بتا رہے ہیں کہ مسیحی جماعتوں کی منظّم تبلیغی کوشش ایک ایسا سٹیم رولر ہے جو ان کی ترقی اور کامیابی کا راستہ تیار کر رہا ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء ص ۱)

مرزائی دوستو! مذہب کا تعلق اس خدا کے ساتھ ہے جو دلوں کے مخفی حالات سے بھی واقف ہے جس کے سامنے زبان کی باتیں کام نہ آئیں گی بلکہ دل کے صحیح خیالات کام آئیں گے۔ الا من اتی اللہ بقلب سلیم

پس تم زبانی باتیں کرنے کی بجائے دل میں سوچو کہ محمد اول (ﷺ) نے جو واقعات اپنی زندگی میں ہونے کی خبریں دی تھیں وہ صاف صاف طور پر ہوئے تو محمد (قادیانی) کے بتائے ہوئے پورے کیوں نہ ہوئے؟ حالانکہ مرزا (محمد قادیانی) کا دعوی ہے کہ:

اللہ تعالی نے میرا ایک اور نام رکھا ہے، جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا: محمد مفلح۔ (ملفوظات۔ ج ۷ ص ۳۹۹۔ الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۳)

مفلح کے معنی نجات یا بندہ اور نجات دہندہ ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اسماء میں محمد اور مفلح کا مرکب ہونا اسی غرض سے ہوسکتا ہے کہ آپ بھی محمد اول (ﷺ) کی طرح مسلم قوم یا کم سے کم احمدیہ امت کو غیر حکومت کی غلامی سے آزادی دلاتے مگر آہ! افسوس کچھ بھی نہ ہوا جس پر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اپنی قسمت پر روئیں یا مرزا صاحب قادیانی کی ناکام تشریف بری پر افسوس کریں۔ اس نامرادی اور ناکامی کا گلہ ہم کن لفظوں میں کریں اس وقت ہمارے دل کو سخت صدمہ ہے اس صدمہ کی حالت میں ہمارے قلم سے یہی شعر نکلتا ہے

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

اس ٹریکٹ کا خاص موضوع اور اختصار تطویل سے مانع ہے۔ ورنہ با تو ماجرا ہا داشتم

و ما علینا الا البلاغ المبین

خادم دین اللہ ابوالوفاء کفاہ اللہ امرتسری

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ مرزا

مصنفہ: حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

دیباچہ:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے (تریاق القلوب مصنفہ مرزا صاحب قادیانی۔ص ۶۸) اور ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ جوانی میں آپ کچہری سیالکوٹ میں پندرہ روپے کے محرر مقرر ہوئے تھے (سیرۃ المھدی مصنفہ پسر مرزا صاحب)۔ بعد ازاں آپ نے تصنیف پر توجہ کی تو اس حالت میں آپ الہام کے مدعی ہوئے۔ یہاں تک کہ ۱۳۰۸ھ میں آپ نے اعلان کیا کہ احادیث شریفہ میں جس مسیح موعود اور مہدی کے آنے کی خبر آئی ہے وہ میں ہوں۔

چونکہ مسیح کے حق میں نبی اور رسول کا لقب بھی آئے ہیں، تو آپ نے اپنے حق میں نبی کا لقب بھی اختیار کر لیا۔

آپ نے اپنی مسیحیت موعودہ ثابت کرنے کے لئے دو طریق اختیار کئے۔ ایک نقلی دوسرا الہامی۔ نقلی سے مراد یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے اس طرح استدلال کیا کہ حضرت عیسیٰ چونکہ فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اس لئے جس مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے وہ مثیل مسیح ہے جو میں ہوں۔ اور جو مسیح موعود کے ظہور کا مقام دمشق آیا ہے اس سے مراد قادیان ہے (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب ۶۶۔ ۷۶)۔ الہامی طریق سے یہ مراد ہے کہ آپ نے اپنے دعوی کے اثبات میں کئی ایک الہام شائع کئے جن میں آئندہ زمانے سے متعلق خبریں تھیں جن کی بابت کہا گیا کہ یہ خبریں مجھے خدا نے بتائی ہیں جن کا ظہور میری سچائی کا ثبوت ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام از مرزا صاحب۔ص ۲۸۸) (جو افسوس پوری نہ ہوئیں)۔ اسی ضمن میں کئی ایک مسائل میں علماء اسلام سے انہوں نے اختلاف کیا۔ علماء اسلام نے ان کے جواب میں بکثرت کتابیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھیں۔ خاکسار نے بھی کئی ایک کتابیں ان کے جواب میں شائع کیں جن میں ان کے دونوں طریقوں پر کافی بحث کی گئی۔ کتابوں کے علاوہ اپنے اخبار' اہل حدیث ' میں سالہا سال تک ان کا تعاقب کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اعلان شائع کیا گیا جس کا نام ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس اشتہار میں انہوں نے خدا سے بڑی عاجزی اور الحاح سے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ اس کے بعد وہ جلدی ایک سال ایک ماہ کے بعد اپنی دعا سے فوت ہو کر سارا فیصلہ کر گئے۔ اس آسمانی فیصلہ پر بھی ان کے اتباع سے مذاکرہ ہوتا رہا۔ آخر انہوں نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ کا دعوی اعلان مذکورے سے ثابت نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ بفیصلہ ثالث جیت جائیں تو ہم ان کو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیں گے۔ چنانچہ مباحثہ بمقام لودہیانہ ہوا جس کا انجام یہ ہوا کہ مبلغ تین سو روپیہ خاکسار نے ان سے وصول کرلیا۔ له الحمد

ہندوستانی تو مرزا صاحب کے حالات اور مقاصد سے خوب واقف ہیں مگر عرب اور دیگر بلاد اسلامیہ کے لوگ بوجہ نہ جاننے اردو زبان کے ان کے حالات اور خیالات سے واقف نہیں۔ مرزا صاحب نے یہ گر سمجھا تھا کہ بیرون ہند اردو جاننے والے نہیں ہیں انہوں نے اپنے متعلق عربی میں کتابیں شائع کیں جو عربی ممالک میں پہنچیں تو ان ممالک کے علماء نے حالات دریافت کئے، موصوف کے مفصل حالات اور مباحثات تو بہت طول چاہتے ہیں اس شائقین کے لئے آخری فیصلہ کے متعلق یہ رسالہ اردو اور عربی میں شائع کیا گیا۔ جو صاحب مفصل جوابات دیکھنا چاہیں وہ ہم سے مفصل کتب اردو متعلقہ حیات مسیح اور الہامات مرزا و حالات مرزا طلب فرمائیں۔ اللہ سے ڈرنے والے منصف مزاج محققین سے امید ہے کہ اس مختصر رسالہ کو بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیں گے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ۔

خادم دین۔ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ۔ امرتسر۔ پنجاب۔ جنوری ۱۹۳۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعاوی مرزا

۱۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی ہے:
میں مسیح موعود ہوں

۲۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر ہے

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بہند پاب بمنبرم

۳۔ دافع البلاء صفحہ ۲۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۴۔ اشتہار انعامی پانسو کے صفحہ ۲۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں؛
آسمان سے کئی تخت اترے۔ سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا

۵۔ تریاق القلوب کے صفحہ ۱۶ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کہنا ہے:
خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزار ہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں

۶۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۵ ' ۱۹۱ پر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے کہا:

لو لاك لما خلقت الافلاك

۷۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۵ ' ۱۹۱ پر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے کہا:

انّما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون

۸۔ اربعین صفحہ ۳ ' ۳۴ پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں خدا نے مجھے کہا

انت اسمى الاعلى

۹۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰ ' ۲۳ ' ۳۵ ' وغیرہ پر مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے:
مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ

۱۰۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:
میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینے کا دھواں چھپا نہیں سکتا (ایضاً)

۱۱۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

مجھے خدا کی طرف سے دنیا کو فنا کرنے اور پیدا کرنے کی طاقت دی گئی ہے ۔ میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہ ہوگا مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا ۔

۱۲۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم ہوگئی ۔

۱۳۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت وہ میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوگیا۔

۱۴۔ حدیث شریف میں آں حضرت ﷺ نے اپنے حق میں فرمایا کہ میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں ۔ مرزا غلام احمد صاحب خطبہ الہامیہ میں اپنے حق میں لکھتے ہیں:

پس اے ناظرین میں وہی آخری اینٹ ہوں ۔

۱۵۔ درثمین میں صفحہ ۲۸۶ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر ہے:

آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

یہ دعاوی سب کے سب گو اعلیٰ مراتب کے ہیں لیکن ہیں تو انسانی درجہ کے ۔
اب ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک مقولہ اور پیش کرتے ہیں جس سے ان کی شان انسانیت سے ارفع معلوم ہوتی ہے ۔ فرمایا

' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں ۔ (آئینہ کمالات اسلام ۔ ص ۵۶۴)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوے تو اور بھی ہیں ہمیں ان حوالہ جات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ فیصلہ کے لئے دعا شائع کی تھی اس کی قبولیت یقینی ہے کیونکہ مرزا صاحب ایسے رفیع الشان ہونے کے مدعی تھے کہ آپ کی دعا بھی معمولی کسی مریض یا حاجتمند کے لئے نہیں بلکہ حق اور باطل اہل حق اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل باطل میں فیصلہ کرانے کے لئے تھی۔ اس کا قبول ہونا ضروری ہے۔ پس مذکورہ حوالہ جات کو ملحوظ رکھ کر مرزا صاحب کا دعائیہ اشتہار ملاحظہ کیجئے جو نیچے درج ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ یستنبئونك احق ھو ۔ قل ای و ربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین ۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں ، تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے ۔

انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا ۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بدآدمی ہے ۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے ۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ۔ آمین ۔

با لآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے

الراقم : عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین ! اس اشتہار کو مکرر ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس میں میرے ذمہ بھی کوئی کام رکھا ہے۔ نہیں۔ محض دعا کے ذریعہ خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ

'محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے '

اس فقرہ کے بعد اخیر اشتہار میں صاف لکھا ہے کہ

اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے

پس اس اشتہار کی اندرونی شہادت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس دعا کے متعلق میرا کچھ کام نہیں ۔ نہ میرا اقرار قبولیت کے لئے شرط ہے۔ نہ انکار باعث رد۔ بلکہ جو کچھ ہے وہ دعا مرزا صاحب قادیانی ہے اور بس ۔

یہ تو ہے اشتہار کا نفس مضمون ۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ اس دعا کے قبول ہونے کا کیا قرینہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا قرینہ ۔ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

'مجھے بار بار خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں ' (ضمیمہ تریاق القلوب ۔ص ۴)۔

نیز فرمایا کہ خدا کی طرف سے مجھے الہام ہوا

'میں تیری ساری دعائیں قبول کرونگا مگر شرکاء (برادری) کے متعلق نہیں '

(تریاق القلوب ۔ص ۳۸)۔

یہ تو ہے عام قرینہ

دوسرا قرینہ جو خاص اس دعا سے تعلق رکھتا ہے ۔مرزا صاحب کے الفاظ ہیں:

' ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔ایک دفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے ۔باقی سب اس کی شاخیں '

(کلام مرزا۔ در اخبار بدر قادیان ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس دعا میں مرزا صاحب کی شخصیت اور مرتبت کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام اجیب دعوۃ الداع ملا لیا جائے تو ذرہ بھر اس میں شک نہیں رہتا کہ مرزا صاحب قادیانی کی یہ دعا اللہ کے نزدیک مقبول تھی ۔ چنانچہ وہ اس دعا کے مطابق ۱۳۲۶ھ، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ سے انتقال کر گئے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری، کے مصنف نے جناب مولانا صفی الرحمٰن صاحب نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ردّ قادیانیت پر تصانیف کی فہرست، میں قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار، کے متعلق تحریر کیا ہے کہ، پہلے یہ مضمون اہل حدیث امرتسر کی ۱۳ فروری اور ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء کے دو شماروں میں شائع ہوا۔ بعد میں رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا گیا۔

احتساب قادیانیت کے فاضل مرتب جناب مولانا اللہ وسایا نے لکھا ہے کہ انہیں یہ رسالہ نہیں ملا، اس لئے انہوں نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے متعلقہ شماروں سے مضامین نقل کر دیئے ہیں۔

یہ مضامین مختصراً ہماری تحریک ختم نبوت کی ایک جلد میں درج ہو چکے تھے، میں نے انہیں وہاں سے اٹھا کر اور احتساب قادیانیت میں موجود متن سے مقابلہ کر کے یہاں درج کر دیا گیا ہے۔ نیز موقع کی مناسبت سے حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے چند دیگر مضامین جو اسی موضوع سے متعلق بعد کے شماروں میں شائع ہوئے تھے، بطور تتمہ شامل اشاعت کر دیئے ہیں۔ بہاء)

قادیانی تفسیر نویسی

مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ خاص ملکہ حاصل تھا کہ ایک جہت سے جب وہ عام رائے اپنے خلاف پاتے تو لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھیرنے کی کوشش کرتے۔

جن دنوں پیر مہر علی صاحب گولڑہ نے مرزا غلام احمد صاحب کے برخلاف آواز اٹھائی تو مرزا صاحب قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں ان کو اور ان کے ساتھ مجھ خاکسار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دیگر علماء کو بالمقابل تفسیر نویسی کا نوٹس دیا جس کے چند جملے یہ تھے:

ہم دونوں (مرزا قادیانی اور پیر مہر علی) قرعہ اندازی کے ذریعہ ایک قرآنی سورۃ لے کر عربی فصیح بلیغ میں اس کی ایسی تفسیر لکھیں جو قرآنی علوم اور حقائق و معارف پر مشتمل ہو..

فریقین کو اختیار ہوگا کہ اپنی تسلی کے لئے ایک دوسری کی بخوبی تلاشی لے لیں تا کہ کوئی پوشیدہ کتاب ساتھ نہ ہو ...

ہرگز اختیار نہ ہوگا کہ کوئی فریق اپنے پاس کوئی کتاب رکھے یا کسی مددگار کو پاس بٹھائے ...

میں بہر حال اس مقابلے کے لئے جو بالمقابل عربی تفسیر لکھنے میں ہوگا لاہور میں اپنے تئیں پہنچاؤں گا۔

(اشتہار بعنوان: پیر مہر علی شاہ کے توجہ دلانے کے لئے آخری اپیل۔ ۲۸۔ اگست ۱۹۰۰ء، مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۳۴۹۔ ۳۵۰)

اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ پیر مہر علی صاحب گولڑہ، خاکسار ثناء اللہ اور دیگر علماء اسلام لاہور پہنچ گئے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف نہ لائے۔ شاہی مسجد میں جلسہ ہوا۔ شوخ مزاجوں نے نظمیں پڑھیں جن میں ایک شعر یہ بھی تھا

بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ۔ نکل دیکھیں تری تفسیر دانی

یہ زمانہ گذرا۔ اس کے بعد میاں محمود احمد خلف مرزا غلام احمد صاحب خلیفہ ثانی قادیان کا دور آیا تو آپ کے حاشیہ نشینوں نے حق الخدمت ادا کرنے کو قادیانی اخبار الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر نویسی کا (مرزا محمود احمد نے) نوٹس دیا۔ تو ہماری غیرت نے تقاضا کیا کہ ہمارے ہوتے ہوئے قادیان کی توجہ اور طرف کیوں؟

جاتا ہے یار تیغ بکف یار کی طرف
او کشتہ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا

اس کے جواب میں ہم نے لکھا:

ہم بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے تیار ہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل قادیان اس کے جواب میں بولا کہ
ہمارا خطاب دیو بندیوں کو ہے مولوی ثناء اللہ کیوں دخل دیتا ہے۔ پہلے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرے اگر وہ مخاطب بنتا ہے تو قادیان میں آکر تفسیر لکھے۔ (الفضل قادیان۔ ۱۰ستمبر ۱۹۲۵ء)

اس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر میں لکھا:
تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیو بندی ہیں۔ ہمیں وکالت نامہ کی حاجت نہیں

اس کے بعد اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء میں فیصلہ کن جواب دیا جو یہ ہے:
سنو جی! ہم زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتے اس لئے آخری اعلان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔ اب اصل بات سنو۔
آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی مسجد میں آجائیں (بٹالہ امرتسر سے بجانب شمال مشرق ۲۴ میل ہے اور قادیان سے ۱۱ میل بجانب غرب) جہاں آٹھ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک مجلس ہو گی جس میں میں اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔
آپ کو اختیار ہو گا ایک رکوع لیجئے، دو لیجئے، تین لیجئے۔
مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو ان کو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔
ہاں میں ہمدردانہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ اس مقابلہ کے لئے آنے سے پہلے اپنے رکن اعظم مولوی سرور شاہ صاحب سے ضرور مشورہ کر لیں۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اس صاف اور سیدھے جواب کے جواب الجواب میں الفضل قادیان نے پھر وہی رونا رویا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ جو ہمارے چیلنج کے مخاطب نہ تھے اس بحث میں آن کودے۔ ہم نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ دیو بندیوں سے قائم مقامی کی سند لیں جو ہمارے اصل مخاطب ہیں مگر افسوس کہ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

اصل بات کا جواب یوں دیا:

ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم ہو گا بے شک یہ طریق مقابلہ اس وقت درست ہو سکتا تھا جب یہ دیکھنا ہوتا کہ زید عربی زیادہ پڑھا ہوا ہے یا بکر۔ لیکن ہر عقل مند انسان جو ہمارے پہلے مضامین پڑھ چکا ہے اور دیو بندیوں کے اشتہار دیکھ چکا ہے، وہ سمجھ سکتا ہے کہ مقابلہ اس امر میں نہیں ہے کہ حضرت خلیفہ عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ یا غیر احمدی مولوی عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ فیصلہ اس امر کا کرنا ہے کہ اللہ تعالی غیر احمدی مولویوں پر ایسے علوم ظاہر کرتا ہے جو پہلی کتب میں نہیں ،یا حضرت مسیح موعود کے اوپر اس نے ایسے علوم ظاہر کئے ہیں اور جن کے ذریعہ آپ کی جماعت میں بھی رہ طاقت ہے کہ قرآن کریم کے نئے علوم اور معارف ظاہر کر سکے، اس فیصلہ کے لئے بے ترجمہ قرآن کے کیا معنی؟ اور دوسری کتاب کے نہ ہونے کا کیا مطلب؟ (الفضل قادیان۔۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)

ناظرین غور فرمائیں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے والد یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے پیر مہر علی صاحب گولڑہ کے سامنے عربی کی شرط لگائی اور بے یارو مددگار تلاشی دے کر بے کتاب عربی تفسیر لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر ان کے جانشین عربی دانی کو شرط نہیں مانتے، اور قادیان چھوڑ کر کسی دوسرے مقام پر نہیں آتے۔ تو آخر کار یہ شعر پڑھ کر دوسرا پیرا گراف بھی بند کیا گیا۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

عرصہ دراز اور مدت مدید کے بعد ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء کو پھر ایک آواز آئی۔ الفضل نے قصر خلافت کا اشارہ پا کر مندرجہ ذیل الفاظ لکھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام جماعت احمدیہ (مرزا محمود احمد) اپنے زمانہ کے سب سے بڑے پاکباز اور خدا تعالی کے مقرب ثابت ہوئے ہیں (بشہادت اخبار مباہلہ) کیونکہ اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں اور حال ہی میں ایک تقریر میں موجودہ زمانہ کے علماء کے ذکر میں فرمایا کہ میں نے کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈال کر قرآن مجید کا کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو، بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کرلو، اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابلے میں آکر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔

(الفضل قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۷)

پیر کہے اور مرید تائید نہ کریں، ناممکن ہے۔ چنانچہ پیر صاحب کی تائید میں ایک مضمون الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں نکلا جس کے چند سوقیانہ الفاظ یہ تھے:

یہ کام (تفسیر نویسی) آسان نہیں ورنہ انور شاہ دیوبندی، مولوی ثناء اللہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر کبار کیوں صم بکم کے مصداق بن رہے ہیں۔

اس دعوت ثانیہ کی تحریک پر مولوی نور الہی گھرجاکھی کی ایک مرزائی دوست سے اس بارے میں مکاتبت ہوئی جس پر مجھے توجہ دلائی گئی تو میں نے ان کی چٹھی اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں درج کر کے نیچے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں۔ پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر بالمقابل تفسیر لکھئے۔

جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی، بلکہ انکار کر گئے۔

گزشتہ را صلوۃ۔ اب سہی۔

ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں، صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔بس۔

اس کے بعد اہل حدیث امرتسر ٦۔ ٢٧ جون ١٩٣٠ء میں بھی اسی مضمون کی یاددہانی کرائی گئی۔ اس پر الفضل قادیان ٢٢ جولائی ١٩٣٠ء میں ایک نوٹ نکلا:

چند روز ہوئے مولوی ثناءاللہ نے حضرت خلیفہ کے مقابلہ میں تفسیر نویسی پر آمادگی کا ذکر اپنے اخبار میں کیا تھا۔اس سلسلہ میں پرائیویٹ سکرٹری نے شملہ سے اطلاع ہے کہ پچھلے مضامین کے حوالے نکلوائے جارہے ہیں۔ انشاءاللہ جلد ہی مولوی صاحب کے مضمون کا جواب لکھا جائے گا۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں: لکھا جائے گا، کہ فقرہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اب ہم قادیان پر چوتھی مرتبہ فتح پائیں گے انشاءاللہ (١۔مرزا صاحب نے مجھے قادیان پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت دی میں جنوری ١٩٠٣ء میں قادیان پہنچا مرزا صاحب نہ نکلے۔ ایک فتح۔٢۔مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کا اشتہار دیا کہ مرزا اور مولوی ثناءاللہ میں جھوٹا پہلے مرے گا۔وہ مرگئے۔دوسری فتح۔٣۔مرزا صاحب کے مریدوں نے اس مضمون پر انعامی مباحثہ کرکے تین سو روپیہ ہم کو جزیہ دیا، تیسری فتح۔ انہی فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔ثناءاللہ)۔مگر اس اعلان کے بعد ایسے خاموش ہوئے کہ ہمیں خیال گذرا کہ قادیانی وعدہ بھی معشوقانہ وعدہ سے کم نہیں۔

مریدان باصفا اگرچہ اپنی صفائی میں انتہاء کو پہنچے ہوئے ہیں لیکن دفتروں میں یا شہروں اور دیہات میں فریق مخالف کی چھیڑ چھاڑ سے تنگ آکر اپنی آہ وبکا قصر خلافت میں بھیجتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو خلیفہ قادیان نے بڑی اہمیت سے سالانہ جلسہ قادیان میں ایک طویل تقریر کی جو بعد انتظار بسیار ٣١ جنوری ١٩٣١ء میں چھپ کر آئی جو درج ذیل ہے:

اس سال جب میں شملہ جانے لگا تو مجھے معلوم ہوا کہ مولوی ثناءاللہ نے بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔روانگی کے وقت وہ مضمون مجھے ملا۔شملہ میں چونکہ اور بہت کام تھا اس لئے اس مضمون کی طرف توجہ نہ کرسکا۔...

اب میں اصل بحث کو لیتا ہوں۔٧۔مارچ ١٩٣٠ء کے الفضل میں میرا ایک مکالمہ ایک غیر احمدی مولوی سے جو بڑے سیاح تھے اور انہوں نے دنیا کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بڑے حصہ کا چکر لگایا تھا شائع ہوا۔ آخر انہوں نے بیعت کر لی اور حیدر آباد جا کر فوت ہو گئے۔ انہوں نے مجھ سے کئی سوالات کئے تھے جس کے میں نے جواب دیئے اسی سلسلہ میں انہوں نے پوچھا کیا علماء اندھے ہیں جو ایسی واضح دلائل نہیں مانتے اس کے جواب میں میں جو کچھ کہا وہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۰ء میں ان الفاظ میں شائع ہوا ہے...

الفضل میں اس مکالمہ کے شائع ہونے پر غالباً بعض لوگوں کی تحریک پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے۔ گزشتہ را صلوۃ۔ اب سہی ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء)

(مرزا محمود احمد کا کہنا ہے کہ) اس تحریر سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں:

اول یہ کہ مولوی ثناء اللہ نے تفسیر نویسی کے متعلق میرا وہ چیلنج منظور کر لیا تھا جو میں نے دیوبندیوں کو دیا تھا۔ دوم یہ کہ باوجود ان کے قبول کر لینے کے میری طرف سے ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر دیا۔

پہلی بات کہ مولوی صاحب نے چیلنج منظور کر لیا تھا خود ان کی اپنی بات سے ہی رد ہو جاتی ہے۔ وہ چیلنج منظور نہیں کرتے بلکہ ایک نیا چیلنج دیتے ہیں۔ چنانچہ باوجود یہ لکھنے کے کہ ان کی طرف سے کوئی شرط نہیں پھر شرطیں پیش کرتے ہیں (ہم نے شرطوں کی نفی کی ہے شرط نہیں لگائی۔ ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم لے کر آجاؤ۔ اس بیان کو شرط کہنا قادیانی دماغ والوں کا کام ہے۔ ثناء) حالانکہ شرطیں پیش کرنے کا حق چیلنج دینے والے کا ہوتا ہے چیلنج منظور کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نہیں ہوتا۔ چیلنج منظور کرنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ معقول نہیں غلط ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کرتا ہوں....

مولوی صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ ان کو جواب نہ دیا گیا تھا اور ہماری طرف سے خاموشی رہی۔ یہ بھی درست نہیں۔ ان کو جواب دیا گیا تھا چنانچہ ۲۷۔اکتوبر ۱۹۲۵ء کے الفضل میں میری منظوری سے ایک مضمون شائع کیا گیا تھا... (آپ نے ہمارے انکار کہنے کا مطلب نہیں سمجھا۔ آپ نے ۲۷۔اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جو لکھا تھا اس کا جواب اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۵ء میں دیا گیا تھا جس کو الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء میں نقل کر کے وہ لکھا جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے، جس کا شروع،

بے شک سے ہے، ۔

اور خاتمہ: کیا مطلب،

پر ہے۔ اس عبارت سے ہر ایک دانا انکار بلکہ فرار ہی سمجھے گا۔ پس آپ کا ۲۷۔ اکتوبر کا حوالہ دے کر انکار سے انکار کرنا غلط ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) میرا اصل چیلنج جو اس وقت دیا گیا تھا اور جواب بھی قائم ہے ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے:

غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔ پھر ان کے مقابلے میں کم سے کم دگنے معارف قرآنیہ بیان کرونگا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔ اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھتے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔ اگر میں کم سے کم دگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں...

یہ وہ چیلنج ہے جو دیو بندی مولوی کو دیا گیا تھا جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں بھی دیو بند کا پڑھا ہوا ہوں، میں اسے منظور کرتا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ میں کہتا ہوں ترجمہ یا بے ترجمہ کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کی عقل میں اتنی کمی آ گئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے میرے متعدد مضامین اور کتابیں پڑھی ہوں گی مخالفین پر میری تحریروں کا رعب بھی جانتے ہیں (آپ کے پیغامی اسے نہیں مانتے ۔ثناءاللہ) مگر خیال کرتے ہیں کہ جب میرے ہاتھ میں بے ترجمہ قرآن آیا تو بس میں ان کے مقابلہ میں رہ جاؤنگا۔ گویا جو کچھ میری طرف سے شائع ہوتا ہے وہ مولوی صاحب لکھ کر مجھے بھیج دیا کرتے ہیں اور میں اپنی طرف سے اسے شائع کر دیتا ہوں۔

مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیے میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں ۔ اگر کوئی یہ دعوی کرے تو اس کے لئے ایسی بات پیش کر دینا جو اس کی ذاتی قابلیت کی نفی کرتی ہو اس کے دعوی کو رد کر سکتی ہے ۔مگر جو یہ کہتا ہو کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے تائید حاصل ہوتی ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی چیز پیش کرے جس میں خدا کی تائید شامل ہو...میں نے اردو میں ترجمہ کرنے کا چیلنج نہیں دیا

اب بتاتا ہوں کہ تفسیروں وغیرہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے

زیر بحث امر یہ تھا کہ تفسیر لکھنے والے کی تفسیر میں کچھ ایسے معارف ہوں جو پہلی کتابوں میں نہ ہوں مگر میں تفسیروں کا حافظ نہیں ہوں ۔ پھر ان تفسیروں کو دیکھے بغیر یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں بات ان میں آئی ہے یا نہیں (یہ تو ثالثوں کا کام ہے۔ ویسے بھی دنیا کی تمام تفاسیر قادیانی کتب خانے میں یا کسی بھی ایک کتب خانے میں موجود ہونے کا دعوی کسے ہوسکتا ہے۔اور اگر تمام کتب تفاسیر جمع کرنا ہوں تو ۱۹۲۵ء کے قادیان میں ایسا کرنے میں برسوں، بلکہ عشرے لگ جائیں گے۔ اور یہ ہے نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ ہر وقت یہ بہانہ رہے گا کہ ابھی فلاں فلاں تفسیر ہمارے پاس نہیں پہنچ سکی۔ بہاء)

اسی طرح کلید قرآن کی بھی ضرورت ہو گی کیونکہ میرا یہ دعوی نہیں کہ میں قرآن کریم کا حافظ ہوں اس لئے قرآن کی کلید کی ضرورت ہو گی۔ وہ مضمون جو میرے ذہن میں ہوتا ہے وہ دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا مگر ساری آیت مجھے یاد نہیں ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...مولوی صاحب نے یہ شرط لگائی ہے کہ تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں ۔مگر یہ صاف بات ہے اور ایسا ہی ہونا ضروری ہے ورنہ مثلاً قرآن کریم میں جو ذلك الكتا ب آیا ہے، میں کتاب کے معنی کپڑا لکھوں تو ہر شخص سمجھے گا کہ یہ غلط ہے ۔ پھراس شرط کے پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے (جن کے بڑے میاں دمشق کے معنی قادیان کر سکتے ہیں ان سے کیا تعجب کہ کتاب کے معنی کپڑے کے کردیں۔ثناء اللہ امرتسری)...

اگر علوم عربیہ کے خلاف کوئی بات ہوگی تو وہ تو فوراً رد ہو جائے گی..

مولوی صاحب کی تحریر میں ایک اور لطیفہ بھی ہے وہ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ اور کوئی کتاب پاس نہ ہو جس سے مراد ان کی تفاسیر ہیں اور دوسری طرف یہ شرط لگاتے ہیں کہ صرف سادہ قرآن یعنی بے ترجمہ قرآن ہو۔ گویا ان کے نزدیک اگر میرے پاس سادہ قرآن ہوا تو میں کچھ نہ لکھ سکوں گا کیونکہ قرآن کریم عربی میں ہے اور میں عربی نہیں جانتا لیکن ساتھ ان کے خیال میں میرے پاس رازی کی تفسیر نہیں ہونی چاہیے تا ایسا نہ ہو کہ میں اس کے مطالب چرالوں۔

مولوی صاحب کی اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ جب خدا کسی کی عقل مار دیتا ہے تو وہ عام بے وقوفوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے کیا کوئی شخص یہ خیال کرسکتا ہے کہ جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ رازی اور ابن حبان کے مطالب کو سمجھ لے گا اور ان کی تفاسیر سے مضمون چرائے گا۔ اگر مولوی صاحب کی عقل میں یہ بات آگئی ہے تو گو یہ انتہائی احمقانہ بات ہے میں یہ شرط اپنے چیلنج میں بڑھا دیتا ہوں کہ کوئی اردو کتاب نہ رکھنی ہوگی اور نہ ترجمہ والا قرآن ہوگا...

غرض اگر انہوں نے میرا چیلنج منظور کرلیا ہے تو آئیں معارف لکھیں ان کا خرچ ہم دیں گے۔ اب میں چند کی شرط بھی نہیں رکھتا۔ تمام کے تمام نکات ایسے ہوں گے جو کسی پہلی کتاب میں نہ ہوں گے ۔ اور ان تفسیروں میں تو یقیناً نہ ہوں گے جو پاس رکھی جائیں گے وہ صرف اس لئے رکھی جائیں گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ تا معلوم ہو کہ مفسرین نے کیا لکھا ہے تاہم ان کی لکھی ہوئی باتوں میں نہ پڑیں۔ (الفضل قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)۔

حضرت مولانا ثناءاللہ کہتے ہیں اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱: میاں محمود تفسیر نویسی کے وقت عربی تفسیریں اور کلید قرآن ساتھ رکھیں گے۔

۲۔ اور معارف جو بتائیں گے وہ اپنے باپ کی تحریرات سے بتاوینگے (دیکھوص ۱۷ کالم ۳۔

پہلے فقرے کا جواب تو خود مرزا صاحب متوفی کی تحریر سے ملتا ہے جو بوقت تفسیر نویسی جامہ تلاشی دینے اور لینے کی شرط لگا چکے ہیں۔ دوسرا فقرہ آپ کی اصل لیاقت کا کافی اظہار کرتا ہے۔ ایک طرف تو یہ تعلیٰ ہے کہ:

اللہ تعالی نے حضور (میاں محمود احمد قادیانی) کو قرآن کا ایسا علم عطا کیا ہے کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

کیا وہ علم یہی ہے کہ جو باوا جی نے کہا، بیٹا جی نے، درنقل چہ عقل، کہہ کر نقل کر دیا۔ ارے جناب آپ کے والد ماجد کے معارف کے نمونے تو ہم بھی رسالہ نکات مرزا میں دکھا چکے ہیں بلکہ ان معارف کی وجہ سے ہم اس شعر پر ایمان بھی لا چکے ہیں

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے فتنہ گر پہلے

کیسا افسوس کا مقام ہے کہ سالانہ جلسہ میں ہزاروں کے مجمع میں یہ تقریر کی پھر مہینہ بھر اس تقریر کو مانجھ کر شائع کیا جس میں دنیا بھر کے علماء اسلام کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا آخر بات نکلی تو یہ کہ:

میں معارف قرآنیہ بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔

مرزا صاحب کے مریدو! ہم تم سے یہ نہیں کہتے کہ تم مرزا صاحب کو چھوڑ دو یہ تو تمہاری مرضی پر موقوف ہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر ہاں یہ کہنا تو ہمارا حق ہے اور ماننا تمہارا فرض ہے کہ، خلیفہ قادیان کا دعوی قرآن دانی کا تھا، اس دعوی کا ثبوت ان کی لیاقت سے ہونا چاہیے۔

معاف رکھنا والد کی تفسیر کو اپنی لیاقت بتانا آریوں کے نیوگ کے مشابہ ہے

بعد اللتیا والتی۔ مختصر یہ کہ آپ سادہ قرآن لے کر میرے مقرر کردہ مقام بٹالہ میں یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے والد کے مقرر کردہ مقام لاہور میں آکر کسی محفوظ مکان میں بالمقابل عربی میں تفسیر لکھیں۔عربی میں نہ لکھ سکیں تو اردو بھی منظور کرسکتا ہوں۔کتاب کلید قرآن کی اجازت بھی دیدونگا بس اب زیادہ باتیں نہ کریں۔ایسا نہ ہو کہ مجھے یہ کہنے کا موقع ملے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

آپ کا بہی خواہ۔ابوالوفا ثناء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔۲۰ فروری ۱۹۳۱ء ص ۱۴۔ ۱۸)

وہی تفسیر نویسی کا ولولہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳۔۲۰ فروری ۱۹۳۱ء میں قادیانی خلیفہ کی بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک بسیط مضمون لکھا گیا تھا۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب متوفی کی شروط پر تفسیر لکھی جائے۔یعنی کوئی کتاب ساتھ نہ ہو، تفسیر عربی میں ہو، تفسیر میں وہ معارف بیان کئے جائیں جو پہلے کسی نے بیان نہ کئے ہوں۔وغیرہ

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) تو خاموش رہ سکتا ہے مگر مریدین نہیں رہنے دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ:

(ہمارا محمود احمد) دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا قوموں کا سردار کہلایا اور خاص و عام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اٹھا، شل ہوگیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا خود گر گیا۔اور ہر وہ جس نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا، نہایت بری طرح ذلیل و رسوا ہوکر رہا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا وہ آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے۔جنہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن تدابیر پر گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا۔ آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح کو مقدر کر دیا۔ اور آج وہ دن ہے جب کہ وہ اولوالعزم محمود شوکت وظفر کا جھنڈا لئے بصد عزوشان خلیفہ مانا جاتا ہے۔ خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی اور کو بھی ملے۔ قدرت خداوندی نے سب کو نیچے گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا۔ (الفضل قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۷)

ہم اس کے جواب میں کیوں بولیں کیونکہ یہ سب اشارات لاہوری پارٹی کی طرف ہیں۔ چنانچہ آگے اس کا نام بھی آجاتا ہے ہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

اس لئے مریدوں کی تحریک سے خلیفہ قادیانی متحرک ہوئے۔ مگر حرکت ایسی کی کہ اس سے سکون اچھا تھا۔ اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جس میں نہ ہاں کا پتہ چلتا ہے، نہ ناں کا۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

آپ کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں:

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ مولوی ثناء اللہ سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسّہ ا لا المطھّرو ن دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے؛

کسی شخص کا کسی دوسرے سے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الٰہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ موید من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔

پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا یا میرا انہیں دینا محض حماقت ہوگا، جب تک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعویٰ نہ ہو کہ وہ خدا تعالی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے۔اور مجھے یہ دعوی نہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے ایسا دعوی نہیں ہے۔

پس جس امر میں ہم میں سے کوئی اپنے مؤید من اللہ ہونے کا مدعی نہیں اس میں مقابلہ سوائے پہلوانی کے اور کیا معنی رکھتا ہے۔

اور مولوی صاحب اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں، میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں اور صرف ایسے ہی مقابلے کے لئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔

لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ کرنے کا دعوی ہے تو وہ یہ چیلنج شائع کر دیں کہ خدا تعالی کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جس کی نظیر اس دنیا میں موجود نہیں یا قرآن کریم کے اردو ترجمہ کے لئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر ان کی فرعونیت کے لئے خدا تعالی کے فضل سے ایک موسی ضرور کھڑا ہو جائے۔اور شائد اس میں خدا تعالی کوئی نیا نشان ہی دکھا دے۔خاکسار میرزا محمود احمد۔

اس ساری عبارت کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب عربی میں تفسیر لکھنا نہیں چاہتے۔ بہت خوب! ہم بھی آپ کو عربی نویسی کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ آپ اردو میں لکھیں۔مگر لکھیں گے کیا؟ وہی جو والد صاحب مکرم آیات قرآنیہ میں تحریف کر گئے ہیں آپ اس تحریف کی تشریح کریں گے۔ چنانچہ الفضل مذکور میں اڈیٹر کے نوٹ، جس کی خلیفہ نے تصدیق کی ہے، کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود کے معارف

سمجھ میں نہیں آتا اس قدر جہالت کے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرنا جو حضرت مسیح موعود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے لکھے ہیں معمولی بات ہوگی۔لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے کہ مرزا محمود ان حقائق اور معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں وہ بجائے خود فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام رکھنے کا ثبوت ہے۔اگر یہ کوئی آسان بات ہوتی تو غیر مبایعین کے امیر صاحب جنہیں، حضرت مرزا صاحب کے علوم کا وارث۔ ہونے کا دعوی بھی ہے کیوں نہ حضرت مسیح موعود کی سنت پر عمل کر کے مخالفین کو معارف قرآن میں مقابلہ کرنے کا چیلنج دیتے۔کیا مولوی صاحب نے ان کی طرف سے کبھی چیلنج سنا ہے۔ان کا چیلنج دینا تو الگ رہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (محمود) خود ان کو چیلنج دے چکے ہیں جسے آج تک منظور کرنے کی انہیں ہمت نہیں ہوئی۔پس وہ معارف جن کا اشارہ مرزا صاحب کی کتب میں پایا ہے انہیں تفصیل وتشریح کے ساتھ بیان کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ مرزا صاحب کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔(الفضل قادیان ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

اب بھی کسی کو خیال ہو کہ قادیان میں علم، خاص کر علم مناظرہ ہے تو وہ اس اقتباس کو پڑھ کر اپنے خیال کی اصلاح کر لے۔

اے جناب! مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے معارف کی تشریح کر کے ان کا جانشین ثابت کرنے کا موقع وہ ہے جب آپ کا مقابلہ لاہوری مرزائیوں سے ہو۔ چنانچہ آپ نے ان پر چوٹ بھی کی ہے۔ہمارے سامنے اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے تفسیر نویسی کرنا بالکل بے کار ہے۔

لیجئے ہم آپ کو ان کا قائم مقام اور جانشین ہونے کا اعلان کئے دیتے ہیں۔کیا ہم آپ کے سوا عبدالبہاء کو بہاء اللہ کا قائم مقام نہیں مانتے؟ ایسا ہی آپ کو مانتے ہیں۔

ناظرین غور سے پڑھیئے اس مقابلہ کی انتہاء یہ ہے۔

خلیفہ قادیان ہمارے سامنے معارف مرزائیہ کی تشریح فرمائیں گے اور ہم براہ راست قرآن سے معارف بتائیں گے۔یعنی خلیفہ اپنی لیاقت سے معارف قرآنیہ نہیں بتائیں گے بلکہ (بماتحت اصول نیوگ) والد ماجد کے بتائے ہوئے کو مشرح بتائیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گے۔اب سوال یہ ہے کہ آپ کے والد کے معارف کو جب ہم تحریفات قرآنیہ کا نام رکھتے ہیں تو آپ کی تشریحات کا نام کیا رکھیں گے۔

ناظرین !ذرہ ٹھہریئے ہم آپ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے معارف اور تشریح خلیفہ کی ایک مثال بتائیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکچر سیالکوٹ میں لکھا ہے۔

دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے۔(لیکچر سیالکوٹ۔ص ٦)

مرزا محمود احمد قادیانی نے اس کی تشریح میں لکھا ہے:

بعض نے غلطی سے مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔حالانکہ یہ تو ایک دور کا اندازہ ہے۔جس طرح سات دنوں کا ایک دور ہے، کیا آٹھویں دن قیامت آجایا کرتی ہے۔نہیں بلکہ ہر جمعہ کے ساتھ ساتھ ہی ہفتہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایک دور ہے۔

حضرت مرزا نے جس قیامت کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی ہے۔یہی وجہ ہے جہاں حضرت مرزا نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرما دیا کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہ ہوں جس کی نسل سے ہم ہیں۔اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں۔غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے۔

پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اس کے بعد قیامت بتاتے ہیں تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔اس سے مراد اس دنیا کی ایک نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہوگا اور آپ پہلے دور کے خاتمہ پر آئے ہیں۔

میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ مرزا صاحب اس دور کے خاتم اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا، اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جری اللہ فی حلل الا نبیاء۔اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح مرزا صاحب جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنیوالے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔(ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء ص ۴۹)۔

کیسی مرزائی منطق ہے اور کیسی اچھی تشریح ہے۔ ناظرین سن لیں کہ اس تشریح سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اس اینٹ کی طرح ہیں، جو دو دیواروں میں مشترک ہوتی ہے۔یعنی کونے کی اینٹ کی طرح۔ پہلے دور کے خاتم بھی آپ اور دوسرے دور کے بابا آدم بھی آپ۔

اب انبیاء کرام حضرات شیث، الیاس، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور سب سے آخر میں محمد ﷺ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔ غالباً ابھی تو شیث کا زمانہ ہے، بقول مرزا صاحب قادیانی چھیالیس صدیوں کے بعد اس دور کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوں گے۔ پھر ابھی سے ان کو کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں داخل کرنے کی کیا ضرورت۔

پس قادیانی امت کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس کلمہ اسلام کی ترمیم کرے۔ اور اس ترمیم کرنے میں ڈرے نہیں بلکہ صاف کہدے

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

ہم ایسے معارف سننے کے لئے خلیفہ سے مقابلہ کریں تو دانایان ملک ہم کو یہ نہ کہیں گے کہ آپ نے: کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مثال سچ کر دکھائی۔

احمدی دوستو! میں دیگر علماء کی طرح تمہارا بے قدر نہیں ہوں کہ تمہاری آواز کو، ہواء شتر، جان کر خاموش رہوں، بلکہ تمہارا قدر دان ہوں۔ پس سیدھے ہوکر چلو اور بٹالہ امرتسر یا لاہور میں آجاؤ، اور سادہ قرآن شریف لیکر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔

لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن و اردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھو، مگر وقت محدود ہوگا۔ تا سیہ روئے شود کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۹۔۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تتمہ قادیانی تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار

تفسیر نویسی کا چیلنج منظور اور خلیفہ قادیانی مفرور

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے حسب عادت پدری و ذاتی جلسہ قادیان میں اپنے مریدوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے تقریر میں اپنی تفسیر نویسی کے متعلق فرمایا:

مجھے بھی قرآن کریم کے ایسے معارف بتائے گئے ہیں جو کسی کو معلوم نہیں '

چونکہ جلسہ عام میں یہ اعلان کیا گیا ہے اسلئے اس کی حقیقت ہم کھولتے ہیں

بتاریخ یکم اگست ۱۹۰۰ء بڑے میاں مرزا غلام احمد نے پیر مہر علی صاحب گولڑوی اور دیگر علماء کو جن میں خاکسار (ثناء اللہ) بھی داخل تھا، تفسیر نویسی کے لئے لاہور بلایا۔ اس شرط پر کہ تفسیر عربی زبان میں لکھی جائیگی اور فریقین جامہ تلاشی دے کر خالی ہاتھ کمرہ میں داخل ہونگے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ہم سب لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا غلام احمد نہ آئے، اس عذر سے کہ مخالف مجھے مار دیں گے۔

اس کے بعد خلیفہ (محمود احمد) صاحب نے الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء میں علماء دیوبند کو قرآنی معارف نمائی کا چیلنج دیا۔ جس کے جواب میں ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا کہ ہم اس خدمت کو حاضر ہیں۔ سادہ قرآن لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر آمنے سامنے بیٹھ کر باپ کی مجوزہ شروط کے ماتحت تفسیر لکھو

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں خلیفہ (محمود احمد) صاحب نے یہ صورت منظور نہ کی۔ بلکہ کہا کہ انہیں کتابوں کی، خاص کر کلید قرآن کی بھی، ضرورت ہوگی۔ (الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)
ہم نے یہ صورت بھی منظور کر لی۔ مگر فریق ثانی خاموش رہا۔

اس کے بعد قادیان سے پھر آواز اٹھی کہ

حضرت امام جماعت (مرزا محمود احمد) کو اللہ تعالی نے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور (مرزا محمود احمد) بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء)۔

اس کی منظوری اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں ہم نے دیدی تھی۔ بعد ازاں ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو یاددہانی بھی کرائی گئی۔ آخر میں یہ کہہ کر خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے جان چھڑائی کہ

میرا یہ دعوی نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعوی ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ جاننے میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کے فیض سے سب دوسرے لوگوں سے بڑی ہوئی ہے۔ (الفضل قادیان۔ ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

غور فرمایئے کہ اس جماعت کی ابتداء شیر کی طرح اور انتہا گیدڑ کی مثل۔ نتیجہ سارے آن بان کا یہ ہوا کہ میاں محمود احمد ہمارے مقابلے میں وہ معارف پدری نقل کر دینگے جو ان کے والد بزرگوار نے لکھے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی حیثیت نہیں۔

باوجود اس کے تین سال بعد لائل پور (حال فیصل آباد پاکستان) میں (مرزا محمود احمد نے) ناواقفوں کے سامنے پھر ڈینگ ماری ہے کہ

'میں نے بارہا چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآنی میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ میں کوئی مامور نہیں۔ مگر کوئی بھی اس کے ماننے کو تیار نہیں ہوا۔

(الفضل قادیان ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۸)

قادیانی ممبرو! خدا لگتی کہو کہ ہم نے جواب میں فوراً ہی نہیں کہا تھا کہ سادہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آجاؤ۔ پھر تم کیوں نہ آئے؟ تم نے اس کے جواب میں کیا کہا تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھا چلو اب کیا حرج ہے ؟ مرزا مرا یا سارنگی ٹوٹی۔اب بھی آجایئے۔ہم سادہ قرآن لیکر پہنچ جائیں گے۔آپ کو اجازت ہے جو کتاب چاہیں حتی کہ کلید قرآن بھی ساتھ لے آئیں۔ بٹالہ میں آئیں۔ یا امرتسر میں۔ جہاں آپ کو آسانی ہو، تشریف لے آئیں۔

انصاف یہ ہے جسے آپ کے سوا تمام سمجھ دار سمجھ سکتے ہیں کہ تفسیر نویسی سے ہمارا اور آپ کا اصلی اختلاف نہیں مٹ سکتا۔اس سے تو اتنا معلوم ہوسکتا ہے (وہ بھی کسی مسلمہ منصف کے فیصلے کے بعد) کہ ایک فریق تفسیر اچھی لکھ سکتا ہے۔ اس سے مرزا صاحب متوفی کے دعوی مسیحیت موعودہ پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔اس پر اگر اثر ہے تو اس فیصلے کا ہے جس کو خود مدعی (مرزا غلام احمد) نے فیصلہ بلکہ 'آخری فیصلہ' قرار دیا ہوا ہے۔ اس لئے ضروری اور اشد ضروری ہے کہ بعد مقابلہ تفسیر نویسی کے 'آخری فیصلہ' پر ہمارے ساتھ آپ کی سیر کن بحث ہونے کے بعد مسلمہ منصف سے فیصلہ کرایا جائے۔ تا کہ روز کے اختلافات سے امت کو چین نصیب ہو۔کیا آپ منظور کریں گے ؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۳ ۔ ۴)

قادیان میں تفسیر نویسی کا بحران

قادیان سے کبھی یہ آواز نکلی تھی کہ ہم قرآن مجید کے معارف وحقائق ایسے جانتے ہیں جن کو اور کوئی نہیں جانتا،کوئی ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکے۔

ادھر سے جواب دیا گیا کہ: ہم ہے۔(مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ ہم تیار ہیں۔آ ؤ۔)

اس لئے کہ دوسرے علماء تو قادیان کے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کو قابل خطاب ہی نہ جانتے تھے، چھوٹے بھیئے (مرزا محمود احمد) کو کون پوچھتا۔مگر ہمیں تو قادیان سے خاص تعلق ہے کیونکہ ہم نے تو ان سے سہ صد روپیہ انعام بھی لیا ہوا ہے، جو کسی اور نے نہیں لیا۔ ہمارا یہ کہنا بالکل صحیح ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ہماری پہلی تیاری کے خاتمہ پر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک پرانے احمدی بابو عمر الدین شملوی نے خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کو دو مرتبہ رقعہ لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی آمادگی بابت تفسیر نویسی کا جواب دیجئے۔ مگر خلیفہ صاحب نے ایک ہی بات کہی کہ: ہم نے پی ہی نہیں۔

اس کے بعد قادیان میں پھر جوش اٹھا، تو ہم نے اہل حدیث امرتسر مورخہ یکم جون ۱۹۳۴ء میں پھر للکارا کہ خبردار! ہم جاگتے ہیں۔

بس اتنا کہنا تھا کہ چور بھاگ گیا۔

اب پھر ایک پکا احمدی تنخواہ حلال کرنے کو سامنے آیا چنانچہ لکھتا ہے اور خوب لکھتا ہے اور وہی لکھتا ہے جو ایک پکے احمدی کے شایان شان ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

> مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو تلبیس اور باطل آرائی میں اس درجہ کمال حاصل ہے کہ یہودیوں میں بھی شاید ہی اس کی کوئی نظیر مل سکے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) یا آپ کے خدام میں سے کسی کے مقابلہ پر آنے کی آج تک آپ کو کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن شہرت پسندی اور جاہ طلبی آپ کو نچلا بھی نہیں بیٹھنے دیتی۔ اس لئے ہر معاملہ میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑا لیتے ہیں۔ مگر جب اظہار حقیقت کا وقت آتا ہے، تو نہایت ہوشیاری اور اور کمال عیاری کے ساتھ پہلو بچا کر نکل جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ابتدائی شوراشوری کو دیکھنے والا جب انتہائی بے نمکی کا مشاہدہ کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔ (الفضل ۵ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۵)

ہمارے خیال میں ایک فقرہ راقم مضمون سے رہ گیا ہے، اگر وہ لکھ دیتا تو ساری عبارت مزین ہو جاتی اور وہ تھا بھی بالکل صحیح، یعنی:

مولوی ثناء اللہ مقابلہ سے بھاگتا ہے تو سیدھا قادیان جا پہنچتا ہے

ناظرین! تکلیف کر کے یکم جون ۱۹۳۴ء کا اخبار اہل حدیث امرتسر ملاحظہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں۔اس میں ہم نے کیا کمی رکھی ہے۔صاف لکھا ہے کہ بلا شرط چلے آؤ۔جو کتاب چاہو ساتھ لے آؤ۔ہاں، آخری فیصلہ، پر گفتگو کرنے کی منظوری طلب کی تھی۔پس اگر خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) خود کہیں گے کہ میں آپ سے بحث نہیں کر سکتا، تو ہم اس ضمیمہ کو چھوڑ دیں گے اور محض تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں گے۔

لیکن خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی تازہ تفسیر دیکھ کر ہمارے دل میں ایک ضروری شرط آئی ہے، وہ بھی اس لئے کہ فیصلہ ہو سکے۔ایسا نہ ہو کہ مقابلہ ادھورا رہ جائے۔وہ تفسیر آپ کی اس قابل ہے کہ عربی اور فارسی اور ترکی وغیرہ اسلامی زبانوں میں ترجمہ کر کے اسلامی ممالک میں بھیج دی جائے کہ دیکھئے ہمارے ہندوستان میں ایسے ایسے بلند پایہ مفسر ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر میں ایسے نکات بتاتے ہیں کہ جو بقول نواب محسن الملک مرحوم، خدا کو بھی معلوم نہیں (نواب محسن الملک نے سرسید احمد خان کو ایک خط میں لکھا تھا کہ آپ ایسی تفسیر کرتے ہیں جو خدا کو بھی معلوم نہیں، (یعنی غلط)۔ یہاں اس کی طرف اشارہ ہے۔ثناء اللہ امرتسری)

حضرات! خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) سے سوال ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو مردے زندہ ہونے کا سوال کیا تھا، اس کا کیا مطلب تھا۔خلیفہ صاحب نے جواب دیا اور کیا اچھا دیا:

> فرمایا، حضرت ابراہیمؑ کا ایمان تھا کہ خدا تعالیٰ احیاء موتی کر سکتا ہے مگر وہ اپنی اولاد کے متعلق یہ اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ اس پر بھی فضل ہوگا اور وہ بھی زندہ قوم بن سکے گی اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ تمہاری اولاد کو چار دفعہ زندہ کیا جائے گا۔اور چار بار اس پر خاص فضل نازل ہوگا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ایک دفعہ حضرت موسیٰ کے وقت۔دوسری دفعہ حضرت عیسیٰ کے وقت۔تیسری دفعہ رسول کریم ﷺ کے وقت۔اور چوتھی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت۔حضرت ابراہیم کی اولاد پر خدا تعالیٰ نے خاص فضل کیا چار پرندوں کی تمثیل سے یہی بات بتائی گئی تھی۔ (الفضل قادیان ۶ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۶)

ماشاء اللہ چشم بد دور۔اس تفسیر پر مفصل ریمارک تو لاہوری پیغامی کریں گے، ہمیں تو صرف یہ پوچھنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی برلاسی، حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم کی اولاد کب سے بنے ہیں۔ یہ تو برلاس مغل کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جو ایڈریس وائسرائے کو احمدیوں نے دیا ہے اس میں مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ کو برلاس مغل کی اولاد سے بتایا ہے۔ لیکن آج وہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے بنے جاتے ہیں، حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود آپ ابراہیم بنتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اگر اولاد ابراہیم سے مراد امت محمد یہ پنجابیہ ہے جن کی طرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مبعوث ہوئے ہیں تو کیا پنجابی قوم حضرت ابراہیم کی اولاد ہے؟ کہتے ہوئے ذرا عقل وحیا سے کام لیا کرو۔ مگر چونکہ حاشیہ نشینان وظیفہ خوار ہیں، کسی کی مجال نہیں کہ چوں کرے ورنہ تنخواہ بند اور مکان ضبط، ففروا۔ اس لئے وہ اس خودغرضانہ نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہیں:

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

ناظرین کرام! اس قسم کی اعجب العجائب تفسیر کے مصنف کی قدر کرنے والا اگر کوئی نہ ہوا، تو بے قدری میں کیا لطف آئے گا اس لئے تفسیر نویسی کی صحت اور عمدگی کے فیصلے کے لئے کوئی غیر جانبدار عربی دان منصف ہونا چاہیے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

کیا اب بھی قادیان کے وظیفہ خوار ہم کو فراری قرار دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۷ ص ۷۔۸)

قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اصحاب کا قدیمی شیوہ ہے کہ وہ ہزارہا انسانوں کی موجودگی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاروں شانے چت گرنے کے باوجود اٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ :

ہمارا گرنا کیا معنی، کشتی ہی نہیں ہوئی۔

اور اگر چاروں طرف کی لعنت ملامت سے مرعوب و شرمندہ ہو کر اقرار بھی کریں گے، تو فتح اپنی ہی ظاہر کریں گے۔

ان کے اعلیٰ حضرت (مرزا قادیانی) بھی تمام عمر اسی روش پر گامزن رہے۔ کوئی ایک دو نہیں دس بیس بار چھوڑ ہزار دفعہ مرزا جی کی کسی بات کی مکمل و مدلل و معقول و مسکت تردید کرنے کے مرزا غلام احمد صاحب بار بار اپنی اس دلیل کو دہراتے جاتے تھے وہ بھی اس شان میں کہ :

آج تک ہماری اس بات کو رد کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہیں پڑی

اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین پر واضح ہے کہ قادیان سے جب کبھی مقابلہ جوئی کی صدا بلند ہوئی، اہل حدیث نے فوراً لبیک کہا۔ مگر خدا جانے اہل حدیث امرتسر کی آواز میں کونسا کذب سوز جادو بھرا ہے کہ اس کے بلند ہوتے ہی قادیانی گروہ اموات غیر احیا کا بہروپ بھر لیتا ہے۔

منجملہ بیسیوں امور متنازعہ کے تفسیر نویسی کے معاملہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ قادیان سے ہر سال دو سال بعد علماء اسلام کے تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج شائع ہوتا ہے مگر جب ادھر سے آمادگی کا اعلان سنتے ہیں، وہیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے یجعلون اصابعهم فی آذانهم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر هل من مبارز کے نعرے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۱۹۲۵ء میں قادیانی اخبار الفضل نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو ہمارے خلیفہ کے بالمقابل تفسیر نویسی کے جوہر دکھا سکے؟

اس کے جواب میں ادھر سے جب آمادگی کا اظہار ہوا تو قادیانی صاحب .... جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔

اس کے بعد ۱۹۳۰ء میں بولے اور ہزاروں کے مجمع میں بہزار فخر و مباہات بڑی آن بان کے ساتھ بولے (الفضل ۸، ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء۔ ص ۵، ۱۵)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولانا فاتح قادیان نے اس کے جواب میں بلا کسی بے جا تعلّی کے سادہ الفاظ میں یہ شریفانہ نوٹ لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے (کئی دفعہ) چیلنج دیا اور (ہر بار) ہم نے لکھا کہ بسم اللہ تشریف لائیے بالمقابل تفسیر لکھئے،
جواب میں (قادیانیوں کی طرف سے) آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے۔
گذشتہ را صلوۃ۔ اب سہی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ سادہ قرآن، کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں اور بس

(اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء)

میاں محمود احمد نے اس پر یہ جواب لکھا کہ:

میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)
میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں
(الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

ناظرین غور فرمائیں جو شخص علوم عربیہ سے کورا ہوگا، وہ قرآن پاک کی تفسیر کیا خاک کرے گا۔ ہاں اپنے والد (مرزا غلام احمد) صاحب کی طرح الحمد لله بمعنی غلام احمد، مالك يوم الدين بمعنی قادیانی خلافت کا زمانہ بتاوے تو ہوسکتا ہے۔
سائیں بلھے شاہ نے سچ فرمایا:

باہجوں علموں کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب نے اپنے دیگر مضامین میں گل کھلائے وہ ان کی علمیت کا واضح ثبوت ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:

اول تو میں تفسیر اردو زبان میں کرونگا، عربی دانی کا میرا دعویٰ نہیں۔
دوم عربی اور اردو تفاسیر میدان مقابلہ میں اپنے پاس رکھ کر تفسیر لکھونگا۔
کلید قرآن بھی ساتھ رکھوں گا اس پر مزید یہ کہ تفسیر بھی وہ کرونگا جو میرے ابا جان اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں۔ وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ نے لکھا کہ میاں عقل کی بات کرو۔ تفسیر دانی کا دعوی کرتے ہو، اور بوقت مقابلہ اپنے باوا صاحب کی تحریفات (دمشق بمعنی قادیان وغیرہ) کے ناقہ کی حیثیت اختیار کرتے ہو۔ گستاخی معاف، والد کی تفسیر کو اپنا نا آریوں کے مشہور مسئلہ کے مشابہ ہے۔

سنو صاحب! اگر تمہیں علوم قرآنیہ سے ذرہ بھر بھی مس ہے تو باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں ہر طرح کی سہولت دینے کو تیار ہوں۔ تم کہتے ہو میں عربی کا بڑا عالم نہیں ہوں، چلو تمہیں اجازت ہے کہ اردو ہی میں لکھ لینا۔ تم تفسیرات ساتھ رکھنا چاہتے ہو، جاؤ رکھ لینا۔ کلید قرآن رکھنے کی بھی اجازت ہے اور:

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے۔

(مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۲ء ص ۲۴۔۳۰)

اس تحریر کے بعد قادیانیوں پر کچھ ایسی اوس پڑی کہ گذشتہ کئی سال بالکل امن وامان سے گزر گئے۔ ہم قادیانی بزرگوں کی اس خلاف معمول خاموشی کو ان کی شرافت اور عادت پر محمول کر کے اندازہ لگا بیٹھے تھے کہ اب قادیانی اصحاب راہ راست پر آتے جا رہے ہیں، مگر ناگہاں اخبار الفضل یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کے ایک مضمون نے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ آہ:

رہا ٹیڑھا مثال موئے گیسو
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ناظرین سابقہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر قادیانی الفاظ پڑھیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:

آپ (خلیفہ قادیان) نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبایعین (لاہوری احمدیوں) کو چیلنج دیا کہ ...آؤ میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو...مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کیلئے نہ اٹھا۔

ناظرین ان سطور کو پڑھ کر قادیانی ادا کی داد دیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کیا ہی سچ فرمایا ہے:

جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! ان چالوں سے کب تک اپنے ہم نواؤں کو اندھیرے میں رکھ سکو گے۔ سنو وہ دن دور نہیں جب کہ حسب فرمان الٰہی یوم تبلی السرائر جھوٹ بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ فاتقوا الله ثم اتقوا الله

بالآخر مجھے مولانا فاتح قادیان کی ذات بابرکات سے پوری امید ہے کہ آپ اب کی دفعہ بھی مثل سابق قادیانیوں غلط بیانیوں کو طشت از بام کرنے کے لئے قادیانی چیلنج کی کھلے الفاظ میں منظوری دیتے ہوئے خلیفہ قادیان کو میدان میں نکلنے کے لئے مجبور کر دیں گے۔ واللہ الموفق

مولانا ثناء اللہ امرتسری آخر میں یہ نوٹ لکھتے ہیں:

بے شک بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں:

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۷ھ جلد ۳۶ نمبر ۴ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان کا چیلنج تفسیر نویسی

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳۔ اپریل ۱۹۴۴ء سے معلوم ہوا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے دہلی کے جلسہ میں علماء اسلام کو اپنے مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا ہے۔ ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ان کا یہ چیلنج نیا نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے آپ کے والد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں علماء اسلام کو عموماً اور پیر مہر علی شاہ مرحوم ساکن گولڑہ (راولپنڈی) اور مجھ خاکسار کو خصوصاً تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا مگر جب میں اور دیگر علماء مقررہ تاریخ کو لاہور پہنچ گئے تو آپ قادیان سے نہ نکلے۔

اس کے بعد ۱۹۲۵ء میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے باپ (مرزا غلام احمد) کی ریس میں علماء اسلام کو چیلنج دیا۔ اس کے جواب میں ہم نے صاف لکھ دیا کہ ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک آپ سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں جو آپ سے قریب ہے، آجائیں اور میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ ترجمہ والا قرآن شریف بھی ہاتھ میں نہ ہو، اور کوئی تفسیر بھی ساتھ نہ ہو اور تفسیر عربی زبان میں لکھی جائے۔

اس کے جواب میں آپ نے لکھا تھا میں کوئی عربی دان عالم نہیں ہوں۔ میں تو کلید قرآن بھی ساتھ رکھوں گا اور تفسیر بھی رکھوں گا پھر اپنے والد ماجد (مسیح موعود مرزا) کے لکھے ہوئے نکات بتاؤں گا۔

اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ والد کے بتائے ہوئے نکات لکھنا اور ان کو اپنی لیاقت کا ثبوت بنانا (معاف کیجئے) آریوں کے نیوگ کے مشابہ ہے۔

یہ سلسلہ کلام جولائی ۱۹۲۵ء سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء تک جاری رہا۔ اسی عرصہ میں بعض مخلص احمدیوں (بابو عمر دین وغیرہ) نے خلیفہ قادیان کو غیرت بھی دلائی۔ جلسہ سالانہ میں ایک رقعہ بھی دیا کہ آپ اس امر کا ذکر بھی کریں کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کو جو چیلنج دیا تھا اسکا انجام کیا ہوا۔ مگر آپ اس پر بھی خاموش رہے۔ کیوں:

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آگئی

اس سارے مکالمے کی روئیداد مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۲ء میں درج ہے۔ شائقین اس کا ملاحظہ کر کے صحیح رائے قائم کریں۔ دوبارہ اب جو خلیفہ قادیان نے علماء اسلام کو عام طور پر چیلنج دیا ہے سب سے پہلے ہم اس کی قبولیت میں سبقت کرتے ہیں۔ کیوں

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

پس خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور ان کے مریدین سن رکھیں۔ ہم اس چیلنج کی قبولیت میں بہ شروط سبقت کرتے ہیں:

اول: اپنے والد یا کسی اور مصنف کے بتائے ہوئے نکات نقل نہیں کرنے ہونگے کیونکہ مرزا قادیانی کے نکات بیان کر دینے میں کون سا کمال ہے یہ تو ہر ایک مرزائی کرسکتا ہے اور اس میں نیوگ کا اشتباہ بھی ہے۔

دوم: اس مقابلہ میں لکھی ہوئی تفسیروں کی صحت کے کیلئے کوئی غیر جانبدار منصف ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوم: اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں کوئی فریق غالب آجائے (میں یا آپ) تو اس کے مذہبی عقیدے پر اثر نہیں پہنچ سکتا۔ مثلاً میں غالب آ گیا تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میرا مذہبی عقیدہ قادیانی صحیح ہے یہ کمزوری میری علمی کمزوری ہے عقیدہ کی نہیں۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس مقابلے کے بعد آپ کے عقیدہ کے بنیادی پتھر پر بھی بحث کی جائے، وہ ہے مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت موعودہ کا موضوع۔

اس موضوع پر اچھی بسیط بحث ہونی چاہیے اور اس کے لئے بھی کوئی ذی فہم اور ذی علم منصف مقرر ہونا چاہیے۔ میری رائے میں اس بحث کے لئے کوئی ایسا شخص منصف ہو جو ہائی کورٹ کا جج یا سیشن جج رہ چکا ہو یا اتنی قابلیت رکھتا ہو۔

ارخاء عنان۔ اگر مسیحیت موعودہ پر بحث کرنا آپ کو ناگوار یا مشکل معلوم ہوتا ہو تو آپ اپنے مصلح موعود ہونے پر بحث کر لیں۔ ہم اس کے ابطال کے لئے بھی تیار ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ہم ٹھوس کام کرنا چاہتے ہیں جس سے ہمارے اور آپ کے مذہبی اختلاف میں فیصلہ ہو سکے اور کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق نہ ہو۔ پس آپ تیار ہو کر اور ہوش سنبھال کر آئیے اور میں آپ کو اعلان کر دوں تو بے جا نہ ہو گا

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۴۴ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۸ ص ۴)

قادیانی تفسیر نویسی

قادیانی تحریک کے بانی اور ان کے اتباع میں یہ کمال ہے کہ وہ شکست پر شکست کھا کر بھی دل برداشتہ نہیں ہوتے، یا دل برداشتگی ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ جس کی مثالیں ان کی تحریک میں بکثرت ملتی ہیں۔ مثلاً ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی متعلق جو پیش گوئی تھی کہ ۱۵ ماہ میں مر جائے گا، جب وہ میعاد کے اندر نہ مرا، تو مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب مردمیدان بن کر کھڑے ہو گئے اور اپنی بات منوانے کے لئے وہی عذر کیا جو متنبّی نے اپنی محبوبہ سعاد کی طرف سے وعدہ خلافی ہونے پر کیا تھا

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

محبوبہ وعدہ خلافی کرے تو خلاف نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدہ میں یہ داخل تھا کہ پورا نہ کرے گی

اسی طرح قادیانی مرزا جی نے کہا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم دل میں ڈر گیا ہے (وغیرہ) اس لئے نہیں مرا۔

اسی طرح جب محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا، تو کہہ دیا کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

محمدی بیگم کا خاوند مرزا سلطان محمد میعاد کے اندر فوت نہ ہوا تو کہہ دیا اس نے بھی مرزا غلام احمد صاحب کو بزرگ سمجھ لیا، اس لئے بچ گیا۔

اسی طرح کئی ایک واقعات ہیں جن کی بابت جب ان کو یقین ہوا کہ پبلک کی یاد سے نکل گئے ہیں تو آئیں بائیں کر کے خاموش کرنے کی کوشش کی۔

آج ہم جس واقعہ کا ذکر کرنے کو ہیں وہ بالکل چراغ بکف داشتہ کی مثال ہے۔ اخبار الفضل مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء نے خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی تفسیر نویسی کے متعلق ایک ڈینگ بلکہ ڈانگ ماری ہے کہ

> حضرت امیر المومنین خلیفہ قادیان ن ے اپنے مخالفین کو بارہا یہ چیلنج دیا ہے کہ معارف قرآنی بیان کرنے کو میدان میں میرے مقابلہ میں آئیں۔ مگر آج تک کسی کو سیدھی راہ سے یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی
>
> (الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۵)

یہ دعوی ایسا سفید جھوٹ ہے کہ عرب کا مشہور و معروف کاذب جس کا نام عرقوب تھا، اس کو یہ بھی نہیں سوجھا تھا اور جس کی بابت شاعر نے کہا ہے

كانت مواعيد عرقوب لها مثلا

اس کے جواب میں گذشتہ واقعات پیش کرنا ہم کافی سمجھتے ہیں۔ جس طرح قادیانی گروہ اخفاء حق میں خاص ملکہ رکھتا ہے ہم بھی اظہار حق میں بفضلہٖ تعالی کمال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں ۔پس ناظرین عموماً اور قادیانی اتباع خصوصاً غور سے سنیں۔

۱۹۲۵ء میں خلیفہ قادیانی (مرزامحمود احمد) نے تفسیر نویسی کا علمائے اسلام کو چیلنج دیا جس کو مدیر اہل حدیث نے یہ کہتے ہوئے کہ

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

بآواز بلند قبول کیا۔اس کے بعد بمرّات وکرّات ادھر اودھر سے مضامین نکلتے رہے یہاں تک کہ خلیفہ قادیان (مرزامحمود احمد) نے اپنی بے بضاعتی اور عدم لیاقتی کا اظہار ان لفظوں میں کیا کہ

میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں میں تفسیروں کو بھی دیکھوں گا۔نجوم الفرقان بھی پاس رکھوں گا۔وغیرہ

آخر یہاں تک اعتراف کر گئے کہ میں معارف قرآنیہ اپنے والد کے بتائے ہوئے بیان کروں گا۔چنانچہ الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء میں مرقوم ہے:

غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔پھر میں ان کے مقابلہ پر کم سے کم دوگنے معارف قرآنیہ بیان کروں گا۔یعنی جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں ۔ وہ ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے ۔اگر میں کم سے کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں۔

(الفضل قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)

بس یہ ہوا تھا انجام اس چیلنج کا جس کا نقشہ کسی شاعر نے اس شعر میں کھینچا ہے

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

باوجود اس کے الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء میں یہ کہنا کہ تفسیر نویسی کے چیلنج کو کسی نے قبول نہ کیا، قادیانی محاورے میں کچھ معنی رکھتا ہوگا مگر عام محاورے میں سفید جھوٹ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو! ہم سے پوچھوتو ہم تم کو اس کا جواب سکھا دیتے ہیں۔ صاف لکھ دو کہ ہم تو خلیفہ جی کی بات کو کبھی گرنے نہیں دیں گے۔ کیوں

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جائے
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جائے

قادیانی ممبرو! خلیفہ کو تفسیر نویسی کے لئے جامع مسجد بٹالہ میں سامنے لاؤ۔ سادہ قرآن ایک ہاتھ میں اور کاغذ وقلم دوسرے ہاتھ میں لے کر بالمقابل دس دس قدم کے فاصلہ پر بیٹھ جائیں۔ اس قدر فاصلہ کو کوئی مشیر یا مددگار نہ ہو۔ اور جو تفسیر ہم دونوں لکھیں وہ علوم عربیہ کے ماتحت ہو۔ پھر دیکھا جائے گا کہ کون تفسیر لکھتا ہے اور کون تحریف کرتا ہے

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۸ ص ۴۔۵)

قادیانی تفسیر نویسی کا ڈھونگ

بت کریں آرزو خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی

مرزا غلام احمد قادیانی نے علماء کو چیلنج دیا تھا کہ میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر نویسی کیجئے۔ جن علماء کو آپ نے مخاطب کیا تھا، ان میں خاکسار بھی ایک تھا، مگر اول مخاطب پیر مہر علی شاہ مرحوم گولڑہ والے تھے۔ میدان مقابلہ مع تاریخ لاہور مقررہ ہوا۔ پیر صاحب موصوف تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچ گئے مگر حضرت مرزا صاحب جن کا دعوی تھا

الا اننی فی کل حرب غالب (میں ہر مقابلے میں غالب رہونگا)،
بغرض مقابلہ تاریخ مقررہ پر لاہور نہ پہنچے۔

اہل اسلام نے شاہی مسجد میں جلسہ کر کے حالات پبلک کو سنا دیئے۔

بحکم الولد سر لابیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فرزند میاں محمود احمد نے بھی علماء کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ یہ سمجھ کر کہ چیلنج دینے میں کیا حرج ہے آخر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے مرید بات تو وہی مانیں گے جو ہم کہیں گے کیونکہ وہ تو اپنے عقیدہ کے ایسے پکے ہیں کہ ان کا قول ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

بڑے میاں تو خیر کم وبیش عربی جانتے تھے چھوٹے میاں سبحان اللہ، عربی تو کجا انٹرنس تک ہر ایک جماعت میں فیل ہوتے رہے (لیکچر لائل پور)۔ آخر کار یہ کہتے ہوئے تعلیم ختم کردی

یہ تو قسمت کہاں تھی کہ کروں کسب کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا

یہ ابا جی سے بھی بڑھ گئے۔ میرے ساتھ ہی اپنے سگے بھائی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو بھی بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ انہوں نے کیا جواب دیا، یہ تو وہی بتائیں گے، میں نے تو صاف لفظوں میں چیلنج قبول کیا۔ چنانچہ پرانے حوالے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۰ نومبر میں شائع کر چکا ہوں۔ ناظرین انہیں غور سے پڑھیں۔ ان کے جواب میں الفضل کے نامہ نگار نے الفضل ۸ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ایک نوٹ درج کرایا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے چیلنج منظور کیا مگر سیدھی راہ سے نہیں۔ سیدھی راہ سے ان کی مراد یہ تھی اور اب بھی ہے کہ میاں محمود احمد کتب لغت اور نجوم الفرقان و سابقہ تفسیریں بھی ساتھ رکھیں گے، مولوی ثناء اللہ نے ان باتوں سے انکار کر کے گویا سیدھی راہ سے چیلنج قبول نہیں کیا۔

حکماء کا قول ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے آدمی کو بہت سے جھوٹوں کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ میں انہی دنوں کا ایک حوالہ پیش کر دیتا ہوں جن دنوں میاں محمود احمد صاحب کو تفسیر نویسی کا شوق ہوا تھا اور آپ نے اپنے کمال علم اور لیاقت کا اظہار کرنے کو یہ لکھا تھا میرا دعوی یہ نہیں کہ میں عربی میں ماہر ہوں یا میں ایسا ہوں ویسا ہوں اس لئے میں کتب لغت اور نجوم الفرقان و کتب تفسیر بھی ساتھ رکھوں گا۔ میں نے مرزا محمود احمد کو دروازے تک پہنچانے کے لئے آخری نوٹ جو لکھا وہ ناظرین کے لئے عموماً اور قادیانیوں کے لئے خصوصاً قابل دید اور لائق غور ہے۔ وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نوٹ یہ ہے:

پس اے احمدی دوستو! سن رکھو ہم اور علماء کی طرح تمہارے بے قدر نہیں کہ تمہاری آواز کو ہواء شتر جان کر خاموش رہیں بلکہ تمہارے دل سے قدر دان ہیں۔ پس سیدھے ہو کر چلو اور بٹالہ، امرتسر یا لاہور میں آ جاؤ اور سادہ قرآن شریف لے کر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔ لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن عربی اور اردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھ لو۔ مگر وقت محدود ہو گا،

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(مرقع قادیانی جنوری ۱۹۳۲ء ص ۳۰)

قادیانی ممبرو! سنتے ہو اور جانتے بھی ہو، میں کون ہوں؟

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ وہ نکات اور معارف جو فریقین بتائیں گے لغت عرب کے ماتحت ہوں گے۔ ایسا نہیں کہ مولوی عبدالرب دہلوی کے وعظ کی طرح ہوں (مولانا احمد حسن کان پوری مرحوم جو استاد منطق تھے صدرا، یا قاضی مبارک وغیرہ میں جہاں کہ سبق آسان آتا فرماتے جلدی چلو آج مولوی عبدالرب کا وعظ ہے۔ ہم پوچھتے کہ حضرت اس مثال کے کیا معنی۔ فرماتے مولوی صاحب مرحوم کا وعظ یہ ہوتا تھا کہ فالعادیات ضبحا کا مطلب ہے محرم کا حلوہ پکایا کرو۔ مجھے یقین ہے کہ خلیفہ قادیان کے معارف و نکات بھی ایسے ہی ہوں گے جن کا نمونہ ان کی تفسیر کی جلد اول میں ملتا ہے جو بالکل اس شعر کا مصدق ہے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها) و العادیات ضبحا کا نکتہ معرفت یہ ہے کہ محرم کا حلوہ پکایا کرو۔ پس اس شرط کو ملحوظ رکھ کر آؤ اور جلدی آؤ، مگر میں کہے دیتا ہوں کہ نہیں آؤ گے اور ہرگز نہیں آؤ گے۔ کیوں

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۲ نمبر ۵۱ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عجائبات مرزا

علماء کرام کی آراء زریں بر رسالہ عجائبات مرزا

مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

رسالہ عجائبات مرزا جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان نے تقریظ کے لئے ارسال فرمایا۔ مولانا ممدوح کی ذات گرامی تعارف کی محتاج نہیں وہ ملک ہندوستان میں بے مثل جامع عالم ومناظر ہیں۔ بالخصوص قادیانی لٹریچر میں آپ کو بے نظیر قابلیت حاصل ہے۔

مولانا ممدوح نے اس کتاب کا نام عجائبات مرزا رکھنے میں عجب کمال دکھایا جو واقعی اسم بامسمی ہے۔ مرزا قادیانی کی جو تحریریں اس کتاب میں زیر بحث لائی گئی ہیں وہ محض پریشان خیال اور خیالی تک بندیاں ہیں۔ معلوم نہیں مرزا قادیانی اپنا وقت ان تک بندیوں میں کیوں خرچ کرتے تھے۔

والسلام خیر ختام

مولانا غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور

مولانا ثناء اللہ صاحب کا فضلاء ہند جو درجہ ہے وہ مزید تعارف کا محتاج نہیں۔آپ ماشاء اللہ بہت بڑے اسلامی مناظر ہیں۔ تمام فرق کفار کے مذاہب پر آپ کو سیر حاصل عبور حاصل ہے۔ بالخصوص قادیانی اور اس کے اذناب کے دھوکہ دہ بیانات واستدلالات کی قلعی کھولنے میں آپ کو یکتائی کا درجہ ملا ہے۔آپ نے علم کلام مرزا میں اور اس کے بعد عجائبات مرزا میں جو درحقیقت پہلی کتاب کا بہ تبدیل نام دوسرا حصہ ہے مرزا قادیانی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلائل کا بہترین جواب دیا ہے۔ اللہ تعالی آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کے ان احسانات میں مزید اضافہ کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے ان ہر دو کتب کو پڑھا ہے یہ دونوں کتابیں اس قابل ہیں کہ مسلمان انہیں یاد کرلیں ۔احقرالانام غلام محمد

مولانا احمد اللہ صدر مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی

نحمد الله و نستعينه و نصلي على رسو له اما بعد

رسالہ عجائبات مرزا مولفہ مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب رئیس المناظرین میں نے مطالعہ کیا خوب ہی مکائد وہفوات متضادہ مرزا غلام احمد اور ان کے پسر محمود احمد کو واضح فرمایا۔ اللہ سبحانہ مولانا موصوف کی سعی کو مشکور فرمائے ۔ یہ اکاذیب واساطیر باطلہ مرزا غلام احمد ہیں یا مالیخولیا و مسلوب العقل کے مزخرفات کا تودہ ہے۔ تعجب یہ ہے کہ پھر بھی مرسل من جانب اللہ ہونے کا دعوی ہے اف لہ ۔ اور ان کے اتباع ایمان فروشی پر فریفتہ ہیں خلق کے سامنے مکروفریب کا جال ڈال رکھا ہے جس کا نتیجہ یوم القیامۃ خسران و عذاب دائمی ہے ۔

حررہ : احمد اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی

مورخہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

رسالہ عجائبات مرزا جس کو شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری کی تصنیف ہونے کا شرف حاصل ہے، احقر کی نظر سے گذرا۔

یہ رسالہ متنبّی قادیان کے تہافت وتلبیس اور مصنف محترم کی صداقت معانی اور موشگافی کا آئینہ ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کو قرون وسنین کے بہت سے پیچیدہ حسابات لگا کر جوڑا تھا لیکن ماشاءاللہ مصنف ممدوح کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی ضرب نے دلیل کی ساری جمع تفریق باطل کردی۔گومرزا قادیانی کے خلف مرزامحموداحمد نے اس بہی کھاتہ کی جمع بندی کی تصحیح کرتے ہوئے ان فرضی حسابات کو برقرار رکھنے کی سعی کی ہے مگر مصنف کے نکتہ رس قلم نے اس سارے سیاہی پرسیاہی پھیردی اور حاصل حساب کچھ بھی باقی نہ چھوڑا

جزا ہ الله عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء

رسالہ ہراعتبار سے نافع اور قابل استفادہ ہے

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

احقر محمد طیب غفرلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ۲۲ رمضان ۱۳۵۱ھ

مولانا محمد عالم مولف کاویہ مدرس اسلامیہ سکول امرتسر

مرزا قادیانی کو ماؤف الدماغ نہ سمجھنا خود ماؤف الدماغی کا اعتراف ہوگا جسکے ثبوت بہم پہنچانے کو حضرت مولانا شیر پنجاب کی اس تازہ تصنیف کے ہردوحصوں (علم کلام مرزا وعجائبات مرزا) کا مطالعہ ازبس ضروری ہے اس لئے ناظرین کا فرض ہے کہ مولانا کی ایسی تصانیف کو مطالعہ کر کے لطف اندوز ہوں و الله الموفق ۔

رقیمہ بندہ آسی مولف کاویہ عفاعنہ

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مفتی احناف امرتسر

الحمد لله وحده و الصلوة و السلام على من لا نبى بعده ۔

مرزا قادیانی کواپنے زورکلام پر بڑاناز تھااس کے اذناب بھی اس کوسلطان القلم اورجدیدعلم کلام کا بانی قرار دیتے ہیں لیکن فی الحقیقت مرزا کا کلام چند اوہام واختلافات کا مجموعہ ہے۔مولوی ثناء اللہ صاحب نے رسالہ علم کلام مرزا لکھ کرایک اچھا کام ہے میں نے اس کا حصہ دوم (عجائبات مرزا) کے چیدہ چیدہ مقامات کامطالعہ کیا اس باب میں اس کومفید پایا۔ حق تعالی اس خدمت کوقبول فرمائے اورمسلمانوں کوقادیانی مزخرفات سے محفوظ رکھے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بحرمة النبی الکریم علیہ الصلوۃ و التسلیم
و انا احقر الوری غلام مصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری عفا اللہ عنہ
۲۹ رمضان ۱۳۵۱ھ

مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ دروازہ لاہور

عجائبات مرزا مرتبہ امام المناظرین فخر المتکلمین عمدۃ المحققین حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو میں نے اول سے آخر تک غور سے پڑھا مرزا غلام احمد قادیانی نے عمر دنیا کی تحقیق میں جو انوکھا ثبوت اپنی نبوت کا پیش کیا تھا مولانا ممدوح نے اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی عبارات ہی سے تضاد ثابت کر کے اس تحقیق کی تکذیب اور انہی کے منہ سے ان کی نبوت مخترعہ کی تردید کر کے دکھائی ہے۔ چونکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد بھی اس استدلال میں اپنے والد صاحب کے ہم نوا ہیں علاوہ اس کے خلیفہ صاحب اپنے والد (مرزا غلام احمد) کو دور جدید کا باوا آدم قرار دیا ہے حضرت مولانا نے ثابت کیا ہے کہ خلیفہ بشیر الدین محمود کے استدلال کی بنا پر مرزا قادیانی کی عمر ایک ہزار اکتیس سال ہوتے ہے و ذلك صريح البطلان
یہ فضل مولانا المکرّم ہی کے حصہ میں ازل سے آیا ہے کہ ان کے قلم گوہر رقم کے نکات دور حاضر کے دجال کے دجل کے لئے عصائے موسیٰ کا کام دیتے ہیں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت عظمیٰ کو قبول فرمائے اور مولانا ممدوح کو مدت مدید تک دین مبین کے احیاء کے لئے سلامت رکھے۔ آمین
احقر الانام۔ احمد علی عفی عنہ امیر انجمن خدام الدین

مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی

میں نے رسالہ عجائبات مرزا مصنف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ پڑھا۔ قادیانی متنبّی کی نسبت آپ کی مفید و پراز معلومات تصنیفات پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا کی باتیں محض مجنون کی بڑ ہیں جو مسیح موعود کو کبھی دنیا کے چھٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہزار میں کہتا ہے اور کبھی ساتویں ہزار میں حالانکہ دنیا کی عمر کی کوئی روایت یا اثر عندالمحد ثین صحیح اور معتبر نہیں اسی طرح عیسوی مذہب کو چوتھے ہزار میں پیدا ہونا بالکل نئی تاریخ یا یکسر غلط اور لغو ہے آخر میں خلیفہ محمود کی جو تحریر منقول ہے وہ اس مثل کی مصداق ہے

بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

باری تعالی مصنف کے علم وفضل میں برکت دے کہ آپ کے ذریعہ سے ہم لوگ زمانہ حال کے دجاجلہ کے دجل وفریب سے واقف ہو جاتے ہیں آپ کی محنت واقعی قابل داد ہے اللہ تعالی آپ کو بہترین جزاء عنایت فرمائے

محمد ابوالقاسم البنارسی

....

انکم لفی قول مختلف یؤفك عنه من افك

عجائبات مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

خدا کی شان ہے میں جب کبھی کوئی کتاب مرزا غلام احمد قادیانی متوفی کے خیالات کی تردید میں شائع کرتا ہوں تو یہ سمجھتا ہوں کہ قادیانی مباحث پر اب کسی اور کتاب کی ضرورت نہ ہوگی، مگر چند روز بعد ایک نیا مضمون دیکھتا ہوں تو جی میں آتا ہے کہ جو لطف میں نے اس سے پایا ہے پبلک کو بھی اس میں شریک کروں۔

چند روز کا واقعہ ہے کہ میں نے رسالہ علم کلام مرزا شائع کیا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بحیثیت مصنف اور متکلم کے پبلک میں پیش کیا۔ وہ رسالہ اکابر علماء کو بہت پسند آیا۔ چنانچہ علماء کرام نے اس پر پرزور رائیں لکھیں۔ایک عنایت فرمانے تو اس کی تحسین میں یہاں تک لکھا کہ اس موضوع پر کچھ مزید بھی چاہیے۔ انہی کے اشارے سے میرے دل میں ایک باب کا اضافہ ہوا، جو آج ہدیہ ناظرین ہے۔ اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے اس رسالہ کو علم کلام مرزا کا دوسرا حصہ سمجھنا چاہیے۔ اس میں مرزا غلام احمد کی صرف ایک دلیل پر بحث کی گئی ہے جسکی بابت ان کا دعوی ہے کہ:

وہ میرے مسیح موعود ہونے پر کھلی دلالت کرتی ہے (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۰۱)

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بحث کو بطور مستدل کے پیش کیا ہے، اس لئے علم کلام مرزا میں اس کو جگہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ اس کو خالص الہامی صورت میں رکھتے تو ہم بھی اس کو علم کلام میں نہ لاتے بلکہ الہامات مرزا میں رکھتے۔

مزید لطف کے لئے اسی باب کا ایک ضمیمہ لگایا گیا ہے جس میں میاں محمود احمد خلف مرزا غلام احمد قادیانی کے جواہر ریزے دکھائے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ الو لد سر لا بیه بالکل صحیح ہے۔

ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری شوال ۱۳۵۱ھ فروری ۱۹۳۳ء

دل چسپ قابل دید و شنید

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مسیحیت موعودہ پر مختلف قسم کی کئی ایک دلیلیں پیش کی ہیں۔ عقلی بھی اور نقلی بھی۔ آج جس دلیل پر ہم بحث کرنے کو ہیں یہ بڑی زبردست عقلی اور نقلی دلائل سے مرکب دلیل ہے اس دلیل کا خلاصہ سنتے ہی سامع کو اس کی نسبت اعتماد ہوسکتا ہے۔ خلاصہ اس کا ہمارے الفاظ میں یہ ہے۔

قرآن اور احادیث اور جملہ انبیاء علیہم السلام کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے قیامت تک دنیا کی عمر سات ہزار سال (بحساب قمری) ہے کل انبیاء نے بتایا ہوا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہوکر اہل دنیا کو ضلالت اور بربادی بچائے گا چنانچہ میں (مرزا) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔(عربی رسالہ ما الفرق بین آدم و المسیح الموعود خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۱۰ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

مبنی گفتگو حضرت آدم کی تاریخ پیدائش ہے جب کہ وہ تاریخی زمانہ سے پہلے کا واقعہ ہے تو اس کا علم کیسے ہو؟ سو مرزا غلام احمد قادیانی کے ہم شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس سے ہمیں سبک دوش فرمایا۔ چنانچہ لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ حضرت آدم سے قمری حساب (یاد رہے خدا نے حساب قمری رکھا ہے۔تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۵۔قادیانی خزائن ج ۲۲ص ۴۵۷) کے رو سے چار ہزار سات سوانتالیس برس بعد میں مبعوث ہوئے ہیں۔(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۲)

پس اب سارے حساب میں آسانی ہوگئی۔تیرہ سال اقامت مکہ کے ملائیں،تو سنہ اول ہجری کو انسانی دنیا کی عمر چار ہزار سات سو باون سال ہوئے۔ان میں دوسو اڑتالیس ملانے سے پورے پانچ ہزار ہوجائیں گے۔یعنی ۲۴۸ھ کو دنیا کی عمر پورے پانچ ہزار سال ہوگئی تھی۔اس کے بعد چھٹا ہزار چلا جو ۱۲۴۸ھ کو ختم ہوا۔اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام یکے بعد دیگرے ناظرین کے سامنے اصل الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس خصوص میں اپنے متعلق دو دعوی کئے ہیں۔ایک یہ کہ میں چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔دوم یہ کہ میری بعثت دراصل آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ ہے۔اس بیان میں آپ کی تحریر بہت لطیف ہے۔ناظرین بغور سنیں فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی بعثت اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا یعنی یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنے کے لئے تھا،مگر بعث دوم جس کی طرف آیت کریمہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد اسی کی طرف اشارہ کررہی ہے اور اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرائے میں ہوکر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں اور اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ ان کی ہمیشہ سے عادت ہے شور مچایا تھا حالانکہ اگر اس سے انکار کیا جائے تو تمام سلسلہ اس پیش گوئی کا زیر زبر ہوجاتا ہے بلکہ قرآن شریف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی تکذیب لازم آتی ہے جونعوذ باللہ کفر تک نوبت پہنچاتی ہے۔لہذا جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔

۱۔ ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جسکی نسبت بحوالہ توریت ،قرآن شریف میں یہ آیت ہے محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔

۲۔ دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے

و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

(تحفہ گولڑویہ۔ص۹۶۔قادیانی خزائن ج ۱۷۔ص ۲۵۳۔۲۵۴)

ناظرین کی تفہیم کے لئے تھوڑی سی تشریح کئے دیتے ہیں۔قرآن شریف کی سورہ جمعہ میں ہے:

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ و یزکّیھم ویعلّمھم الکتاب و الحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۔ و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم و ھو العزیز الحکیم (سورہ جمعہ:۲)(ترجمہ: خدا نے عرب کے ان پڑھوں میں رسول بھیجا جو خدا کے احکام ان کو سناتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے تحقیق وہ اس سے پہلے گمراہ تھے اور جو ابھی پیدا نہیں ہوئے ان میں بھی یہی رسول بھیجا ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ہیں۔ایک وہ جس کا تعلق الامیین یعنی عربوں سے ہے۔ دوسری بعثت وہ جس کا تعلق عجم یعنی ہندوستان وغیرہ سے ہے۔یہ بعثت، و آخرین منھم سے نکلتی ہے۔

مطلب آیت کا یہ بتاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو پہلی بعثت کے وقت عربوں میں مبعوث کیا، دوسری میں سب دنیا خصوصاً ہندوستان میں کیا۔اس دوسری بعثت میں خود تشریف نہیں لائے بلکہ (مرزا قادیانی) کی شکل میں آپ کی بعثت ہوئی ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ میں یہ تشریح پڑھئے۔فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس وقت جب منطوق آیت

و آخرین منھم لما یلحقوا بھم ،

اور نیز حسب منطوق آیت

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ،

آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث (رسالت) کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی ، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوی ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے، اسی ملک میں اس کو آنا چاہیے تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہوکر دائرہ پورا ہو جائے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت و آخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہیے تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ خدا تعالی کے کاموں میں تناسب واقع ہے اور وضع شی فی محلہ اس کی عادت ہے جیسا کہ اسم حکیم کے مفہوم کا مقتضا ہونا چاہیے اور نیز وہ بوجہ واحد ہونے کے وحدت کو پسند کرتا ہے اس لئے اسُ نے یہی چاہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآن خلقتِ آدم کی طرح چھٹے دن کی گئی یعنی بروز جمعہ ایسا ہی تکمیل اشاعت کا زمانہ بھی وہی ہو جو چھٹے دن سے مشابہ ہو لہذا اس نے اس بعث دوم کے لئے ہزار ششم کو پسند فرمایا اور وسائل اشاعت بھی اسی ہزار ششم میں وسیع کئے گئے اور ہر ایک اشاعت کی راہ کھولی گئی ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کئے گئے۔ جا بجا مطبع جاری ہو گئے۔ ڈاک خانہ جات کا احسن انتظام ہو گیا۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بھی واقف ہو گئے۔ اور یہ امور ہزار پنجم میں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ اس سے ساٹھ سال پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے ہیں ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا ہوا تھا۔ اور جو کچھ ان میں سے موجود تھا وہ ناتمام اور کم قدر اور شاذ و نادر کے حکم میں تھا۔

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۰۱۔قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۲۶۲۔۲۶۳)

(جمعہ کو دنیا کا چھٹا روز کہنا عیسائی معمول ہے جو اتوار سے ہفتہ کو شروع کرتے ہیں شرع اسلام میں جمعہ ساتواں دن ہے کیونکہ شرعی ہفتہ سنیچر سے شروع ہوتا ہے چنانچہ عربی میں سنیچر کو یوم السبت کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی عیسائیوں کے عیسی بن کر آئے مگر اصطلاحات میں ان کے موافق ہو گئے)

ناظرین کرام آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ میں جو چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں یہ میری بعثت درحقیقت آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ ہے۔ اسی لئے اس بعثت مرزائیہ سے انکار کرنے والے کو مرزا غلام احمد قادیانی قرآن شریف کا منکر قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اور جس نے اسبات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ (خطبہ الہامیہ۔ص ۱۷۱)

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود بعثت محمدیہ مبعوث ہوئے ہیں اس کا لازمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے اتباع بھی صحابہ کرام کے درجہ پر فائز ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس کی تصریح فرمادی ہے:

جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت خیر المرسلین (ﷺ) کے صحابہ میں داخل ہوا یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۵۸۔۲۵۹)

(صحابہ کے بعد فضیلت میں دوسرا درجہ تابعین کا ہے جنھوں نے صحابہ کرام کو دیکھا۔ پس جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں دیکھا وہ ان کے اتباع کو دیکھ کر تابعین بن سکتے ہیں (مگر ایمان شرط ہے) شیر قالین دگراست شیر نیستاں دگراست)

ناظرین! مرزا غلام احمد قادیانی نے چھٹے ہزار میں مبعوث ہونا پوری تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ ایک مقام پر آپ کے الفاظ یہ ہیں:

پھر (خدانے) ارادہ فرمایا کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے جوان خصلتوں کا ہو پس آدم کی روحانیت نے جامع کامل تجلی کے ساتھ جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلی میں فرمائی یعنی اس دن جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روح نے کی ترقیات کا انتہائی نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اسوقت پوری طرح تجلی فرمائی جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالی نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا پس میں وہی مظہر ہوں پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے تو اس خدا تعالی کے قول کو پڑھ هو الذی ارسل رسوله بالهدی آخر آیت تک۔ پس یہ اظہار کا وقت اور روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے اے مسلمانوں کی جماعت اور اسی لئے آثار میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے حالانکہ آنجناب کی بعثت قطعا اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی پس شک نہیں کہ یہ اشارہ ہے تجلی تام کے وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف اور استیفاء مرام کی طرف اور روحانیت کے ظہور کے کمال کی طرف اور جہاں میں محمدی فیوض کے موج مارنے کے دنوں کی طرف اور یہ چھٹے ہزار کا آخر ہے جو زمانہ کہ مسیح موعود کے اترنے کے لئے مقرر ہے جیسا کہ انبیاء کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے اور یہ زمانہ یقیناً خدا تعالی کی طرف سے آنحضرت ﷺ کے قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسا کہ آیت و آخرین منھم اور پاک تحریروں؟ اور دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے پس اگر تو عقل مند ہے تو فکر کر اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے اور یہ قرآن سے ثابت ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں اور بجز اندھوں کے کوئی اس معنی سے سر نہیں پھرتا کیا و آخرین منھم کی آیت میں فکر نہیں کرتے اور کس طرح منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو۔ اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اسکی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کیلئے بھاگنے کا راستہ بند ہے (خطبہ الہامیہ ص ۲۶۵۔۲۷۱۔ قادیانی خزائن ج ۱۷ ص ایضاً)

اس کی مزید تشریح بھی سنئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ تکمیل ہدایت کا دن چھٹا دن تھا یعنی جمعہ، اس لئے رعایت تناسب کے لحاظ سے تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا دن ہی مقرر کیا گیا یعنی آخر الف ششم جو خدا کے نزدیک دنیا کا چھٹا دن ہے جیسا کہ اس وعدہ کی طرف آیت لیظهره على الدين كله اشارہ فرما رہی ہے اور اس چھٹے دن میں آنحضرت ﷺ کے خو اور رنگ پر ایک شخص جو مظہر تجلیات احمدیہ اور محمدیہ تھا مبعوث فرمایا گیا تا تکمیل اشاعت ہدایت فرقانی اس مظہر تام کے ذریعہ سے ہو جائے غرض خدا تعالی کی حکمت کاملہ نے اس بات کا التزام فرمایا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآنی چھٹے دن ہوئی تھی ایسا ہی تکمیل اشاعت ہدایت قرآنی کیلئے الف ششم مقرر کیا گیا جو بموجب نص قرآنی چھٹے دن کے حکم میں ہے اور جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآنی کا چھٹا دن جمعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھاایسا ہی ہزار ششم میں بھی خدا تعالی کی طرف سے جمعہ کا مفہوم مخفی ہے یعنی جیسا کہ جمعہ کا دوسرا حصہ تمام مسلمانوں کو ایک مسجد میں جمع کرتا ہے اور متفرق آئمہ کو معطل کر کے ایک ہی امام کا تابع کر دیتا ہے اور تفرقہ کو درمیان سے اٹھا کر اجتماعی صورت مسلمانوں میں پیدا کر دیتا ہے یہی خاصیت الف ششم کے آخری حصہ میں ہے یعنی وہ سبھی اجتماع کو چاہتا ہے اسی لئے لکھا ہے کہ اس وقت اسم ہادی کا پرتو ایسے زور میں ہوگا کہ بہت دور افتادہ دلوں کو بھی خدا کی طرف کھینچ لائے گا اور اسی کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے ونفخ فی الصور فجمعنا هم جمعا پس یہ جمع کا لفظ اسی روحانی جمعہ کی طرف اشارہ ہے غرض آنحضرتﷺ کیلئے دو بعث مقدر تھے ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے اور یہ دونوں قسم کی تکمیل روز ششم سے وابستہ تھی تا خاتم الانبیاء کی مشابہت خاتم المخلوقات سے اتم اور اکمل طور پر ہو جائے اور دائرہ خلقت اپنے استدارات کاملہ کو پہنچ جائے سو ایک تو وہ روز ششم تھا جس میں آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی اور دوسرے وہ روز ششم ہے جس کی نسبت آیت لیظهره علی الدین کله میں وعدہ تھا یعنی آخری حصہ ہزار ششم اور اسلام میں جو روز ششم کو عید کا دن مقرر کیا گیا ہے یعنی جمعہ کو یہ بھی در حقیقت اسی کی طرف اشارہ ہے کہ روز ششم تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کا دن ہے اس وقت تمام مخالف مولویوں کو ضرور یہ بات ماننی پڑے گی کہ چونکہ آنحضرتﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی اور آپ کی نسبت فرمایا گیا تھا ولکن رسول الله و خاتم النبین اور نیز آپ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا قل یا ایها الناس انی رسول الله علیکم جمیعا سو اگرچہ آنحضرتﷺ کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا صرف آنحضرتﷺ کی زندگی میں عملی طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا نہیں ہوسکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیاء اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرتﷺ کی زندگی ہی میں تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے بلکہ اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دور دور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا کالعدم تھے اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دور دور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! میں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہوسکی اور نہ اتمام حجت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی اور نیز یہ کہ دلائل حقانیت اسلام کی واقفیت اس پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کرلیں اور یہ دونوں امر اس وقت غیر ممکن تھے لیکن قرآن شریف کا یہ فرمانا و من بلغ یہ امید دلاتا تھا کہ ابھی اور بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تبلیغ قرآنی ان تک نہیں پہنچی ایسا ہی آیت و آخرین منهم لما يلحقوا بهم اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرتﷺ کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو منهم کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہو گا جو آنحضرتﷺ کے رنگ میں ہو گا اور اس کے دوست مخلص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کے رنگ میں ہوں گے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص۹۹۔۱۰۰)

ناظرین! ہم آپ کا وقت زیادہ لینا نہیں چاہتے ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں اس مضمون کو بار بار لکھا ہے کہ میں چھٹے ہزار میں مسیح موعود بن کر مبعوث ہوا ہوں۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی باوجود مکرر، سہ کرر، چھ ہزار رٹنے کے چھٹا ہزار ایسا بھول گئے کہ ہمیں یہ کہنے کا موقع ملا:

کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ناظرین ہمارے پیش کردہ حوالجات بغور پڑھیں۔ مسیحیت کے دعوی کے متعلق سب سے پہلی کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام لکھی ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:

لطیفہ: چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے...

... مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام پر توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی ہے اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ (اہل علم اہل انصاف اس بلکہ کو ملاحظہ کریں۔ نام تو ہے غلام احمد۔ چنانچہ قصبہ میں ہم نام کی نفی کرتے ہوئے صرف غلام احمد ہی لکھتے ہیں۔ مگر جب ترقی کر کے دنیا بھر کی نفی کرتے ہیں تو نام کے ساتھ مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے غلام احمد قادیانی پورا نام بتاتے ہیں۔ سچ ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب گر بہ شاشید گفت باراں شد۔ ثناء اللہ]

میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔' (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۱۸۶۔۱۸۵)

اسی کی تائید میں ایک حوالہ اور پیش ہے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر چالیس برس پورے ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر صدی کا سر بھی آ پہنچا تب خدا تعالی نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے اور یہ اس طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے پھر اسی زمانہ میں خدا نے میرا نام عیسی بھی رکھا۔ (تریاق القلوب۔ص ۲۸)

ناظرین ورق الٹ کر اس رسالہ پر ملاحظہ فرمائیں جہاں ہم نے ثابت کیا ہے کہ حسب تصریح مرزا قادیانی انسانی دنیا کا چھٹا ہزار ۱۲۴۸ھ میں ختم ہو چکا مگر مرزا قادیانی چودھویں صدی کے شروع میں مامور اور مبعوث ہوئے تو چھٹے ہزار میں کہاں ہوئے بلکہ ساتویں ہزار میں سے باون سال گذار کر مبعوث ہوئے۔

مرزائی دوستو! اپنا اعتقادی حصہ الگ کر کے اپنے رئیس المتکلمین کے علم کلام کو بحیثیت متکلم جانچو گے تو ہمارا قول صحیح پاؤ گے

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

حضرات! اور سنئے! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں:

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار برس میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۵۔ قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۲۵۲)

غور فرمایئے کہ چھٹے ہزار میں سے کل گیارہ سال رہتے تھے تو ساتواں ہزار شروع ہونے تک مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر کل گیارہ سال کی ہوگی حالانکہ آپ فرما چکے ہیں کہ میں چالیس سال کی عمر میں مامور اور مبعوث ہوا، جس کے یہ معنی ہیں کہ انتیس سال ساتویں ہزار میں سے لے کر آپ مبعوث ہوئے۔

اس پر طرفہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء مطابق ۱۳۲۰ھ میں فرماتے ہیں:

ہمارا یہ زمانہ (۱۳۲۰ھ) حضرت آدم علیہ السلام سے ہزار ششم پر واقع ہے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۹۱)

غور فرمایئے چھٹا ہزار ۱۲۴۸ھ میں ختم ہو گیا تاہم ۱۳۲۰ھ میں یعنی ۵۲ جمع ۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ۲۷ سال تک بھی وہی چھٹا ہزار جاری ہے ، ابھی آگے بھی۔

اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳۲۴ھ کو مرزا غلام احمد قادیانی ایک عبارت تحریر فرماتے ہیں:

اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگئی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے۔ (مقدمہ چشمہ مسیحی صفحہ ب۔
خزائن۔ ج ۲۰ ص ۳۳۶ مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء مطابق محرم ۱۳۲۴ھ)

مطلب یہ ہے ۱۳۲۴ھ تک دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار ختم نہیں ہوا۔ اور سنئے فرماتے ہیں:

ضرور ہے کہ مہدی اور مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۹۵۔ قادیانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۵۰)

ناظرین مندرجہ ذیل اقتباسات پر غور فرمائیں:

۱۔ مرزا قادیانی چھٹے ہزار سے گیارہ سال رہتے پیدا ہوئے۔
۲۔ مرزا قادیانی چودھویں صدی کے سر پر چالیس سال کے تھے۔
۳۔ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے۔
۴۔ چودھویں صدی ہزار ششم میں واقع ہے۔

نتیجہ: چونکہ چودھویں صدی ہزار ششم میں ہے مرزا غلام احمد قادیانی اسی صدی میں فوت ہوئے اور گیارہ سال رہتے ہوئے پیدا ہوئے تھے، ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر گیارہ سال بھی پوری نہیں ہوئی کیونکہ بوقت انتقال مرزا ہزار ششم ابھی باقی تھا۔

حضرات! کتنا کمال ہے کہ اتنی تھوڑی عمر میں مرزا نے علوم پڑھے۔ سیالکوٹ میں محرری کی۔ مختار عدالت کا امتحان دیا۔ مجدد بنے۔ مہدی بنے۔ مسیح بنے۔ کرشن بنے۔ غرض سب کچھ بنے لیکن ہزار ششم کے گیارہ سال ختم نہ ہوئے۔ کیا یہ کرامت نہیں۔

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام ہمارا گمان بلکہ یقین ہے کہ آپ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام بانظام سے اکتائے نہ ہوں گے بلکہ ہماری طرح مسرور و محظوظ ہوتے ہوں گے۔ ہاں طوالت سے ملال ہونے پر استاد غالب کا یہ شعر پڑھتے ہیں

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی باوجود بار بار رٹنے کے چھٹا ہزار بھول گئے۔ ایسے بھولے کہ مطلق یاد نہ رہا۔ فرماتے ہیں

تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔

(لیکچر سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹۰۴ء ص ۸)

اس تشتت بال اور تہافت مقال پر بھی قادیان کے سلطان القلم فرماتے ہیں

القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار (ششم یا ہفتم یا کوئی اور؟) میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر کوئی اور بھی دلیل نہ ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی کیونکہ اگر اس کو رد کر دیا جائے تو خدا تعالی کی تمام کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۸)

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک فیصلہ کن عبارت پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد ناظرین کو شالامار باغ کے دوسرے قطعہ کی سیر کرائیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں؛

تمام نبیوں کی کتابوں اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک تمام دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالی کی کتابوں میں یہ دونوں دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں اول دور ہدایت کے غلبہ کا تھا اس میں بت پرستی کا نام و نشان نہ تھا جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بت پرستیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی پھر تیسرا دور جو ہزار سال کا تھا اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ پھر ہزار پنجم کا دور آیا جو ہدایت کا دور تھا یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا پس آپ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک زبردست دلیل ہے کہ آپ کا ظہور اس ہزار کے اندر ہوا جو روز ازل سے ہدایت کے لئے مقرر تھا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا اور اسی دلیل سے میرا دعوی مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس تقسیم کی رو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے اس ہزار ششم کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۶۔۷)

ناظرین اس عبارت میں مرزا صاحب قادیانی نے تین دعوی کئے ہیں:

۱۔ عیسائی مذہب چوتھے ہزار میں پیدا ہوا اور اسی ہزار میں فنا ہو گیا۔

۲۔ دوسرا دعوی یہ ہے کہ ہزار ششم گمراہی کا ہے

۳ تیسرا دعوی یہ ہے کہ ساتواں ہزار زمانہ مسیح موعود کا ہے

دعوی اول کی بابت تو ہم تفصیل سے کہنا چاہتے ہیں۔ پس ناظرین غور سے سنیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کتنا دعوی اور کتنی جرأت ہے کہ عیسائی مذہب چوتھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہزار میں تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہوگیا۔مرزا قادیانی کے جواب میں ہمیں کبھی منطق فلسفی دلیل یا قرآن وحدیث سے استدلال کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا قول ہی ان کی تردید یا بالفاظ دیگر تکذیب کے لئے کافی ہوتا ہے۔

ناظرین غور فرمائیں: دنیا کی کل عمر کے ۴۷۳۹ میں آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش اپریل ۵۷۱ کو ہوئی۔ قمری حساب سے تخمیناً سولہ سال اور بڑھا لیجئے تو ولادت نبویہ سے پانسوستاسی سال پہلے حضرت مسیح کا زمانہ بالفاظ دیگر دین عیسوی کا زمانہ شروع ہوتا ہے اور یہ پانچ سوستاسی سال دنیا کی عمر ۴۷۳۹ سے تفریق کریں تو پیدائش مسیح تک باقی ۴۱۵۲ سال دنیا کی عمر رہتی ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ دین عیسوی کی ابتداء ہی پانچویں ہزار میں ہوگئی۔

اور طرح سے:

ہم چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قائل اور مخاطب ہیں اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم مولانا شبلی نعمانی وغیرہ کے مرہون منت ہوں جب کہ مرزا قادیانی خود ہی فرماتے ہیں

افضل البشر (محمد ﷺ) مسیح سے چھ سو برس پیچھے آیا۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۴۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کی خاطر سے ہم حضرت مسیح کی ایک سوبیس سال عمر بھی ملا لیں تو سارا زمانہ سات سوبیس سال ہوتا ہے۔ ۴۷۳۹ میں سے سات سوبیس تفریق کرنے سے ۱۹ سال بچے۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسی کی پیدائش دنیا کی عمر کے حساب سے بحساب قادیانی ۴۰۱۹ میں ہوئی یعنی پانچویں ہزار میں، مگر مرزا صاحب قادیانی دین عیسوی کو چوتھے ہزار میں پیدا کر کے فنا بھی کر چکے ہیں۔

عیسائی ممبرو! کہاں ہو، کیا کہتے ہو۔اب بھی قادیانی معجزہ پر ایمان لاؤ گے یا نہیں؟ کہ تمہیں پیدا ہونے سے پہلے مرزا قادیانی نے مار دیا یہی معنی ہیں۔

چلی ہے تیغ بل کرتی ہوئی زخم آئے ہیں ترچھے
نہ بول اٹھے کوئی یا رب کہ بانکا اس کا قاتل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری دعوی آپ کا عبارت منقولہ از چشمہ مسیحی کے خلاف ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے ۱۹۰۸ء میں انتقال کیا ہے اور عبارت مرقومہ ۱۹۰۶ء کی ہے جس میں ہزار ششم کو جاری مانا ہے تو کہنا پڑے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا سارا زمانہ ضلالت کا تھا۔ گمراہی میں پیدا ہوئے گمراہی میں چلے گئے۔

تیسرا دعوی تو ساری پہلی عبارتوں کے خلاف ہے جن میں ہزار ششم میں بعثت بتائی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مسیحیت موعودہ پر بڑی زبردست دلیل یہ پیش کی ہے کہ ہم دنیا کی عمر کے ہزار ششم میں مبعوث ہوئے حالانکہ ہزار ششم انہی کے حساب سے ۱۲۴۸ھ کا ختم ہو چکا ہے۔ آپ اس سے بہت بعد مدعی مسیحیت موعودہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ اپنے پہلے بیان کو بھول کر ساتویں ہزار میں تشریف لے آئے۔ پھر اس پر بھی قائم نہ رہے یہاں تک کہ ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳۲۴ھ کو ہزار ششم کولا موجود کیا۔

ناظرین یہ وہ زبردست دلائل ہیں جن کے حق میں مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

> یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۰۲)

ہاں ہاں یہی ثبوت ہیں جن کی بنا پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

> کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ میرے دعوی کو اسی طرح مان لے جیسا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کو مانا۔
>
> (تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۳۸)

ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی زبردست دلیل کے بیانات کو بڑی محنت سے یکجا کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیا۔ اب یہ ان کا کام ہے کہ (بقول مرزا قادیانی) بے حیا بنیں یا بقول خدا من یکفر بالطاغوت کامل الایمان

ہم سے پوچھیں تو ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی اور ان کے دلائل پر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر بہت موزوں پاتے ہیں۔آہ:

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

قادیانی دوستو! فلاسفہ اور متکلمین میں جن امور میں اختلاف ہے ان میں سے ایک امر حدوث کائنات ہے۔متکلمین کل ماسوی اللہ کو اور اس کے سلسلہ کو حادث بالزمان مانتے ہیں۔فلاسفہ یونان چند امور کو قدیم بالزمان کہتے ہیں۔لیکن کیا مجال کہ کوئی متکلم بحث کرتے ہوئے اپنے اصول کو بھول جائے۔ ہرگز نہیں، بلکہ خواب میں بھی وہ اپنے اصول کو نہیں بھولے گا۔ مگر آپ کا متکلم ہاں رئیس المتکلمین ہاں ہاں سلطان القلم کی یہ کیا حالت ہے کہ اپنی دلیل اور اپنے بیان کو یوں بھول جاتا ہے جس طرح ایک شاعر نے اپنے معشوق کی شکایت کی ہے

مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

خدائی فیصلہ: آؤ ہم تمہیں ایسے اختلافات میں خدائی فیصلہ سنائیں قرآن مجید میں ارشاد ہے

لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافا کثیرا (نساء: ۸۲)(یعنی اگر قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے)

یہ آیت بتا رہی ہے کہ خدا کے کلام اور خدا کے انبیاء کے الہامی کلام میں اختلاف نہیں ہوتا جس کلام میں اختلاف ہو وہ الہامی یا خدا کی طرف سے نہیں اور جو کلام خدا کی طرف سے نہیں مگر متکلم اس کا اس کو خدا کی طرف سے کہتا ہے تو ایسا کہنے والا ظالم اور مفتری ہے سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

قادیانی ممبرو!

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ عجائبات مرزا

الولد سر لابیہ

میاں محمود احمد خلف مرزا قادیانی کا علم کلام

مرزا غلام احمد قادیانی متوفی کے صاحبزادے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان علم و عرفان میں (بقول حاشیہ نشینان) اتنی ترقی کر چکے ہیں کہ بڑے میاں سے بھی بڑھ گئے ہیں آپ کی علمی ترقی کا ذکر حاشیہ نشینان دربار خلافت یوں اظہار کرتے ہیں:

> حضرت امام جماعت احمدیہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے پاک باز اور خدا تعالی کے مقرب ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے حضور کو قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ کرسکتا (الا وہی جس نے آپ کے باپ کا مقابلہ کیا۔ ثناء اللہ) (الفضل قادیان ۲۸۔ ۷ مارچ ۱۹۳۰ء)

اس علمی کمال کے اظہار کے بعد آپ کے روحانی کمالات کا ذکر اس سے بھی عجیب تر ہے۔ آپ ایک دفعہ شملہ سے واپس آ رہے تھے، چھاؤنی انبالہ پر ہردوار پسنجر پر سوار ہونا تھا۔ ہردوار پسنجر دریائے گنگا کے پل پر سے گذرکرآتا ہے۔ چند منٹ لیٹ ہوکرآیا جو معمولی بات ہے۔ حاشیہ نشینوں نے گاڑی کے لیٹ پہنچنے کو ایسی خوبی سے بیان کیا جو پڑھنے اور سننے والوں کے لئے اچھا خاصہ منٹوں تک ہنسی کا موقعہ بن جائے گا لکھا ہے:

> چونکہ آج ہردوار پسنجر پر مملکت روحانیہ کا سلطان (مرزا محمود احمد قادیانی) سوار ہونے والا تھا اس لئے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے اس لئے وہ چند منٹ کا عذر کرتی (بذریعہ سیٹی) ہوئی پہنچی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۱۳۔اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۲)

دہلی کے شاعر استاد داغ مرحوم نے بھی ریل گاڑی کا مذاق اڑایا ہے مگر وہ شاعرانہ تخیل میں صحیح ہے۔ کیا خوب مذاق ہے

منزل یار دور اتنی ہے۔ ریل بھی جاتے چیخ اٹھتی ہے

لیکن قادیانی دربار اس سے بڑھ گیا۔ اس کے درباریوں نے ریل کو گنگا میں اشنان کرنے کے لئے اتارا، پھر چڑھایا۔ لطف یا کرامت یہ کہ کوئی مسافر (پسنجر) نہ گنگا میں ڈوبا، نہ اس کے کپڑے بھیگے۔ اسی کو کہتے ہیں:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

ہم کون جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی اس کرامت سے انکار کریں۔ کریں تو لاہوری پارٹی کے سرگروہ کریں جن کو ان سے رقابت ہے۔ ہم تو واقعات سامنے رکھا کرتے ہیں چنانچہ خلیفہ قادیان کی ایک تحریر متعلقہ عمر دنیا پیش کرتے ہیں خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

> حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے اس پر بہت زور دیا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ جمعہ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے بعض نے غلطی سے حضرت مسیح موعود کی تحریر سے یوں سمجھ لیا کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے حالانکہ یہ تو ایک دور کا اندازہ ہے جس طرح سات دنوں کا ایک دور ہے کیا آٹھویں دن قیامت آجایا کرتی ہے نہیں بلکہ ہر جمعہ کے بعد ساتھ ہی ہفتہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایک دور ہے حضرت مسیح موعود نے جس قیامت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم اور ہوں ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہ ہوں جس کی نسل سے ہم ہیں اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجود نسل پائی جاتی ہے پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کر لینا بتاتا ہے کہ جب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اس کے بعد قیامت بتاتے ہیں تو اس قیامت سے مراد اس دنیا کی نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہو گا اور آپ پہلے دور کے خاتم ہیں اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا جری اللہ فی حلل الانبیاء اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود جو اس زمانہ کے آدم ہیں، آئندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں ۔(ضمیمہ الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء مقولہ مرزا محمود)

قادیانی ممبرو! سنتے ہو خلیفہ صاحب نے اس کلام میں دو دعوے کئے ہیں

۱۔ایک یہ کہ سات ہزار سال کے بعد قیامت نہیں آئے گی بلکہ سات ہزار سال ہفتہ کی طرح ایک دور ہے۔

۲۔ دوسری دعوی یہ کیا کہ یہ سات ہزار دور مرزا قادیانی پر ختم ہو گیا اس لئے دوسرے دور کے بابا آدم بھی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

ہمیں کیا ضرورت ہم انکار کریں ہم تو مرزا غلام احمد قادیانی کو مانتے ہیں اور انہی کو جانتے ہیں۔ ناظرین خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے مرقومہ کلام کے نمبر دوم سے صحیح اور صاف دو نتیجے نکلتے ہیں پس آپ غور سے سنیں

(الف): مرزا قادیانی (بقول خود) چھٹے ہزار سے گیارہ سال رہتے پیدا ہوئے اور بقول خلیفہ صاحب ساتواں ہزار پورا پا کر آٹھویں ہزار کے بابا آدم بھی آپ بنے۔

بغرض آسانی ہم فرض کر لیتے ہیں کہ آٹھویں ہزار میں سے بیس سال پائے ہوں گے۔ پس گیارہ چھٹے ہزار کے اور بیس سال آٹھویں ہزار میں سے مل کر اکتیس اور ایک ہزار ہفتم کامل مجموعہ ایک ہزار اکتیس سال مرزا صاحب قادیانی نے عمر پائی۔

ناظرین کرام! اس قسم کی الہامی تقریریں سن کر کوئی باور کر سکتا ہے کہ ملا دو پیازہ کی نسل ختم ہے۔

(ب)۔ دوسرا نتیجہ، نتیجہ اولی سے بہت دلچسپ ہے کیونکہ بقول خلیفہ قادیانی، مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد متوفی جب دور جدید کے آدم ہیں تو اس میں کیا شک ہے کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان حضرت شیث کے درجہ پر ہوں گے جو اول اولاد تھے حضرت آدم علیہ السلام کی۔ان کے بعد نسل مرزا قادیانی میں سے مثل سابق انبیاء کرام (حضرت نوح، صالح، ہود، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، موسیٰ، ہارون، داؤد، سلیمان، ذکریا، یحییٰ، عیسیٰ، محمد) حسب ترتیب اپنے اپنے اوقات میں پیدا ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ گذشتہ آدم کے بیٹے حضرت شیث کے زمانہ میں کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھا جاتا تھا؟

ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں یہی دستور رہا کہ ان کی اور ان سے پہلے انبیاء کی تصدیق ہوتی تھی، آئندہ پیدا ہونے والوں کی نہیں۔

حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں لا اله الا الله موسیٰ رسول الله پڑھنے کا حکم تھا محمد رسول اللہ ان کے کلمہ کا جز و نہ تھا پھر کیا وجہ ہے کہ قادیان میں بزمانہ شیث (میاں محمود) وہ کلمہ پڑھا جائے جس کا نبی (بقول خلیفہ) آئندہ نسل مرزا سے پیدا ہوگا پس مناسب بلکہ انصاف ہے کہ قادیانی افراد و اعیان آج کل کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ملانا چھوڑ دیں جیسا کہ سابق شیث کے زمانہ میں تھا مرزائی دوستو!

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

لطیفہ: کہتے ہیں کسی مولوی صاحب نے ایک میراسی کو ایک دستار عنایت کی۔ دستار شریف بہت پرانی بلکہ بوسیدہ تھی۔ میراسی نے لحاظ میں کچھ نہ کہا، مگر طبعی ظرافت کہاں خاموش ہو۔صبح سویرے سر پر رکھے ہوئے حاضر مجلس ہوتے ہوئے زور زور سے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتا ہوا آیا۔مولوی صاحب نے اس کا عمل خلاف معمول دیکھ کر پوچھا میر صاحب کیا بات ہے آج تسبیحات بہت پڑھی جاتی ہیں۔ آداب بجالا کر بولا:

حضور کیا عرض کروں۔ یہ دستار شریف ساری رات کلمہ شریف لا اله الا الله پڑھتی رہی۔ میں سنتا رہا۔منتظر رہا کہ کلمہ شریف کا دوسرا جز و محمد رسول الله بھی ملاتی ہے اس نے نہ ملایا آخر میں نے کہا اری کلمہ پورا کرنے کو محمد رسول الله بھی ملا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے ایسا جواب دیا کہ میں لا جواب ہو گیا اس نے کہا میں تو محمد رسول اللہ سے پہلے کی ہوں اس لئے میرے کلمے میں ان کا دخل نہیں۔

میراسی کا مقصد تھا کہ یہ دستار بہت پرانی اور بے کار ہے۔ ہمارے خیال میں اس دستار شریف نے جو اصل الاصول سمجھا وہ قادیانیوں کو بھی سمجھنا چاہیے کہ اس دور جدید میں جو نبی ابھی پیدا نہیں ہوا اس کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں، جو جو پیدا ہوتا جائے گا اس کو داخل کرتے جائیں۔ سر دست کلمہ محمد یہ سے الگ ہو جائیں جس سے ان کا اصول بھی صحیح رہے اور امت مسلمہ کے گلے شکایات بھی دور ہو جائیں۔

فریب خوردہ انسانو!

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ستم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

ناظرین ان نتائج سے فارغ ہو کر ہم اصل مضمون کی طرف توجہ کرتے ہیں آپ بھی توجہ فرمائیے۔ خلیفہ قادیانی کا پہلا دعویٰ بھی اپنے والد مرزا قادیانی کے خلاف ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے دنیا کی ساری عمر سات ہزار سال لکھی ہے اس کے بعد فنا بلکہ قیامت بتائی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا قول قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں

> سورہ والعصر کے اعداد سے بھی یہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ آدم سے الف پنجم میں ظاہر ہوئے تھے اور اس حساب سے یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ہزار ہفتم ہے جس بات کو خدا نے اپنی وحی سے ہم پر ظاہر کیا اس سے ہم انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہم کوئی وجہ دیکھتے ہیں کہ خدا کے پاک نبیوں کے متفقہ علیہ کلمہ سے انکار کریں پھر جب کہ اس قدر ثبوت موجود ہے اور بلا شبہ احادیث اور قرآن شریف کی رو سے یہ آخری زمانہ ہے پھر آخری ہزار ہونے اور بلا شبہ احادیث اور قرآن شریف کی رو سے یہ آخری ہزار کے سر پر مسیح موعود کا آنا ضروری ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ ص۹)

مرزائی دوستو! اتنے سے تسلی نہ ہو اور خلیفہ مرزا محمود احمد کی حمایت میں تم کو تاویل کی سوجھے تو اسی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا قول پڑھئے جو یہ ہے:

> یہ جو کہا گیا کہ قیامت کی گھڑی کا کسی کو علم نہیں اس سے یہ مطلب نہیں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی وجہ سے بھی علم نہیں اگر یہی بات ہے تو پھر آثار قیامت جو قرآن شریف اور حدیث صحیح میں لکھے گئے ہیں وہ بھی قابل قبول نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے ذریعہ سے بھی قرب قیامت کا ایک علم حاصل ہوتا ہے خدا تعالی نے قرآن شریف میں لکھا تھا کہ آخری زمانہ میں زمین پر بکثرت نہریں جاری ہوں گی، کتابیں بہت شائع ہوں گی جن میں اخبار بھی شامل ہیں اور اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں پوری ہو گئیں اور اونٹوں کی جگہ ریل کے ذریعہ تجارت شروع ہو گئی۔ سو ہم نے سمجھ لیا کہ قیامت قریب ہے اور خود مدت ہوئی کہ خدا نے آیت اقترب الساعة اور دوسری آیتوں میں قرب قیامت کی ہمیں خبر دے رکھی ہے سو شریعت کا یہ مطلب نہیں کہ قیامت کا وقوع ہر ایک پہلو سے پوشیدہ ہے بلکہ تمام نبی آخری زمانہ کی علامتیں لکھتے آئے ہیں

(قادیانی لیکچر سیالکوٹ۔ص ۹)

الانصاف خیر الاوصاف کا مقولہ قادیانی ممبروں کو بھی مسلّم ہے تو وہ بتائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کس قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ ہاں اسی قیامت کا جس کی بابت ارشاد ہے لا یجلّیھا لوقتھا الا ھو (الاعراف:۱۸۷)۔ (اس قیامت کو خدا ہی ظاہر کرے گا)۔ ہاں اسی قیامت کا ذکر کرتے ہیں جس کی بابت ارشاد ہے قل انّما علمھا عند اللہ۔ (اعراف ۱۸۷۔ اس کا علم اللہ کے پاس ہے)

پس مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک سات ہزار سال کے بعد یقیناً قیامت ہے جس کو فنا کہتے ہیں۔ اسی واسطے ہم کہا کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو احادیث مرزا قادیانی میں ہمارا مقابلہ کر سکے جس کا ثبوت ہم بارہا دے چکے ہیں اس لئے مرزا متوفی کو ہم مخاطب کر کے کہا کرتے ہیں

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ایک اور پہلو سے:

اب ہم ایک اور طرح سے بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد باوجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوان ہونے کے ایسے ضعیف الحافظہ ہیں کہ نہ باپ کی یاد رکھیں، نہ اپنی ۔ یہ ہمارا بہت وزن دار دعوی ہے کہ ہم کہتے ہیں خلیفہ قادیان باپ کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی نسیان میں ان سے بڑھ گئے ہیں۔ بڑے میاں نے ساری دنیا کی عمر سات ہزار برس لکھی، چھوٹے میاں نے سات ہزار تسلیم کی ،مگر چند روز کی ایک عبارت ملاحظہ ہو جس میں سات کی بجائے چھ ہزار رہ جاتے ہیں:

ایک صاحب نے (خلیفہ مرزا محمود احمد کی خدمت میں) عرض کیا یہ جو کہا جاتا ہے کہ دنیا کی عمر صرف چھ ہزار برس ہے کیا یہ درست ہے؟

(خلیفہ نے) فرمایا: یہ عمر تو صرف موجودہ دور کی بیان کی جاتی ہے،ساری دنیا کی عمر تو نہیں اس وقت تک ہزاروں آدم گذر چکے ۔(قول محمود در الفضل ۱۶ جون ۱۹۳۱ء ص ۵)

ناظرین سائل نے دنیا کی عمر چھ ہزار سال پیش کر کے سوال کیا خلیفہ صاحب نے چھ ہزار تسلیم کر کے موجودہ دور کی مدت بتائی جس کو پہلے حوالے میں سات ہزار کہہ چکے ہیں کیا سچ ہے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء کی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ناظرین ہم سے جہاں تک ہوسکا ہم نے اس باب میں معلومات فراہم کرنے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے اب اس کو قبول کرنا آپ کا فرض ہے واللہ الموفق

(منقول از احتساب قادیانیت جلد ۹ ص ۳۵۶ تا ۳۸۵)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین۔ ۱۰۔اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "